زبان کی ہلاکتیں

www.KitaboSunnat.com

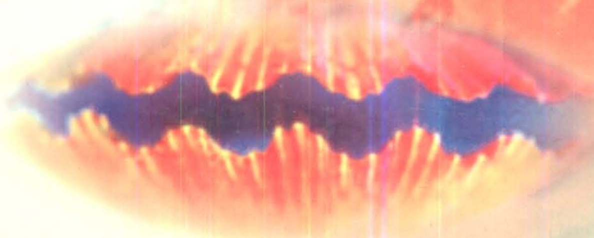

تالیف

الشیخ سعید بن علی وہف القحطانی

ترجمہ

ابو عثمان خبیب احمد سلیم

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

زبان کی ہلاکتیں

تالیف

الشیخ سعید بن علی وھف القحطانی

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

ابو عثمان خبیب احمد سلیم

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون ۷۲۴۲۶۰۴- Mob:0300-8828352

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے حدیبیہ پبلیکیشنز محفوظ ہیں

نام کتاب .... زبان کی ہلاکتیں

مولف .... الشیخ سعید بن علی وهف القحطانی

ترجمہ .... ابو عثمان خبیب احمد سلیم

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... [redacted] روپے

ناشر .... سمیع اللہ

مطبع .... موٹروے پریس

حدیبیہ پبلیکیشنز کی جملہ مطبوعات پاکستان بھر میں تمام بڑے شہروں کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ **لاہور**: مکتبہ قدوسیہ 7230585 دارالسلام 7232400 نعمانی کتب خانہ 7321865، اسلامی اکیڈمی 7357587، مکتبہ رحمانیہ 7224228، مکتبہ اسلامیہ 7244973 مکتبہ سلفیہ 7237184 دارالھدیٰ 7639557، کتاب سرائے 7320318، شرکۃ الامتیاز 7311178 **گوجرانوالہ** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر 233089 **فیصل آباد**: مکتبہ اسلامیہ 631204، مکتبہ اہلحدیث، دارارقم **کراچی**: مکتبہ نور حرم 4965724، مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ) دارالسلام 4393936 **راولپنڈی**: تجلیات طیبہ کشمیری بازار 5535168، **اسلام آباد**: السعود اسلامک بکس 2261356 سے طلب فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش گفتار ۷

مقدمہ ۹

باب اوّل ☆ غیبت ونمیمت (چغلی)

پہلی فصل غیبت ۱۲

پہلی بحث: غیبت کی تعریف ۱۲

دوسری بحث: غیبت اور نمیمت میں فرق ۱۳

تیسری بحث: غیبت کا حکم ۱۴

چوتھی بحث: غیبت میں مبتلا ہونیکی تنبیہات ۱۴

پانچویں بحث: جوکوئی اپنے مسلمان بھائی کی جوغیبت سنے اسے کیا کرنا چاہیے؟ ۲۵

چھٹی بحث: غیبت پر ابھارنے والے اسباب ۲۸

ساتویں بحث: غیبت کا علاج ۳۱

پہلا علاج ۳۱

دوسرا علاج ۳۳

اگر غیبت کا باعث واستہزا ہوتو ۳۴

اگر غیبت کرنے والا لوگوں پرمہربانیاں حاصل کرنے کا خواہش مند ہوتو ۳۴

آٹھویں بحث: غیبت سے توبہ کا طریقہ ۳۵

نویں بحث: کون سی غیبت جائز ہے؟ ۳۶

دوسری فصل ☆ نمیمت (چغل خوری)

پہلی بحث: چغل خوری کی تعریف ۴۰

دوسری بحث: چغل خوری کا حکم ۴۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تیسری بحث: چغل خوری میں مبتلا ہونے سے ڈرانا ۴۱
- چوتھی بحث: جس سے چغلی کی جائے اسے کیا کرنا چاہیے ۴۴
- پانچویں بحث: دو چہروں والا آدمی ۴۵
- چھٹی بحث: چغل خوری میں مبتلا ہونے کے محرک اسباب ۴۶
- ساتویں بحث: چغل خوری کا علاج ۴۶
- آٹھویں بحث: کون سی چغل خوری جائز ہے؟ ۴۶

دوسرا باب ☆ اللہ تعالیٰ پر نا معلوم باتیں کہنا

- پہلی فصل اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ ۴۸
- پہلی بحث: جھوٹ کی تعریف ۴۸
- دوسری بحث: اللہ اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولنے سے متعلق تنبیہات ۴۸
- تیسری بحث: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کا حکم اور اس کی سزا ۵۵
- نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے کی تحریمی عظمت ۵۵

دوسری فصل ☆ عام جھوٹ

- دوسری فصل عام جھوٹ ۵۷
- پہلی بحث: جھوٹ کا حکم ۵۷
- دوسری بحث: جھوٹ میں مبتلا ہونے کی تنبیہات ۵۸
- تیسری بحث: خواب میں جھوٹ بولنا ۶۲
- چوتھی بحث: کون سا جھوٹ جائز ہے؟ ۶۲

تیسری فصل ☆ جھوٹی گواہی

- پہلی بحث: زور (جھوٹ) کی تعریف ۶۶
- دوسری بحث: جھوٹی گواہی میں مبتلا ہونے کی تنبیہات ۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری بحث: جھوٹی گواہی سے جو جرائم جنم لیتے ہیں ۷۵

تیسرا باب ☆ تہمت لگانا، ہر قسم کے جھگڑے اور فحش زبانی

پہلی فصل تہمت لگانا ۷۸
پہلی بحث: تہمت کی تعریف ۷۸
دوسری بحث: تہمت میں مبتلا ہونے کی تنبیہات ۷۸

دوسری فصل ☆ جھگڑے اور لڑائی

پہلی بحث: ناحق لڑائی کرنا ۸۲
❶ پہلی قسم ۸۲
❷ دوسری قسم مذموم جھگڑا ۸۳
ناحق جھگڑے پہ آمادہ کرنے والے اسباب ۸۵
دوسری بحث: لڑائی جھگڑا اور اختلاف ۸۶
تیسری بحث: جھگڑوں اور غضب کا علاج ۸۹

تیسری فصل ☆ زبان کی فحش گوئی

پہلی بحث: زبان کی فحش گوئی اختیار کرنے میں تنبیہات ۹۰
دوسری بحث: ستاروں سے بارش طلب کرنا ۹۹
تیسری بحث: غیر اللہ کے نام پر قسم اٹھانا ۱۰۰
چوتھی بحث: جھوٹی قسم اور عطیہ دے کر احسان جتلانا ۱۰۲
پانچویں بحث: ملک الاملاک کے نام رکھنا ۱۰۴
چھٹی بحث: زمانے کو گالی دینا ۱۰۴
ساتویں بحث: میت پر نوحہ (بین) کرنا ۱۰۵
آٹھویں بحث: کسی کے ریٹ پر ریٹ لگا کر گاہک توڑنا ۱۰۶
نویں بحث: کسی کی بے جا تعریف کرنا ۱۰۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دسویں بحث: کسی قدر تعریف جائز ہے ۱۰۸

گیارہویں بحث: انسان کا اپنی ذات کے ستر کو پھاڑنا ۱۱۰

بارہویں بحث: گالی گلوچ اور ایمان والوں سے مذاق کرنا ۱۱۱

پہلی تاویل ۱۱۴

دوسری تاویل ۱۱۵

تیرھویں بحث: اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے ۱۱۶

چودھویں بحث: لعن طعن کرنا ۱۱۶

پندرھویں بحث: نافرمان اور کافر لوگوں پر عمومی لعنت کا جواز نہ کہ کسی کی تعیین کر کے ۱۲۰

سولہویں بحث: ماشاء اللّٰه و شاء فلان ''اللہ اور فلان کی مرضی'' کہنا

لو لا اللّٰه و فلان ''اگر اللہ اور فلان کا دخل نہ ہوتا'' کہنا ۱۲۱

سترھویں بحث: لَوْ (اگر) اور تقدیروں کو اللہ کے سپرد نہ کرنا ۱۲۲

اٹھارہویں بحث: آدمی کا یوں کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے ۱۲۳

انیسویں بحث: حرام گانا بجانا اور شعر ۱۲۴

بیسویں بحث: جھوٹا وعدہ ۱۲۵

اکیسویں بحث: جو نیکی کا حکم تو کرے لیکن خود اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ برائی سے روکے لیکن خود اس کو کرتا رہے۔ ۱۲۶

بائیسویں بحث: خاوند یا بیوی کا راز ظاہر کرنا ۱۲۷

تیئیسویں بحث: اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم کھانا ۱۲۷

چوبیسویں بحث: فاسق کو سردار بنانا ۱۲۸

پچیسویں بحث: بخار کو گالی دینا ۱۲۸

چوتھی فصل ☆ زبان کی حفاظت واجب ہے ۱۲۹

خاتمۃ الکتاب ۱۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گفتار

انسان اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق کا مظہر اتم ہے۔ جسے خدائے قدوس نے عقل وخرد کی صلاحیتوں سے بہرہ یاب فرمایا ہے۔ اسے قلم کی وساطت سے علم کی دولت عطا فرمائی ہے اور اسے نطق وکلام کی صلاحیت سے بھی سرفراز کیا ہے۔ انہی خصوصیات کی اساس پر انسان اس پوری کائنات کی واجب الاحترام ہستی قرار پایا ہے۔ بلکہ اسے مسجود ملائک کے شرف سے بھی نوازا گیا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام‘ انسانی زندگی کے ہر ہر گوشے میں اس کی رہنمائی کا بھی مکمل اہتمام کرتا ہے۔ قرآن وسنت نے حیات انسانی کا کوئی پہلو ایسا نہیں چھوڑا جس کے بارے میں ہدایات وتعلیمات نہ دی ہوں۔

نطق وکلام جہاں انسان کا ایک امتیازی وصف ہے۔ وہاں دین متین نے اس صلاحیت کے درست استعمال کے اصول اور ضابطے بھی مقرر کیے ہیں۔ بلاشبہ یہ صلاحیت انسان کے مدعا اور مافی الضمیر کے ابلاغ کا ذریعہ بنتی ہے‘ لیکن بعض مواقع پر اس صلاحیت کا غلط استعمال شرف انسانیت کو مجروح کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔ بلکہ غیبت‘ چغلی‘ دروغ گوئی‘ سنی سنائی باتوں کو بلاتحقیق وتصدیق آگے پھیلانا‘ طنز واستہزاء وغیرہ ایسے منفی اوصاف ہیں جس سے انسانی معاشرت میں ایسی دراڑیں پڑ جاتی ہیں جن کا تدارک نہ کیا جائے تو معاشرے میں انسانی قدروں سے معمور زندگی جینا‘ دیوانے کا خواب بن جاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے ایسے تمام منفی امور کی پورے زور وشور سے حوصلہ شکنی کی ہے۔

عرب وعجم کے جن علمائے دین نے اس نازک واہم موضوع پر قرآن وسنت کی تعلیمات کو کتابی صورت میں یکجا کر کے امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے ان میں سے ہی عرب دنیا کے نامور عالم دین ''الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی'' کی ذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرامی بھی ہے۔ انہوں نے اپنی اس نادرۂ روزگار تالیف ''آفات اللسان فی ضوءِ الکتاب والسنۃ'' میں کتاب وسنت کی روشنی میں ان تمام تعلیمات کو ایک خوبصورت لڑی میں پرو کر اس اہم موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ اپنی اس کتاب میں انہوں نے قرآن وسنت کی خالص اور بے آمیز تعلیمات کو بڑے خوبصورت پیرائے اور انتہائی احسن ترتیب کے ساتھ پیش کیا ہے۔

اردو دان طبقہ کو اس کتاب کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے ''حدیبیہ پبلی کیشنز'' کے زیر اہتمام اس کے ترجمہ کی ذمہ داری جناب مولانا ابوعثمان خبیب احمد سلیم ﷾ کے سپرد کی گئی۔ انہوں نے انتہائی سلیس' شستہ اور رواں ترجمہ کر کے نہ صرف ترجمہ نگاری کا حق ادا کیا ہے بلکہ اردو خواں طبقے کے ہاتھ میں دین کے ایک انتہائی نازک اور ناگزیر موضوع پر ایک بے مثال کتاب بھی دی ہے۔ یہ کتاب جب تک اپنی تعلیمات کی سادگی اور روانی کے ساتھ ملت اسلامیہ کے افراد کی رہنمائی کرتی رہے گی اس کا اجر محترم ابوعثمان خبیب احمد سلیم کو بھی پہنچتا رہے گا۔

حدیبیہ پبلی کیشنز امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے مختلف موضوعات پر بلند معیارِ طباعت کے ساتھ کتابیں شائع کرنے کے لیے اس وقت میدان عمل میں ہے۔ اس کتاب سے پیشتر اس ادارہ کی طرف سے متعدد کتب طبع ہو چکی ہیں۔ جب کہ مزید کتب ابھی زیر طبع ہیں۔

الشیخ سعید بن علی بن وھف کی یہ تالیف ''زبان کی ہلاکتیں'' کے زیر عنوان آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے پوری دیانتداری سے کوشش کی ہے کہ اسے بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ انسان پھر انسان ہے۔ اس کی کوئی بھی کاوش کامل کہلانے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اہلِ علم سے اس کتاب کی مزید بہتری کے لیے ان کے مفید مشوروں اور قابلِ عمل تجاویز کا انتظار رہے گا۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

ابو جریر محمد سمیع اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدَلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء: ۱]

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الاحزاب: ۷۰۔۷۱]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔"

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

اَمَّابَعْدُ فَإِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ○

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی ہیں اور اسلام کے بعد سب سے بڑی نعمت زبان سے بولنے کی نعمت ہے۔ اور یہ زبان ایک دو دھاری ہتھیار ہے۔ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں استعمال کیا جائے جیسا کہ قرآن پاک کی تلاوت' نیکی کا حکم کرنا' برائی سے روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا' جو کہ ہر مسلمان کا مقصود و مطلوب ہے تو یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہیں۔

اور اگر اس کو شیطان کی اطاعت' مسلمانوں کی جماعت میں جدائی ڈالنے' جھوٹ اور جھوٹی باتیں بنانے' غیبت اور چغلی کھانے اور مسلمانوں کی بے عزتی کرنے [جن کو اللہ اور رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے] میں استعمال کیا جائے تو یہ تمام باتیں مسلمان پر حرام بھی ہیں اور یہ اس عظیم نعمت کی ناشکری بھی۔

زبان کے استعمال کرنے میں دو بڑی آفتیں ہیں:

1. ناحق بات چیت کرنا۔
2. حق بات کہنے سے خاموش رہنا۔

حق بات کہنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے' اللہ کا نافرمان' جھگڑالو' لچک پیدا کرنے والا ہے اِلَّا یہ کہ اسے اپنی جان کے قتل کا خوف یا اور کوئی خطرہ نہ ہو۔

اکثر لوگ ان دونوں قسموں میں (کلام کرنے اور خاموش رہنے میں) حق سے منحرف ہو جاتے ہیں اور میانہ روی اختیار کرنے والے اپنی زبانوں کو ناحق بیان سے روک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں اور جن باتوں کے بیان کرنے میں انہیں دینی نفع معلوم ہوتا ہو وہاں وہ اپنی زبان کا آزادانہ استعمال کرتے ہیں۔

زبان کی آفتیں انسان کے لیے سب سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ انسان اس کی کم حفاظت کرتا ہے' حرام کھانے میں احتیاط نہیں برتتا۔ ظلم' زنا' چوری' شراب پینے' محرم کی طرف دیکھنے وغیرہ میں پرہیز نہیں کرتا۔ لہٰذا زبان کو حرکت دینے میں تحفظ اور احتراز کرنا اس پر مشکل ہو جاتا ہے۔

یہاں تک کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی کی دینداری' زہد فی الدنیا اور عبادت گزاری کے چرچے ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی باتیں کر بیٹھتا ہے اور وہ اس کی پرواہ تک نہیں کرتا۔ ایک ہی غلط بات کی وجہ سے آگ میں جا گرتا ہے' اس کے اور جنت کے درمیان مشرق ومغرب سے زیادہ دوری ہو جاتی ہے یا وہ آگ میں ستر سال تک گرا رہتا ہے۔ اور بہت سے ایسے آدمی بھی ہم نے دیکھے ہیں جو ظلم کرنے اور بے حیائی کے کام کرنے میں تو بڑے پرہیز گار ہوتے ہیں لیکن ان کی زبان مردہ اور زندہ لوگوں کی عزتیں کاٹ کر رکھ دیتی ہے بلکہ ان کو ذبح کرنے تک جاتی ہے۔ اور وہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِ الْعَظِيْمِ ○

زبان کی آفتیں فرد' معاشرہ اور امت اسلامیہ پر یکساں خطرناک ہیں۔ اس نہایت اہم موضوع میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے کتاب وسنت سے میسر فرمایا وہ سب کچھ میں نے جمع کر دیا ہے اور یہ تین ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے:

الشیخ سعید بن علی وھف القحطانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل:

غیبت ونمیمت (چغلی)

پہلی فصل ☆ غیبت:

پہلی بحث ☆ غیبت کی تعریف

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے' غیبت کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے: امام راغب فرماتے ہیں:

''غیبت یہ ہے کہ انسان دوسروں کے عیب بیان کرے جب کہ ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''غیبت کی تعریف یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا تذکرہ ایسے الفاظ میں کرے کہ اگر اس کو پتہ چل جائے تو اس کو ناگوار گزرے۔''

امام ابن الاثیر ''نہایہ'' میں فرماتے ہیں:

''غیبت یہ ہے کہ تو کسی انسان کی برائی [جو اس میں موجود ہے] اس کی عدم موجودگی میں بیان کرے۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الاذکار'' میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

''غیبت یہ ہے کہ کسی کی ایسی خوبی بیان کرنا جو اسے ناپسند ہو' خواہ وہ خوبی اور صفت کسی شخص کے بدن میں ہو' دین کی خوبی ہو یا دنیا کی' اس کے نفس میں ہو یا پیدائشی ہو' اخلاقی ہو یا مالی' اولاد کی خوبی ہو یا بیوی اور خادم کی' کپڑے میں کوئی نقص ہو یا حرکات وسکنات میں۔ ہنس مکھ ہونے میں کوئی خامی ہو یا تیوری چڑھانے میں غرضیکہ جس چیز کا بھی کسی سے تعلق ہو۔ خواہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ذکر بول کر کرے یا اشارے کنائے سے وہ غیبت ہی ہے۔"

ابن التین فرماتے ہیں:

"پیٹھ پیچھے کسی کی ناپسندیدہ حرکت کا ذکر کرنا غیبت ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں فقہاء کے بہت سے اقوال مختلف تصانیف میں پائے جاتے ہیں۔ بعض علم کا دعویٰ کرنے والوں نے کہا ہے اور بعض اصلاح کا ارادہ کرنے والوں نے کہا ہے بعض لوگ دوسروں کی غیبت کرتے ہوئے "اللہ ہمیں معاف فرمائے' اللہ ہم پر رجوع کرنے' ہم اللہ سے سلامتی مانگتے ہیں" جیسے الفاظ ادا کرتے ہیں۔ یہ سب غیبت میں شامل ہیں۔ ❶

غیبت زبان کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے کیونکہ تو جس طرح بھی مغتاب (جس کی غیبت کی جا رہی ہے) کی ناپسندیدہ حرکت دوسرے کو سمجھا رہا ہے چاہے اشارہ سے' کسی حرکت سے' آنکھ کے اشارہ سے' طعنہ زنی سے' یا لکھ کر غرضیکہ اس طرح کے تمام ذرائع جن سے غیبت کا کام لیا جا سکے سب غیبت میں شامل ہیں بلکہ زبانی غیبت سے بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ یہ ذرائع سمجھانے اور تصویر کشی میں زیادہ مؤثر ہیں۔

دوسری بحث ☆ غیبت اور چغل خوری میں فرق

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ غیبت اور نمیمت کی تعریف میں اختلاف کیا گیا ہے کہ آیا یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں یا ہم معنی ہیں؟ راجح قول یہی ہے کہ ان دونوں کے معانی میں عمومی اور خصوصی لحاظ سے فرق ہے کیونکہ "چغلی" یہ ہے۔

کسی شخص کے حال کو دوسرے کے سامنے فساد برپا کرنے کی غرض سے نقل کرنا

اس میں اس کی رضامندی شامل نہ ہو اور چاہے اس کو خبر ہو یا نہ ہو اور غیبت میں صرف ناپسندیدہ بات کا ذکر کرنا ہے لہٰذا چغلی فساد برپا کرنے کی وجہ سے غیبت سے ممتاز ہے کیونکہ اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ اور غیبت "عدم موجودگی" کی وجہ سے ممتاز ہے اور

---

❶ فتح الباری بشرح صحیح البخاری ۱۰/ ٤٦٩' والاذکار للنووی۔ ۲۸۸۔ ۲۹۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی تمام امور میں یہ دونوں مشترک ہیں۔

بعض علماء یہ شرط لگاتے ہیں کہ جس آدمی کی بات ہورہی ہے اگر وہ چغلی کرنے کے وقت وہاں سے غائب ہوگا تو پھر ''غیبت'' ہوگی۔ واللہ اعلم۔ [فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱۰/۴۷۳]

تیسری بحث ☆ غیبت کا حکم

اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کہ ''غیبت'' تمام مسلمانوں کے ہاں بالاتفاق حرام ہے۔ اور اس کے حرام ہونے پر کتاب وسنت اور اجماع امت کے واضح دلائل موجود ہیں۔ [دیکھئے الاذکار النوویہ۔ ۲۸۹]

چوتھی بحث ☆ غیبت میں مبتلا ہونے کی تنبیہات

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا﴾ [النساء: ۱٤۸]

''اللہ پسند نہیں کرتا اس کو کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الحجرات: ۱۲]

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو اللہ بڑا توبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول کرنے والا رحیم ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ١]

''تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو [منہ در منہ] لوگوں پر طعن اور [پیٹھ پیچھے] برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ١٨]

''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ٣٦]

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تم کو علم نہ ہو یقیناً آنکھ' کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔''

زبان کی آفتوں میں سے غیبت خطرناک آفت ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کے ذریعہ اس کی یوں تعریف فرمائی ہے:

① ((اتدرون ما الغيبة؟ قالوا الله ورسوله اعلم۔ قال: (ذكرك اخاك بما يكره) قيل: أفرأيت إن كان في أخي ماأقول: قال: (إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه فقد بهته))

[مسلم ٤/ ٢٠٠٠ و شرح النووي على مسلم ١٤٢/١٦]

''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا اپنے بھائی کی ناپسندیدہ باتوں کو ذکر کرنا۔'' عرض کیا گیا' اگر وہ بات میرے بھائی میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

موجود ہو تو پھر بھی؟ آپ نے فرمایا' اگر تو اس میں پائی جانیوالی صفت کا ذکر کرے گا تبھی تو غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو' تب تو تو نے اس پر بہتان باندھ دیا۔''

② ((عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِی ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِیَّةَ كَذَا وَكَذَا۔ - تعنی قَصِیْرَةٌ۔ فَقَالَ: (لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَزَجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ) قَالَتْ: وحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: (مَاأُحِبُّ أنی حَكَيْتُ إِنْسَانًا) وأن لی كَذَا وَكَذَا)).[1]

''حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' فرماتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا' آپ ﷺ کو صفیہ کس طرح کفایت کرتی ہے؟ یعنی وہ تو بہت چھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تو نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ کڑوا ہو جائے۔ وہ کہنے لگیں' میں نے تو ایک انسان کی ہیئت کذائی بیان کی ہے آپ نے فرمایا' میں کسی انسان کی ہیئت کذائی بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا۔''

③ ((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (لما عرج بی بی مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نَحَاسٍ' يَخْمِشُوْنَ وَجُوْهَهُمْ' وَصُدُوْرَهُمْ' فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَا الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقْعُوْنَ فِي أعراضِهِمْ))[2]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہنے لگے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے

---

[1] سنن ابی داؤد ۴/۲۶۹ و عون المعبود ۱۳/۲۲۳۔ اور دیکھئے صحیح الجامع ۵/۱۳

[2] سنن ابی داؤد ۴/۲۶۹ و عون المعبود ۱۳ ۲۲۳ قال الشیخ عبدالقادر الأرنوؤط فی تعلیقه علی الاذکار للنووی ص ۲۹ وهو حدیث حسن۔ اور دیکھئے صحیح الجامع ۵/۵۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزرا' جن کے ناخن پیتل کے تھے جن سے وہ اپنے چہرے نوچ رہے تھے'
میں نے کہا' اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا' یہ
لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملہ کیا کرتے تھے۔''

④ ((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (رضی اللّٰه عنه) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَخُوْنُهٗ' وَلَا یُکَذِّبُهٗ' وَلَا یَخْذِلُهٗ' کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: عِرْضُهٗ' وَمَالُهٗ' وَدَمُهٗ' التَّقْوٰی هَاهُنَا' بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمِ)۔))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہنے لگے' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' نہ اس کی خیانت کرے' نہ اس سے جھوٹ بولے' نہ اس کو ذلیل کرے کیونکہ ایک مسلمان مکمل طور پر دوسرے مسلمان پر حرام ہے یعنی اس کی عزت' اس کا مال' اس کا خون' تقویٰ یہاں [دل میں] ہے۔ آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔'' [مسلم۴/۱۹۸۶۔ ابوداؤد۴/۲۷۳۔ ترمذی۴/۳۲۵]

⑤ ((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رسول اللّٰه ﷺ: (لَا تَحَاسَدُوْا' وَلَا تَنَاجَشُوا' وَلَا تَبَاغَضُوْا' وَلَا تَدَابَرُوْا' وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلَی بَیْعِ بَعْضٍ' وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ' وَلَا یَخْذِلُهٗ' وَلَا یَحْقِرُهٗ' التقوی هاهنا) ویشیرا الی صدره ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (بِحَسْبِ امریءٍ مِنَ الشَّرِ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمِ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ' وَمَالُهٗ' وعِرْضُهٗ) وَلَا شَكَّ اَنَّ غِیْبَةِ الْمُسْلِمِ الْمَیِّتِ اَفْحَشُ مِنْ غِیْبَةِ الْحَیِ وَاشَدُّ' لِاَنَّ عَفوا الْحَی وَاِسْتِحْلَالُهٗ مُمْکِنٌ بِخَلَافِ الْمَیِتِ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو۔ نہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نفرت کرو اور نہ [پیٹھ پیچھے] عیب جوئی کرو اور نہ ہی دوسرے بھائی کی بیع پر بیع کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' نہ اس پر ظلم کرے' نہ اسے ذلیل کرے' نہ اسے حقیر سمجھے' تقویٰ یہاں ہے اور آپ ؐ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ یونہی فرمایا۔ آدمی کو یہی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ایک مسلمان کلی طور پر دوسرے مسلمان پر حرام ہے' اس کا خون' مال اور اس کی عزت۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زندہ کی نسبت مرے ہوئے مسلمان بھائی کی غیبت کرنا بہت برا ہے اور بڑی بے حیائی ہے کیونکہ زندہ کی غیبت قدرے ممکن بھی ہے اور اس کی معافی بھی ہو سکتی ہے بخلاف مردہ کے۔" [مسلم ۴/ ۱۹۸۶ و الترمذی ۴/ ۳۲۵]

⑥ ((فَقَدْ رَوَى اَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَلَا تَقَعُوْا فِيْهِ)).

"ابوداؤد حضرت عائشہ سے اور پھر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو اور اس کی کسی برائی میں نہ پڑو۔" [اخرجہ ابوداؤد ۴/ ۲۷۵۔ اور دیکھئے صحیح الجامع ۱/ ۲۷۹]

⑦ ((وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (يَامَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوْا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا عوراتهم' فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبع عوارتهم يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحُهُ فِیْ بَيْتِهِ)).

"حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ جماعت جو زبانی ایمان لائے ہو اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا' مسلمان کی غیبت نہ کیا کرو اور نہ ان کی خفیہ باتوں کی ٹوہ لگایا کرو کیونکہ جو ان کے خفیہ عیوب کی ٹوہ لگائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی ٹوہ لگائے گا اور جس کے عیوب کی ٹوہ اللہ تعالیٰ لگائے گا' تو اس کو اس کے گھر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلیل کردے گا۔‘‘ [اخرجہ ابوداؤد ۴/۲۷۰واحمد ۴/۴۲۱، ۴۲۴]

اس حدیث میں اس بات کی آگاہی ہے کہ مسلمان کی غیبت کرنا منافق کا کردار ہے مومن کا نہیں۔ اور اس میں وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے عیوب ظاہر کردے گا اور ان کے برے کاموں کا ان کو بدلہ دے گا جو مسلمان کے خفیہ عیوب کی ٹوہ لگاتے ہیں' ان کی برائیاں ظاہر کردے گا اگرچہ وہ لوگوں سے چھپ کر اپنے گھروں میں ہی کرتے ہوں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

⑧ ((وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أُكْلَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كَسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سَمْعَةٍ وَرِيَاءٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ بِهِ مَقَامَ سَمْعِة ورياء يوم القيامة)). [اخرجه ابو داؤد ٤/٢٧٠۔ و احمد ٤/٢٢٩]

’’حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کی غیبت کے صلہ میں ایک لقمہ کھایا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کی غیبت کے صلہ میں کچھ پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ اسی قدر اس کو جہنم سے پہنائے گا اور جو کوئی کسی آدمی کے ذریعے کسی شہرت اور دکھاوے کی جگہ پر کھڑا ہوا' اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شہرت اور دکھاوے کی جگہ پر کھڑا کردے گا۔‘‘

اس حدیث میں اس شخص کے لیے وعید ہے جو کسی مسلمان کی غیبت کرے یا اس کی ذات پر حملہ کرنے یا اس کو تکالیف دینے کے لئے اس کے دشمن کے پاس جانے کے عوض کچھ کھائے پیئے یا اس کی بے عزتی کرنے کے عوض کوئی لباس پہنایا جائے تو اللہ عزوجل اس کو اسی قدر جہنم سے کھلائے گا اور پہنائے گا کیونکہ جزاء عمل کی جنس سے ہے۔ واللہ اعلم۔

’’وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ‘‘ کے اہل لغت نے دو معانی ذکر کیے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہلا معنی ☆ بِرَجُلٍ کی باء فعل لازم (قَامَ) کو متعدی بنانے کے لیے ہے یعنی کسی آدمی کو شہرت اور دکھاوے کے لیے کھڑا کر دیا اور اس کی پرہیز گاری، کرامات اور صلاحیت کی تعریفیں کر کے مشہور کر دیا اور اپنی دنیاوی اغراض اور دنیا کا ایندھن حاصل کرنے کا وسیلہ بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب کرنے کے لیے اور اس کو جھوٹا مشہور کرنے کے لیے کھڑا کر دے گا۔

دوسرا معنی ☆ یہ ہے کہ باء سبب بیان کرنے کے لئے ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ قول زیادہ مناسب اور زیادہ مضبوط ہے یعنی کسی مالدار اور جاہ والے عظیم آدمی کے سبب کسی مقام پر کھڑا ہو گیا تا کہ وہاں اپنی صلاحیت اور پرہیز گاری ظاہر کرے تا کہ لوگ اس کے معتقد ہو جائیں اور اس کو مال و دولت اور جاہ وحشمت حاصل ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو دکھاوا کرنے والوں کے مقام پر کھڑا کر دے گا اور اس کو رسوا کرے گا اور ریاکاروں کا عذاب دے گا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''بِرَجُلٍ'' میں باء متعدی بنانے کے لیے بھی ہو اور سبب بیان کرنے کے لیے بھی۔ اگر باء ''تعدیہ'' کے ہو تو معنی یوں ہو گا کہ جس نے کسی آدمی کو شہرت اور ریاکاری کے لیے کھڑا کیا یعنی کسی آدمی میں پرہیز گاری اور صلاحیت ظاہر کی تا کہ لوگ اس میں اچھا اعتقاد رکھیں اور اس کی عزت کریں اور اس کی خدمت کرنے لگیں تا کہ وہ آدمی اس کے سبب مال اور مرتبہ حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے شہرت اور ریاکاری کا مقام مہیا کرے گا۔ یعنی اپنے فرشتوں کو حکم کرے گا کہ اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرے اور یہ اعلان کریں کہ وہ بہت ہی جھوٹا آدمی ہے۔

اور اگر باء سببیہ ہو تو معنی یوں ہو گا کہ جو آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اپنی صلاحیت اور پرہیز گاری ظاہر کی تا کہ یہ اعتقاد کیا جائے کہ وہ ایک مالدار اور بڑی عظمت والا انسان ہے تا کہ اس کو مال و دولت اور عزت و مرتبہ حاصل ہو۔

⑨ ((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَاشْیَاءَ لَیسَ بِھا بَاس فَقَالَ لَهُمْ: (عِبَادُ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِی حَرَجَ وَهَلَكَ) وَمَعْنٰی : اِقْتَرَضَ: اَیْ اِقْتَطَعَ وَالْمَرَادُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالطَّعْنِ فِيهِ)) ❶

''حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بدو لوگ حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگے کہ ہم پر فلاں چیز میں حرج ہے اور فلاں چیز میں حرج ہے؟ [معمولی اشیاء کے بارے میں پوچھتے رہتے] تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا' اللہ کے بندو! اللہ کے ہاں اس بات میں حرج اور ہلاکت ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت کو مجروح کرے۔''

معنی ''اِقْتَرَضَ'' اِقْتَطَعَ یعنی اپنے بھائی کی آبرو کو طعن و تشنیع کے ذریعے کاٹ ڈالے۔

⑩ ((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اَنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةِ فِی عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ)) ❷

((بَيَّنَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَاءِ إِطَالَةِ اللِّسَانِ فِی عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِاحْتِقَارِهِ، وَالتَّرَفُّعِ عَلَيْهِ، وَالْوَقِيعَةُ فِيهِ بِقَذْفٍ، اَوْ سَبٍّ، وَنَحْوَ ذٰلِكَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الرِّبَا، وَأَشَدُّهُ تَحْرِيمًا، لِاَنَّ الْعِرْضُ أَعَزَّ عَلَى النَّفْسِ مِنَ الْمَالِ۔

وَقَدْ اَدْخَلَ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِرْضَ فِی جُنُسَ الْمَالَ عَلَى سَبِيلِ الْمُبَالَغَةِ وَجَعَلَ الرِّبَا نَوْعَيْنِ:

مُتَعَارِفٌ: وَهُوَا مَا يُؤخَذ مِنَ الزِّيَادَة عَلٰى مَالِه مِنَ الْمَدِيُون

---

❶ اخرجه احمد بنحوه ٤/٢٧٨ والحاكم بلفظه ٤/١٩٩ و ٤/٤٩٩ و صححه و وافقه الذهبی و ابن ماجه بنحوه ٢/١١٣٧ و ابو داؤد ٢/٢١١ بنحوه۔

❷ اخرجه ابو داؤد ٤/٢٦٩ و احمد ١/١٩٠ اور دیکھیے صحيح الجامع ٢/٤٤٢۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اَلإنْسَانِ فِی عِرضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَبَيْنَ أَنَّ أَشَدَّ النَّوعَيْنِ تَحْرِيمًا هُوَ الاستطالة فى عرض المسلم بغير حق)).

''حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سب سے بڑھا ہوا سود مسلمان کی عزت وآبرو میں ناحق طور پر زبان دراز کرنا ہے۔[دیکھئے عون المعبود ۱۳/۲۲۲]

نبی کریم ﷺ نے واضح کردیا ہے کہ سب سے خطرناک سود مسلمان کی عزت کو حقیر سمجھتے ہوئے زبان دراز کرنا ہے نیز اس پر برتری ظاہر کرنے کیلئے اور اس کی شان میں تہمت اور گالی گلوچ کے ذریعے دخل اندازی کرنے کے لئے پس یہ بات بہت زیادہ اور سخت ترین حرمت والی ہے کیونکہ عزت مال کی نسبت آدمی کو زیادہ عزیز ہوتی ہے۔اور نبی کریم ﷺ نے مبالغہ کے طور پر عزت کو مال کی جنس میں شمار کیا ہے۔''

اور سود کی دو قسمیں ہیں: ① متعارف قسم: یعنی مقروض سے اصل قرض سے زیادہ مال وصول کرنا۔ ② غیر متعارف قسم: مسلمان کی عزت میں ناجائز طور پر زبان دراز کرنا اور آپ نے یہ بھی واضح کردیا کہ دوسری قسم زیادہ حرمت والی ہے۔

لیکن صاحب حق کے لئے کچھ شروط وقیود کے ساتھ کسی کے بارے میں زبان دراز کرنا جائز ہے جس کو اہل علم نے بیان کردیا ہے۔عنقریب اس کا ذکر آنے والا ہے [کن صورتوں میں غیبت جائز ہے] ان شاءاللہ تعالیٰ۔

⑪ ((وَفِی حَدِيثِ أَبِی هُرَيْرَة عِنْدَ الْحَافِظِ أَبِی يَعْلَى وَغَيْرِهٖ قِصَّةُ ماعِز الَّذِی جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَطَلَبَ مِنْ أَنْ يُطَهِّرَهُ مِنَ الزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى قَالَهَا أَرْبعًا فَلَمَّا كَانَ فِی الْخَامِسَةِ قَالَ: (زِنَيْتَ)؟ قَالَ: نعم ثم سأله رسول اللّٰه ﷺ حَتَّى ثبت عنده زنا مَاعِز فَأَمَرَ بِرَجْمِهٖ فَرُجِمَ۔ فَسَمِعَ النبی ﷺ رجُلَيْنِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: أَلَمْ تَرَإِلَى هٰذا الذی سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فلم تَدَعْهُ نَفْسَهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ ثُمَّ سَارَ النَّبِی ﷺ حَتَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَرَّ بِجِيفَةِ حمار فقال: (اين فلان و فلان؟ انزلا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمار) قَالَا: غَفَرَ اللّٰهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يُؤْكَلُ هَذا؟ قَالَ ﷺ (فَمَا نِلْتُمَا مِنْ أَخِيكُمَا انِفًا أَشَدُّ أُكُلًا مِنْهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أنهار الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا)) [1]

''اور حافظ ابویعلیٰ وغیرہ کے ہاں حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان ہوا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور نبی کریم ﷺ سے اس بات کی درخواست کی کہ اس کو زنا کی حد لگا کر پاک کر دیں۔ تو رسول مکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے یہ بات چار مرتبہ فرمائی اور جب پانچویں دفعہ بولا تو آپؐ نے فرمایا' کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس ۔ نے جواب دیا۔ جی ہاں پھر ایک اور دفعہ اس سے پوچھا یہاں تک کہ آپؐ کے ہاں ماعز رضی اللہ عنہ کا زنا ثابت ہو گیا تو آپؐ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا ...... نبی کریم ﷺ نے دو آدمیوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا کہ ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے کیا تو نے اس آدمی کو دیکھا کہ اللہ نے اس کا پردہ رکھا تھا لیکن اس نے اپنی جان کو کتے کی طرح رجم کرا کے چھوڑا۔ نبی کریم ﷺ چلتے رہے حتی کہ ایک مرے ہوئے گدھے کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا فلاں فلاں شخص کہاں ہے؟ [جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا] چلو! اس مردہ گدھے کو کھاؤ۔ وہ کہنے لگے' اللہ نبی کریم ﷺ کو معاف فرمائے کیا یہ بھی کھایا جاتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو تم ابھی اپنے بھائی کی چغلی کر رہے تھے وہ اس سے بھی زیادہ کراہت والی چیز تھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔''

---

[1] ابوداؤد بمعناه ۱۴۸/۴ والبیهقی ۲۲۷/۸ وذکره بلفظه ابن کثیر فی تفسیره ۲۱۶/۴ وقال: اسناده صحیح وعزاه الی ابی یعلیٰ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12 ((وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: (مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) قَالَ: (وَمَنْ شَاقَ شَقَقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فَقَالُوْا: اوصنا فقال: ان اول مايتن من الانسان بطنه فمن اسْتَطَاعَ أن لَا يَأْكُل اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اِسْتَطَاعَ أنَّ لَا يَأْكُلَّ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمِنْ اِسْتَطَاعَ اِنَّ لَا يَحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلِ كَفٍ مِنَّ دِمٍ هراقه فَلْيَفْعَلْ) وَالْمُرادُ بِالْحَدِيْثِ النهيى عَنِ الْقَوْلِ الْقَبِيْحِ فِى الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَشْفَ مَسَاوِيْهِمْ وَعُيُوْبِهِم وَتَرْكُ مَخَالَفَةِ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلُزُوْمِ جَمَاعَتِهِمْ، والنهيى عن ادخال الْمُشَقَّةِ عليهم والاضرار بهم)).[فتح الباری ۱۳/۱۳۰]

''حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا جو جھوٹی شہرت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی جھوٹی شہرت کی تشہیر کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کو مشقت میں ڈالے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مشقت میں ڈال دے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو وصیت فرمائیے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے تو جو کوئی صرف حلال کھا سکتا ہو اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے اور جو کوئی یہ کر سکتا ہو کہ اس کے اور جنت کے درمیان خون بہانے کی وجہ سے ایک مٹھی بھر فاصلہ حائل نہ ہو تو اس کو یہ کرنا چاہیے۔''

اور حدیث سے یہ مراد ہے کہ مومنوں کے بارے میں نازیبا باتوں سے رکنا چاہیے اور ان کے نقائص اور برائیوں کو ظاہر کرنے سے روکا گیا ہے اور مومنوں کے رستہ کی مخالفت کرنے کو ترک کر دینا چاہیئے اور ان کی جماعت سے ملنا چاہیئے اور ان پر مشقت ڈالنے اور ان کو نقصان پہنچانے سے احتراز کرنا چاہیے۔

13 ((وَقَدْ رَوٰى مُسْلِمٌ فِىْ صَحِيْحِهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه قال: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرِفَقَ بهم فَارْفُقْ بِهِ)).

''امام مسلم نے اپنی صحیح میں نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ جو شخص میری امت کے کسی کام کا ذمہ دار بنا اور اس نے ان پر مشقت ڈال دی تو اس کے صلہ میں تو بھی اس پر مشقت ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا ذمہ دار بنا اور اس نے ان پر نرمی کی تو اس کے صلہ میں اے اللہ! تو بھی اس پر نرمی فرما۔'' [اخرجہ مسلم ۳/ ۱۴۵۸]

پانچویں بحث ☆ مسلمان کو دوسرے مسلمان کی غیبت سن کر کیا کرنا چاہیے

امام نوویؒ نے فرمایا ہے: جو آدمی کسی مسلمان کی غیبت سنے اس کو چاہیے کہ اس کو روک دے اور جھڑک دے۔ اگر وہ بات کرنے سے نہ رکے تو اس کو ہاتھ سے جھڑک دے اگر ہاتھ سے طاقت نہ رکھے اور نہ زبان سے روکنے کی طاقت ہو تو اس مجلس سے جدا ہو جائے۔ اگر کسی بزرگ کی غیبت سنے یا کسی محسن کی یا کسی صاحب فضل یا کسی باصلاحیت انسان کی غیبت سنے تو جو کچھ ہم نے ذکر کر دیا ہے اس کے مطابق احتیاط کرنی چاہیے۔ [الاذکار للنووی ۲۹۴]

⑭ ((وَعَنْ عُتْبَانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) في حديثه الطويل المشهور قال: قام النبي ﷺ يصلي، فقال النبي ﷺ: (لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ) للمنافقين قال: فقال رسول الله ﷺ: (فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). [بخاری ۱/ ۱۱۰، مسلم ۱/ ۴۵۵]

''حضرت عتبان رضی اللہ عنہ اپنی مشہور طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو پوچھا۔ مالک بن دخیشن یا ابن الدخشن کہاں ہے؟ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا وہ منافق ہے'

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ کیا تجھے یہ نہیں معلوم کہ اس نے خالص اللہ کی رضا کے لیے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ اس کی خیر خواہی اور خوشی منافقین کے لیے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے اس شخص پر آگ کو حرام کر دیا ہے جس نے اللہ کی رضا مندی کے لیے ''لا الہ الا اللہ'' کہا۔''

⑮ ((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ طَلْحَةَ (رضی اللّٰه عنهم) قَالَا: قال رسول اللّٰه ﷺ: (مَا مِنْ اِمْرِیءٍ یَخْذُلُ اِمْرَءاً مُسْلِمًا فِی مَوضِعٍ تَنْتَهِكُ فِیهِ حُرْمَتُهُ وَیَنْتَقِصُ فِیهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِی مَوطِنٍ یُحِبُّ فِی نُصْرَتِهِ وَمَا مِن إِمْرِیءٍ یَنْصُرُ مُسْلِمًا فِی مَوضِعٍ یَنْتَقِصُ فِیهِ مِنْ عِرْضِهِ وَیَنْتَهِكُ فِیهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصْرَهُ اللّٰهُ فِی مَوطِنٍ یُحِبُّ نُصْرَتَهُ)) ❶

''حضرت جابر بن عبداللہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی نہیں جو کسی مسلمان شخص کی کسی جگہ اس کی حرمت کی ہتک کرتا ہے اور اس کی عزت گھٹاتا ہے مگر اللہ اس کو ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کی خواہش کرتا ہو۔۔۔۔۔اور کوئی آدمی نہیں جو کسی مسلمان شخص کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی آبرو کم ہو رہی ہو اور اس کی ہتک کی جا رہی ہو مگر اللہ اس کی ایسی جگہ مدد کرے گا جہاں وہ اپنی مدد پسند کرتا ہو۔''

⑯ ((وعن ابی الدرداء رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال:(مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِیهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ یَوم

---

❶ ابو داؤد ٤/٢٧١ و احمد ٤/٣٠ و قال الشیخ ناصرالدین البانی انه حدیث حسن۔ اور دیکھئے الجامع الصغیر ٤/١٦٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ)). ❶

''حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے کسی برائی کو ہٹاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ کو ہٹائے گا۔''

⑰ ((وعن اسماء بنت يزيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: وَمَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)). ❷

''حضرت اسماء بنت یزید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے گریز کرتا ہے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو آگ سے آزاد کرے۔''

⑱ ((قال النبى صلى الله عليه وسلم وهو جالس فى القوم فى تبوك: (مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيى سَلِمَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَبَسَهُ برداه والنظر فى عطفيه فقال له معاذ بن جبل: (رضى الله عنه) (بئس ماقلت: والله يا رسول الله، ماعلمنا عليه الا خيراً) فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم)) ❸

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ والی لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں لوگوں کے اندر بیٹھ کر فرمانے لگے کہ

---

❶ اخرجه احمد ٦/ ٤٥٠ و الترمذى ٤/ ٣٢٧ قال و فى الباب عن اسمأ بنت يزيد ثم قال: هذا حديث حسن۔ و قال الشيخ ناصر الدين الألبانى انه حديث صحيح۔ اور دیکھئے الجامع الصغير ٥/ ٢٩٥۔

❷ احمد ٦/ ٤٦١ و قال الهيثمى فى مجمع الزوائد رواه احمد و الطبرانى و اسناد احمد حسن ٨/ ٩٥۔ اور دیکھیے صحيح الجامع برقم ٦١١٦، ٥/ ٢٩٠۔

❸ البخارى ٥/ ١٣٠ و مسلم ٤/ ٢١٢٢ و احمد ٣/ ٤٥٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تو بنی سلمہ میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اس کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے بہت بری بات کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قسم بخدا، ہم تو اس کے بارے میں خیر اور بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے"۔

چھٹی بحث ☆ غیبت پر اُبھارنے والے اسباب

جب ایک مسلمان عاقل انسان ان اسباب کے بارے میں سوچے گا اور نظر دوڑائے گا جو غیبت کرنے والے کو غیبت پر اور چغل خور کو چغلی کھانے پر مجبور کرتے ہیں تو اس بات کے درج ذیل اسباب پائے جائیں گے۔

پہلا سبب:

اپنی ذات کے لیے بدلہ لینے کی کوشش اور غیر کے لیے سینے میں موجود غصے کو سکون دینے کی غرض سے مغتاب اپنے غیر کی چغلی کرتا ہے اور اس پر بہتان لگاتا ہے یا اس کی برائی نقل کرتا ہے۔

دوسرا سبب:

دوسروں کے حق میں نفرت اور کینہ رکھنا اور ان کی برائی ذکر کرنا، اپنے کینے کو سکون دینے کے لیے اور اپنے سینے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے۔ اور یہ کامل ایمان والے مومنوں کی صفات میں شامل نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس سے بچنے کا سوال کرتے ہیں۔

تیسرا سبب:

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور دوسروں کو کم تر سمجھنے کا ارادہ کرنا اور یوں کہنا کہ فلاں جاہل ہے یا اس کو کمزور اور بیمار سمجھنا، اور یہ خیال کرنا کہ اس کی عبارت ناقص ہے، فوقیت حاصل کرنے کی غرض سے لوگوں کی نظروں کو اپنی برتری کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اور ان تمام نقائص سے مبرا ہو کر [جن کو اوپر ذکر کیا گیا ہے] اپنی شرافت ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور یہ تمام باتیں انسان کی خود پسندی کی علامت ہیں۔ ہم ان سے اللہ کی پناہ مانتے ہیں اور یہ رسول کریم ﷺ کی بیان کردہ وہ باتیں ہیں جو ہلاک کرنیوالی ہیں۔

چوتھا سبب:

ساتھیوں' دوستوں اور ہم نشینوں سے موافقت کرنا اور ان کے باطل نظریات کو زینت بخشنا تا کہ وہ راضی ہوں اگر چہ ان کی رضا خدا کے غضب کو ہی دعوت دیتی ہو۔ اور یہ بات ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ سے عدم توجہی کی علامت ہے۔

پانچواں سبب:

نافرمان لوگوں سے تعجب کا اظہار کرنا۔ یعنی انسان یوں کہے کہ میں فلاں آدمی سے بڑا تعجب کرتا ہوں کہ وہ بڑا ہونے اور عالم وعاقل ہونے کے باوجود غلطی کرتا رہتا ہے۔

چھٹا سبب:

دوسروں سے مذاق' ٹھٹھہ کرنا اور ان کو حقیر خیال کرنا۔

ساتواں سبب:

جو کوئی برائی کرے اس پر اللہ کے غضب کو ظاہر کرنے کا باعث بننا۔۔۔۔ جیسا کہ یوں کہے کہ فلاں آدمی ایسے ویسے کام کرتے ہوئے اللہ سے حیا نہیں کرتا اور اس انداز سے اس کی آبرو میں غیبت کرنے لگے۔

آٹھواں سبب:

حسد کرنا: جس کو لوگ محبوب سمجھتے ہوں اور خوبیوں کی بنا پر اس کی تعریف کرتے ہوں۔۔۔۔ تو معمولی دیندار اور کم عقل حاسد اور چغل خور آدمی کوشش کرتا ہے کہ اس سے یہ نعمت زائل ہو جائے اور اس کے لیے اس کے ہاں صرف یہی ایک طریقہ ہوتا ہے کہ اس کی غیبت کرے اور اس کی آبرو میں دخل اندازی کرے تا کہ اس کی نعمت زائل ہو جائے اور ان لوگوں کے ہاں اس کی عزت گھٹ جائے جو اس کی تعریف کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں۔ اور یہ آدمی تمام لوگوں سے زیادہ عقلی طور پر بدصفت اور زیادہ نامراد ہوتا ہے ہم اللہ تعالیٰ سے ایسی باتوں سے بچنے کی توفیق مانگتے ہیں۔

⑲ ((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أى الناس أفضل؟ قال: (كل مَخمُوم الْقَلْبِ صَدُوْقُ اللِّسَانِ) قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَقِى النَقِى' لَا اِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَى وَلَا غِلَ وَلَا حَسَدَ)). ❶

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کون سے لوگ افضل ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمام مخموم القلب اور سچ بولنے والے لوگ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم [صدوق اللسان] سچ بولنے والوں کو تو جانتے ہیں لیکن مخموم القلب کون لوگ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ [گناہوں سے] صاف ستھرا اور پرہیز گار آدمی جس میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ کینہ اور نہ حسد۔''

نواں سبب:

لوگوں سے ہمدردی کے پیرایہ میں مہربانی اور تصنع کا اظہار کرنا یعنی لوگوں سے کہتا پھرے کہ فلاں شخص کی نافرمانیوں نے مجھے غم میں ڈال رکھا ہے بیچارہ کتنا مسکین ہے۔

دسواں سبب:

تصنع، کھیل کود، بیہودہ گوئی اور ہنسی مذاق میں بدفطرت چغل خور کسی جگہ بیٹھ کر دوسروں کے عیوب بیان کرتا ہے اور لوگوں کو ہنساتا ہے جس سے اسے راحت محسوس ہوتی ہے اور وہ بیہودہ گوئی میں زیادہ سے زیادہ جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، نکتہ چینی کرنے اور خود پسندی میں بڑھتا جاتا ہے۔۔۔۔۔ ان تمام باتوں پر رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث صادق آتی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

---

❶ رواه ابن ماجه برقم ٤٢١٦ اور دیکھیے صحيح ابن ماجه ٢/ ٤١١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے ادھر ادھر کی باتیں کرتا ہے اور ان باتوں میں جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ [1]

گیارھواں سبب:

اگر اس سے کوئی برا کام منسوب کیا جائے تو وہ اس سے بیزاری کا اظہار کرے اور کہے کہ اس کو فلاں نے کیا ہے اور ملامت اور کوتاہی کو دوسروں پر تھوپنے کی کوشش کرے تاکہ وہ عیوب سے بری الذمہ ہو سکے۔

بارھواں سبب:

اس بات کو معلوم کرے کہ دوسرا آدمی اس کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہے یا کسی بڑے آدمی کے پاس اس کی تنقیص بیان کرنا چاہتا ہے یا اس کو دوستوں اور ۔۔۔۔۔۔ بادشاہ کے پاس بیان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اس سے پہلے ہی بڑے آدمی کے پاس پہنچ کر اس کی غیبت کرے تاکہ وہ اس کی نظروں میں گر جائے اور اس کا انصاف بھی جاتا رہے اور اس کی مروت ختم ہو جائے۔

ساتویں بحث ☆ غیبت کا علاج

غیبت سے بچنے کے دو علاج ہیں:

پہلا علاج:

انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ جس وقت وہ غیبت میں مشغول ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غصے اور ناراضگی کو دعوت دیتا ہے جیسا کہ اس پر سابقہ احادیث اور دوسری احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”بے شک تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے۔۔۔۔ جہاں تک وہ بات پہنچ جاتی ہے اس کو اس کا گمان تک نہیں ہوتا، لیکن اللہ

[1] اخرجہ الترمذی ٤/٥٥٧۔ اور دیکھئے صحیح ترمذی ٢/٢٦٨۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اس بات کے بدلے قیامت کے دن اپنی رضامندی دینے کا وعدہ لکھ لیتا ہے۔۔۔۔اسی طرح ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کر بیٹھتا ہے جس کے برے اجر کا اس کو گمان تک نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے اپنی ناراضگی لکھ لیتا ہے۔''

اس کو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے میں لے کر اس کو دی جائیں گی جس کی عزت کو پامال کرنا اس نے جائز خیال کر رکھا تھا۔ اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے مخالف کی برائیاں اس کو منتقل کی جائیں گی۔ بسا اوقات اگر برائیاں ایک مٹھی بھر بھی بھاری ہو گئیں تو وہ آگ میں داخل ہو جائے گا۔۔۔۔اس سے یہ مطلب بھی حاصل ہوتا ہے کہ ایک نیکی کے چلے جانے سے یا مخالف کی ایک برائی شامل ہونے سے انسان کا حساب کتاب الٹ پلٹ ہو جائے گا اور عذاب کا مستحق ہونے کے لیے نیکیوں کا کم ہو جانا ہی کافی ہے۔ اور ان سب کے باوجود ایک دوسرے سے جھگڑنا۔ مطالبہ کرنا' سوال کرنا اور جواب دینا اور حساب کرنا مزید برآں ہے۔ ولا حولَ ولا قوة الا باللہ ۔

پس جب مسلمان انسان کا غیبت کے بارے میں وارد ہونے والی خبروں پر ایمان ہوگا اور ان میں پوری طرح تدبر کرے گا تو اس کی زبان پر کسی کی غیبت نہیں آ سکتی بلکہ وہ اپنی ذات' اپنے عیوب اور اپنی ہی کوتاہیوں کے بارے میں سوچے گا اور لوگوں کے بارے میں بات چیت کرنے والوں کے عیوب سے ہٹ کر اپنی اصلاح نفس میں مشغول ہو جائے گا۔

اور جس میں عیب موجود ہوں اس کو اس اللہ سے حیا کرنا اور شرمانا چاہیے جس سے کوئی چیز نہیں چھپ سکتی۔ ایسا شخص اپنے عیوب دیکھنے کی بجائے دوسروں کے عیب کیوں دیکھتا ہے بلکہ اس کو اپنے بھائی کے لیے کوئی عذر اور کوئی نہ کوئی راہ نجات تلاش کرنی چاہیے۔

اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس کی عاجزی اس عیب سے اپنے آپ کو صاف رکھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا سبب ہے جیسا کہ ان عیوب سے اپنے آپ کو صاف رکھنے میں وہ عاجز ہے اگر کسی پیدائشی نقص کی مذمت کرتا ہے تو وہ خالق [اللہ تعالیٰ] کی مذمت کے مترادف ہے اور اگر کاریگری میں مذمت کرتا ہے تو وہ کاریگر (اللہ) کی مذمت ہے لہٰذا اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ان تمام عیوب سے اپنے نفس کی اصلاح کرنی چاہیے بس یہی شغل کافی ہے۔

دوسرا علاج:

غیبت پر ابھارنے والے سبب کو دیکھا جائے کیونکہ اگر سبب منقطع ہو جائے گا تو بیماری از خود ختم ہو جائے گی لہٰذا: اگر غیبت کا سبب غضب ہو تو اسے یوں کہنا چاہیے کہ اگر میں اپنے مخالف پر غصہ برقرار رکھوں تو مجھے اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ اس غیبت کی وجہ سے وہ مجھ پر اپنا غصہ وغضب برقرار رکھے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی اور اس کی نہی (روکنے) کو معمولی جانا۔

اگر غیبت کا سبب دوسروں کی موافقت کرنا۔۔۔۔اور ان کی رضا چاہنا ہو تو تجھے جان لینا چاہیے کہ جب تو مخلوق کو راضی کرنے میں اللہ کی ناراضگی مول لے گا تو وہ تجھ پر غضب ناک ہو گا تو تو اپنے لیے یہ کیسے پسند کرے گا کہ اس کی مخلوق کی وجہ سے اپنے مولا کو ناراض کرے، جو تجھے نہ نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان۔ اور اگر تیرا غصہ اللہ کی رضا کی خاطر ہے تو پھر مغضوب علیہ کو بلاضرورت برائی سے یاد نہیں کرنا چاہیے بلکہ تجھے غیبت کرنے والے پر غصہ کرنا چاہیے مگر جب کہ مسلمانوں کو برائی سے ڈرانے کے لیے ہو تو یہ جائز ہے اور اس کا ذکر عنقریب ہونے والا ہے اور جب غیبت کا سبب اپنے آپ کو پاک سمجھنے اور خیانت کی نسبت دوسرے سے کرنا ہو تو تجھے جان لینا چاہیے کہ مخلوق کی ناراضگی مول لینے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا زیادہ سخت اور نقصان دہ ہے اور تو یقیناً غیبت کرنے سے خدا کی ناراضگی کا سامنا کرتا ہے اور تو یہ نہیں جانتا کہ تو لوگوں کی ناراضگی سے بچ سکے گا یا نہیں اور جو لوگوں کو راضی کر کے خدا کو ناراض کرتا ہے اس پر لوگ بھی ناراض ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی۔

اور جب غیبت کا سبب یہ ہوا کہ تو اپنی فضیلت کی زیادتی کی وجہ سے اپنی ذات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاک سمجھے اور اپنے غیر میں عیب نکالے یہاں تک کہ لوگوں کو معلوم کرائے کہ تو انصاف کرر ہا ہے اور جس کی غیبت کرر ہا ہے وہ انصاف نہیں کرر ہا۔

پس تو جان لے کہ مذکورہ بیان کی روشنی میں تو نے اپنی اُس قدر منزلت کو باطل کردیا جو تجھے اللہ کے ہاں حاصل تھی۔ اگر تجھے واقعی فضیلت حاصل تھی اور لوگ تیری فضیلت کے یقینی طور پر معتقد تھے۔

تو اپنی برتری کو کم کرلے گا یا باطل طور پر وہ ختم ہو جائے گی جب کہ انہیں پتہ چلے گا کہ تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے اور ان کی عزتوں پر حملہ کرتا ہے گویا تو نے اللہ کے ہاں یقینی فضیلت کو لوگوں کے ہاں وہمی فضیلت کے بدلے بیچ ڈالا۔ اگر وہ تیری فضیلت کا اعتقاد کریں بھی تو اللہ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آ سکتے کیونکہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ ان کو پھیرتا رہتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ تجھے تمام کاموں کا گہرائی سے مطالعہ کرنا چاہیے اور ظاہری حالات سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔

اگر غیبت کا باعث حسد ہو تو تُو نے اپنے لیے دو عذاب جمع کر لیے کیونکہ تو دنیاوی نعمتوں پر حسد کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا اور وہ اس طرح کہ حاسد غم، فکر اور تنگ دلی میں مبتلا رہتا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ وہ بڑھتے بڑھتے قیامت کے دن بھی عذاب میں مبتلا ہوگا تو گویا حاسد نے دنیا و آخرت کا گھاٹا جمع کر لیا حقیقت میں وہ محسود کا دوست ہے اور اپنا دشمن کیونکہ وہ اپنی نیکیاں محسود کی نیکیوں میں ملاتا رہتا ہے اور اگر حاسد کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو محسود کی برائیاں اٹھاتا ہے...... اس کے باوجود وہ محسود کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتا اور اس کا حسد اس کی برتری کو ختم کرنے کا سبب بنتا ہے۔

اگر غیبت کا باعث واستہزا ہو تو:

حاسد کو جان لینا چاہیے کہ لوگوں سے ٹھٹھہ مذاق کرنا اللہ کے ہاں اس کی رسوائی کا سبب بنے گا اور مخلوق کے ہاں بھی رسوا ہوگا اور یہ واقعی گھاٹا اور نقصان ہے۔

اگر غیبت کرنے والا لوگوں پر مہربانیاں حاصل کرنے کا خواہش مند ہو تو:

یہ بری خواہش ہے کیونکہ اس نے کسی پر مہربانی کرنے کے لیے حرام کردہ عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[غیبت] کو اختیار کیا ہے اگر وہ سچا خیر خواہ ہے تو صحیح طریقہ سے اس کی خیر خواہی کرے' صحیح بات کی اس کو توجہ دلائے اور صحیح کام کی طرف اس کی رہنمائی کرے۔

اگر غیبت کا سبب ہنسی اور تعجب کی وجہ سے ہو تو اسے اپنے آپ پر تعجب کرنا چاہیے کہ وہ دوسروں کی وجہ سے خود کو ہلاک کر رہا ہے اور کسی دوسرے کے دین و دنیا کے کمال کی وجہ سے اپنے دین کو گھٹا رہا ہے اور دنیا کی سزا سے بھی بچ سکتا اور یہ بھی ڈر ہے کہ اللہ اس کا پردہ فاش کر دے اور آخرت سے پہلے دنیا میں ہی اسے ذلیل و رسوا کر دے جس طرح کہ تعجب کی وجہ سے اس نے اپنے بھائی کے پردے کو چاک کیا ہے۔

جب عقل مند انسان غیبت کے اسباب اور اس کے علاج پر توجہ دیتے ہوئے مذکور دواء کو استعمال کرے گا تو ان شاء اللہ غیبت کے نقصان سے بچ جائے گا اور ساتھ یہ بھی نسخہ استعمال کرے کہ دوسرے کے عیوب میں مشغول ہونے کی بجائے اپنے عیبوں میں مشغول ہو اور اپنی زبان کو ہر قسم کی خرافات سے بچائے تاکہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے سرفراز ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اسماء حسنیٰ اور اعلیٰ صفات کی برکت سے ان لوگوں میں شامل کر دے جو حق بات کہتے ہوں اور عمل میں لوگوں سے سبقت لے جانے والے ہوں [جیسا کہ ہمارے رب کی مرضی ومنشا ہو] بے شک وہ تمام مسئولین [جن سے طلب کیا جاتا ہے] سے زیادہ سخی ہے۔

آٹھویں بحث ☆ غیبت سے توبہ کا طریقہ

مسلمان کی جو غیبت کرے اس کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اس عادت کو ترک کر دے اور اس سے معافی طلب کرے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ غیبت سے فتنہ برپا نہ ہو۔

لیکن اگر غیبت مخالفت' کسی برائی یا فتنہ کا سبب بنے تو غیبت کرنے والا اپنی بیان کی ہوئی غیبت کو اچھے پیرائے میں بیان کرے اور جن مجلسوں میں کسی کی برائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کی تھی انہی مجلسوں میں اس کی بھلائی بیان کرے اور پوری طاقت اور کوشش سے غیبت کا رد کرے تو یہ سب باتیں ان کا بدل ہو جائیں گی [انشاء اللہ] اور اس کے ساتھ توبہ کی باقی شروط بھی مدنظر رکھنی چاہئیں۔

نویں بحث ☆ کون سی غیبت جائز ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔:

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ○﴾ [النساء: ۱۴۸]

"اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔"

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قالت: قالت هند ام معاوية لرسول الله ﷺ: (ان ابا سفيان رجل شحيح فهل على جناح ان اخذ من ماله سرا؟) قال: خُذِیْ أَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ)).

[بخاری ۳/۳۶۔ و البخاری مع الفتح ۴/۴۰۵]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام معاویہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال سے خفیہ طور پر کچھ لے لوں تو مجھے گناہ تو نہیں ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے جس قدر کفالت کرتا ہو اپنے اور اپنے بیٹوں کے لیے محتاط طریقے سے لیا کر۔"

((فقال: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ: فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِيْنِي قَالَتْ: (فلما حللت ذكرت له أن معاوية بن ابی سفيان وابا جهم خطباني: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أَمَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أبو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه وأمّا معاويه فصعلوك لا مال له، أنكحي أسامة بن زيد فكرهته ثم قال: انكحيى أسامه فنكحته فجعل الله فيه خيرا واغتبطت)). [مسلم ۲/۱۱۱٤]

''حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ عمرو بن حفصؓ کے باپ نے اسے طلاق دے دی چونکہ وہ غائب تھا اس لیے اس نے اپنے وکیل کو کچھ دے کر بھیجا تو ناراض ہوگئی تو اس نے کہا بخدا تیرا ہم پر کوئی حق نہیں ہے تو وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر ذکر کرنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ذمہ واقعی تیرا کوئی نفقہ نہیں ہے ـــــــ تو اسے ام شریک کے گھر عدت گزارنے کے لیے کہا پھر فرمایا کہ وہ عورت ایک صحابیؓ کے نکاح میں ہے لہٰذا تو ابن کلثومؓ کے گھر عدت گزار لے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے اور تو اپنے کپڑے بھی اتار لیا کرے گی اور جب تو عدت پوری کر لے تو مجھے اطلاع دینا۔ اس نے کہا جب میں عدت سے فارغ ہوگئی تو میں نے عرض کیا کہ معاویہ بن ابوسفیانؓ اور ابوجہم دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرمانے لگے ابوجہم اپنے کندھے پر ہمیشہ لاٹھی رکھتا ہے (بہت سخت ہے) اور معاویہ بالکل مفلس آدمی ہے اس کے پاس مال بالکل نہیں ہے لہٰذا تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔ میں نے پسند کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔ میں نے اس سے نکاح کر لیا تو اللہ نے اس میں بہت بہتری فرمائی اور میں رشک کی جانے لگی۔''

((وعن عروة ابن الزبير عن عائشة رضی اللہ عنہا اخبرته قالت: استاذن رجل على رسول الله ﷺ فقال: إئذنوا له، بئس أخوا العشيرة أو ابن العشيرة فلما دخل الآن له الكلام قلت: يارسول الله، قلت الذى قلت ثم النت له الكلام: يارسول الله، قلت الذى قالت ثم النت له الكلام قال: اى عائشة انّ شرّ النّاس من تركه النّاس۔ أو ودعه النّاس۔ اتقاء فحشه)). [صحيح البخارى ۸٦/۷، صحيح مسلم ٤ ۲۰۰۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقال النبیی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَایقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ وَمَا لَا یُرَادُ بِہِ شَیْنَ الرَّجُلِ))[صحیح البخاری ۷/۸۵ والفتح ۱۰/۴٦۸]

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خبر دی کہ ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو اجازت دے دو [خاندان کا برا بھائی ہے یا برا بیٹا ہے] لیکن جب وہ آ گیا تو آپ نے اس سے نرم گفتگو فرمائی۔ [جب وہ چلا گیا تو] میں نے عرض کی' اے اللہ کے رسولؐ! پہلے آپ یوں فرما رہے تھے لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو نرم لہجے میں فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تمام لوگوں سے بُرا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اس کی فحش کلامی کی وجہ سے کنارہ کشی کر لیں۔''

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں باب باندھا ہے کہ لوگوں کی صفات ذکر کرنا [عدم موجودگی میں] جائز ہے جیسا کہ طویل [لمبا] قصیر [چھوٹا] اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ''ذوالیدین'' اور اس سے آپؐ آدمی کی تنقیص مراد نہیں لیتے تھے۔

امام نووی نے فرمایا ہے کہ ''شرعی غرض کی بنا پر چھ اسباب سے غیبت جائز ہے''۔

① **التظلم** [کسی کا ظلم بیان کرنا] مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ بادشاہ اور قاضی کے سامنے ظالم کی عدم موجودگی میں اس کا ظلم بیان کرتے ہوئے کہے کہ ''فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور ''فلاں نے میرے ساتھ یوں کیا ہے''۔

② **الاستعانۃ** [برائی کو بدلنے اور نافرمان کو روکنے کے لیے معاونت چاہنا] صاحب قدرت کے سامنے یوں کہنا کہ فلاں آدمی ایسے ویسے کام کرتا ہے اس کو منع فرمایئے۔

③ [فتویٰ پوچھنے کے لیے] کہ آدمی مفتی سے یوں کہے کہ فلاں نے یا میرے باپ نے' یا میرے بھائی نے مجھ پر ظلم کیا ہے تو اس کا کیا حل ہے؟ اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے اور اس کا ظلم مجھ سے کس طرح دور ہو سکتا ہے تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب باتیں ضرورت کے پیش نظر جائز ہیں۔اور سب سے بہتر یہ ہے کہ بغیر تعیین کے کہے کہ ''کوئی آدمی' کوئی خاوند' کوئی والد' کوئی بیٹا وغیرہ۔لیکن تعیین بھی جائز ہے جیسا کہ ''ہند'' کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ ''ابوسفیانؓ ایک کنجوس آدمی ہے۔

④ [مسلمانوں کو برائی سے ڈرانے کے لیے] اور اس کی چند وجوہات ہیں:

- راویوں' گواہوں اور مصنفین کی جرح وتنقید اور یہ بالاتفاق جائز ہے بلکہ شریعت کو بچانے کے لیے واجب ہے۔
- مشورہ کرتے وقت کسی کا عیب ظاہر کرنا۔
- اور اسی طرح جب آپ دیکھیں کہ کوئی عیب والی چیز خرید رہا ہے یا کوئی غلام خرید رہا ہے جو چور اور شرابی ہے تو خریدار کی خیر خواہی کے لیے ان عیوب کی وضاحت جائز ہے لیکن تکلیف دینے اور فساد برپا کرنے کیلئے نہیں۔
- اور جب آپ دیکھیں کہ کوئی سمجھ حاصل کرنیوالا کسی فاسق یا بدعتی سے علم حاصل کرنے کے بارے میں تردد میں پڑا ہوا ہے اور آپ اس کے نقصان سے ڈر کر اس کی وضاحت کریں لیکن آپ کے دل میں صرف خیر خواہی مقصود ہو۔
- اور یہ بھی ہے کہ اگر کوئی فسق اور نااہلی کی بنا پر کسی ذمہ داری کا مستحق نہ ہو تو ذمہ دار شخص سے اس کا ذکر کر دینا چاہیے تاکہ وہ اس سے آگاہ ہو کر دھوکہ نہ کھائے اور چاہیے کہ استقامت کو لازم پکڑے۔

⑤ [کسی کے گناہ اور بدعت کو ظاہر کرنا ہو] تو اس کے لیے بھی غیبت کرنا جائز ہے۔

⑥ [تعریف کرنا] اگر کوئی کسی لقب سے مشہور ہے تو اس کو اس طرح ذکر کرنا جائز ہے جیسا کہ لنگڑا' چھوٹے قد والا' اندھا' ہاتھ کٹا ہوا وغیرہ لیکن اس کی تنقیص کی غرض سے یوں پکارنا جائز نہیں۔اگر ان صفات کے علاوہ اس کا ذکر کیا جا سکتا ہو تو وہ زیادہ بہتر ہے۔[واللہ اعلم]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اہل فساد اور اہل شرک کی غیبت جائز ہے اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ کسی کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برائی اور فسق کو ظاہر کرنے والا مذموم غیبت کا مرتکب نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا' علماء نے کہا ہے کہ ہر صحیح شرعی غرض سے غیبت جائز ہے جیسا کہ ظلم بیان کرنا۔ کسی بُرائی کو بدلنے کے لیے مدد حاصل کرنا' فتوے پوچھنا' فیصلہ کرانا' برائی سے ڈرانا' اور گواہوں اور راویوں کی جرح بھی اس میں شامل ہے۔ کسی ذمہ دار سے اس کے ماتحتوں کی حالت بیان کرنا۔ مشورہ کا جواب دینا۔ [نکاح یا کسی ضروری کام میں] کسی بدعتی سے سمجھ بوجھ حاصل کرنیوالے کی رہنمائی کرنا اور ان چھ امور کو کسی نے شعر میں جمع کر دیا ہے جس کا ترجمہ یوں ہے:

چھ باتوں کی تشریح غیبت میں شامل نہیں ہے ظلم بیان کرنے والا' کسی کو لقب سے بلانے والا' برائی سے ڈرانے والا' کسی کے فسق کو ظاہر کرنے والا' فتویٰ پوچھنے والا اور کسی برائی کو ختم کرنے کے لیے مدد مانگنے والا۔

دوسری فصل ☆ نمیمت [چغل خوری]:

پہلی بحث ☆ چغل خوری کی تعریف

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کرتے ہوئے کہا ہے جس کا مختصر یہ ہے: اصل میں نمیمت یہ ہے کہ کہنے والے کی بات کو ہو بہو نقل کیا جائے۔ بلکہ اس کو ضبط کرنے والا ظاہر کرے کہ جیسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ جس کے بارے میں بات نقل کی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے یا جس کی طرف بات نقل کی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے۔ اور چاہے نقل کی جانے والی چیز بات ہو یا کام ہو اور چاہے کوئی عیب ہو یا نہ ہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی اپنا مال چھپا رہا ہے اور کسی نے اس بات کو ظاہر کر دیا تو یہ بھی چغل خوری ہے۔ امام نوویؒ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا جس کے الفاظ کا ترجمہ اس طرح ہے ''جنت میں نمام (چغل خور) داخل نہیں ہوگا۔'' جبکہ دوسری روایت کے الفاظ میں ''قتات'' ہے یعنی جنت میں قتات داخل نہیں ہوگا اور قتات نمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے۔ پھر جوہری وغیرہ نے کہا ہے نَمَّ الْحَدِيْثَ يَنِمُّهُ وَيَنُمُّهُ نَمًّا۔ [نون کی زیر اور پیش کے ساتھ]وَالرَّجُلُ نَمَّامٌ۔ وَقَتَّهُ يَقُتُّهُ قَتًّا قاف کی پیش کے ساتھ ہے۔علماء نے فرمایا ہے کہ چغل خوری یہ ہے کہ لوگوں کی بات چیت کو ان کے درمیان فساد برپا کرنے کے لیے نقل کیا جائے۔

اور ''نم'' یہ ہے کہ بات کو ظاہر کرنا۔اور اصل میں نمیمت اشارہ سے اور آہستہ [پست آواز] بات کرنے کو کہتے ہیں۔

اور امام بخاریؒ نے ایک باب قائم کیا ہے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ ''کونسی چغل خوری مکروہ ہے۔'' پھر امام ابن حجرؒ نے فرمایا ہے گویا کہ امام بخاریؒ نے اس ترجمہ باب سے واضح کیا ہے کہ کچھ باتیں فساد برپا کرنے کے لیے نقل کرنی بھی جائز ہیں جب کہ [مقول فیہ] کافر ہو جیسا کہ کفار کے علاقے میں جاسوسی کرنا اور وہ باتیں کرنا جو انہیں نقصان پہنچائیں۔

دوسری بحث ☆ چغل خوری کا حکم

چغل خوری مسلمانوں کے ہاں بالاتفاق حرام ہے اور کتاب وسنت اور اجماع امت کے واضح دلائل اس کی حرمت کو ظاہر کر رہے ہیں۔

تیسری بحث ☆ چغل خوری میں مبتلا ہونے سے ڈرانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝﴾

''طعنے دیتا ہے' چغلیاں کھاتا پھرتا ہے' بھلائی سے روکتا ہے ظلم وزیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے۔'' [القلم: ۱۱-۱۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝﴾ [الہمزۃ: ۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو [منہ در منہ] لوگوں پر طعن اور [پیٹھ پیچھے] برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔''

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سمعت النبی ﷺ يقول: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) ❶

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔''

اور ''قتات'' نمام ہی ہے اور ابی وائل رضی اللہ عنہ کی روایت جو امام مسلم کے ہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں یوں واقع ہے کہا گیا ہے کہ قتات اور نمام میں فرق یہ ہے کہ نمام وہ ہے جو خود حاضر ہو اور قصے کو نقل کرے۔ اور قتات وہ ہے کہ جس کو بات کی اصل حقیقت کا علم نہ ہو اور اس کو آگے بیان کردے۔

((وَقَالَ حُذَيْفَةُ سمعت النبی ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)).

[فتح الباری ۱۰/۴۷۳]

قال الحافظ ابن حجر: قوله: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ایی فی اول وهلة كما فی نظائره. [مسلم ۱/۱۰۱]

''اور حذیفہ نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یوں کہتے ہوئے بھی سنا ہے رسول کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ جنت میں ''نمام'' داخل نہیں ہوگا۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ نمام پہلے مرحلہ میں جنت میں داخل نہیں ہوگا جیسا کہ دوسری مثالوں سے ثابت ہے۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اہل السنتہ والجماعۃ کا مذہب ہے کیونکہ وہ نافرمانیوں کی بنا پر کسی کو کافر نہیں کہتے جب تک کہ مرتکب معاصی کو جائز خیال نہ کرتا ہو۔۔۔۔۔۔ مگر یہ کہ اس کی کوئی خاص دلیل ہو۔''

❶ البخاری ۷/۷۶ و مسلم ۱/۱۰۱. اور دیکھئے اللؤلؤ والمرجان ۱/۲۰ و فتح الباری ۱۰/۴۷۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰه عنه قال: ان محمدًا ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ ما العضه؟ هی النميمة القالة بين الناس وان محمدا ﷺ قال: اِنَّ الرَّجُلَ یُصَدِّقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا)). [الفتح ۱۰/۴۷۳]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کرتے ہوئے کہا' بیشک حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے میں تمہیں خبر نہ دوں کہ ''غصہ'' کیا ہے۔''

''هِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ'' [لوگوں میں ایک دوسرے کے عیب پھیلانا] اور بے شک حضرت محمد ﷺ نے فرمایا' یقیناً آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک صدیق [بہت سچ بولنے والا] لکھا جاتا ہے اور [اگر] جھوٹ بولتا رہے تو کذاب [بہت جھوٹے بولنے والا] لکھا جاتا ہے۔

اور ابن عبدالبرؒ نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے بیان کیا ہے کہ چغل خور اور کذاب ایک گھنٹے میں اتنا فساد برپا کردیتا ہے کہ جادوگر ایک سال میں اتنا فساد برپا نہیں کرسکتا اور چغلی جادو کی ایک قسم ہے کیونکہ یہ لوگوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے' محبت کرنیوالوں کے دلوں کو بدلنے اور برائیوں کے پھیلانے میں جادو سے ملتی جلتی ہے۔''

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قبريهما قال: یُعَذِّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیْرَةٍ' وَاِنَّهُ لَکَبِیْرٌ: کَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ' وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ' ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ فَکَسَرَهَا بِکَسْرَتَیْنِ۔ اَوْ اثْنَتَیْنِ۔ فَجَعَلَ کَسْرَةً فِیْ قَبْرِ هٰذَا' وَکَسْرَةً فِیْ قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا)). ❶

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی کسی گلی میں سے گزرے تو نبی کریم ﷺ نے دو انسانوں کی آواز سنی جو اپنی قبروں میں عذاب دیے جارہے تھے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کسی

❶ البخاری ۷/۷۸ و فتح الباری ۱۰/۴۷۲ والترمذی ۱/۱۰۲ و ابوداؤد ۱/۴.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیے جا رہے۔ ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی منگوائی اور اس کو دو حصوں میں چیر دیا۔ ایک کو اس قبر میں گاڑ دیا اور ایک کو اس قبر میں گاڑ دیا اور فرمایا اُمید ہے کہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی' جب تک یہ خشک نہ ہوں گی۔''

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں عذاب دیے جا رہے ہیں لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیے جا رہے۔ یہ پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور یہ چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز شاخ منگوائی اور اس کو دو حصوں میں پھاڑ دیا۔ ایک کو اس میں گاڑ دیا اور ایک کو اس میں ڈال دیا پھر فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی' ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ [بخاری۔ ۸۵۔ فتح الباری ۱/ ۴۶۹]

چوتھی بحث ☆ جس سے چغلی کی جائے اسے کیا کرنا چاہیے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس سے چغلی کی جائے یا جس کو کہا جائے کہ فلاں تیرے بارے میں یوں کہتا ہے یا یوں کرتا ہے تو اس کے لیے چھ امور کی پابندی لازمی ہے۔

1. اس کی تصدیق بالکل نہ کرے کیونکہ چغلخور فاسق (گناہ گار) ہوتا ہے۔
2. اس کو ایسا کرنے سے منع کر دے اور اس کو نصیحت کرے اور اس کے کام کو برا سمجھے۔
3. اللہ کی رضا کے لیے اس سے نفرت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتا ہے اور جس سے اللہ نفرت کرے اس سے نفرت کرنا واجب (ضروری) ہے۔
4. اپنے غائب بھائی کے لیے برائی کا خیال تک نہ کرے۔
5. اس کی بیان کردہ بات کو تجسس اور غور کرنے کے لیے اہمیت ہی نہ دے۔
6. جس سے چغل خور روکے اس کو پسند نہ کرے اور نہ ہی اس کی چغلی کو آگے بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے یوں کہے کہ فلاں یوں کہتا تھا کیونکہ ایسا کرنے سے وہ بھی چغلخور بن جائے گا اور منع کی ہوئی بات کرنے کا مرتکب ہو جائے گا۔

پانچویں بحث ☆ دو چہروں والا آدمی

((وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ قال: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) [1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگوں سے برا دو چہروں والا آدمی ہے [ان کے پاس علیحدہ روپ میں آتا ہے اور اُن کے پاس علیحدہ روپ میں]

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ چغل خور کی کامل صورت ہے اور دو چہروں والا تمام لوگوں سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس کا حال منافق جیسا ہے کیونکہ وہ لوگوں میں فساد برپا کرنے کی غرض سے جھوٹ اور ناحق باتوں میں مشغول رہتا ہے اور فساد برپا کرنے کی غرض سے ہر ایک کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دونوں کے سامنے اپنے آپ کو ان کا ساتھی ظاہر کرتا ہے اور ان کے مخالفوں کا مخالف بن جاتا ہے اور یہ نفاق کا عمل ہے اور دھوکے، جھوٹ اور دونوں گروہوں کے بھید معلوم کرنے کا بہانہ ہے اور حرام کردہ مداہنت ہے۔ لیکن اگر لوگوں کی اصلاح اور خیر خواہی مقصود ہو تو یہ محمود عمل ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک گروہ سے ایسا کلام پیش کرے جس میں دوسرے گروہ کی خیر خواہی کا پہلو نکلتا ہو اور ہر ایک کی طرف سے دوسرے سے معذرت پیش کرے اور ممکن حد تک اپنے کلام کو خوبصورت بنائے اور کلام کی بدنمائی کو چھپائے لیکن مذموم طریقے اس کے برعکس ہیں۔“

((وعن عمار رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ: ومن كان له وجهان

---

[1] البخاری مع الفتح ۱۳/ ۱۷۰ و ۶/ ۵۲۶ و ۱۰/ ۴۷۴ و مسلم ۴/ ۲۵۱۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانَ مِنْ نَارٍ)). [ابو داؤد ٤/ ٢٦٨]

''حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو دنیا میں دو چہروں والا ہوگا قیامت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔''

چھٹی بحث ☆ چغل خوری میں مبتلا ہونے کے محرک اسباب

اس میں شک نہیں کہ چغل خوری میں مبتلا ہونے کے طریقے وہی ہیں جو غیبت میں مبتلا ہونے کے تھے اور وہ پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

مزید برآں درج ذیل ہیں:

کسی کو ناپسند کرنا' جس سے چغلی کی جاتی ہے اس کے ہاں تقرب حاصل کرنا' آگ بھڑکانے کا شوق' فتنے برپا کرنا' اجتماعات [جماعتوں] میں انتشار پیدا کرنا اور لوگوں کے دلوں میں نفرت کا بیج بونا۔

ساتویں بحث ☆ چغل خوری کا علاج

چغل خوری کا علاج وہی ہے جو غیبت سے بچنے کا علاج ہے گزشتہ صفحات کی طرف رجوع کریں۔

آٹھویں بحث ☆ کون سی چغل خوری جائز ہے؟

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر کوئی معقول ضرورت ہو تو جائز ہے جیسا کہ کوئی کسی کو خبر دے کہ ایک آدمی اس کو اس کے اہل کو اور اس کے مال کو لوٹنا چاہتا ہے ۔۔۔۔ یا پیشوا اور ذمہ دار آدمی یہ بتائے کہ ایک انسان اس طرح سے فتنہ وفساد برپا کرنا چاہتا ہے اور ذمہ دار شخص پر ایسی صورت سے آگاہ کرنا اور اس کا ازالہ کرنا (دونوں) واجب ہیں۔ یہ سب کچھ اور اس کی دوسری صورتیں حرام نہیں ہیں۔ بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض واجب ہیں اور بعض مستحب ہیں موقع ومحل کے لحاظ سے۔[واللہ اعلم]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور یہ باب ہے اس شخص کا جو اپنے ساتھی کو خبر دے کہ تیرے متعلق یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ پھر اس کی سند کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک چلایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تقسیم فرمایا تو انصار کے ایک آدمی نے کہہ دیا بخدا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس تقسیم سے اللہ کی رضا حاصل کرنا مقصود نہیں۔ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی تو آپ کا چہرہ (غصے سے) بگڑ گیا اور فرمایا' اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ اس سے بھی زیادہ تکلیف دیئے گئے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر فرمایا۔

اور مذموم چغلی یہ ہے کہ فساد برپا کرنے کے ارادے سے خبریں پھیلائی جائیں۔۔۔ لیکن خیر خواہی کے ارادے سے سچ واضح کرنے اور تکلیف دور کرنے کے لیے نمیمت کے عمل کا کوئی حرج نہیں بہت کم لوگ ہیں جو ان دونوں صورتوں میں امتیاز کر سکیں۔ لہٰذا سلامتی اسی میں ہے کہ آدمی اس بات سے ڈرے کہ میں صرف جائز صورت پر اکتفا نہیں کر سکوں گا اور جو جائز نہیں اس سے رک نہیں سکوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب:

اللہ تعالیٰ پر نا معلوم باتیں کہنا

پہلی فصل ☆ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ:

پہلی بحث ☆ جھوٹ کی تعریف

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اہل السنۃ کے مذہب کے مطابق جھوٹ یہ ہے کہ ''کسی چیز کی خلاف واقعہ خبر دینا' چاہے قصداً ہو یا نادانی میں' لیکن نادانی کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا' گناہ صرف قصداً صورت میں ہوگا۔''

دوسری تعریف یہ ہے کہ جھوٹ کسی چیز کی خلاف واقعہ خبر دینا ہے چاہے عمداً ہو یا بھول کر۔

دوسری بحث ☆ اللہ اور رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے سے متعلق تنبیہات

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنا بہت سخت اور سب سے بڑا گناہ ہے اور جس نے ان کے سوا کسی پر جھوٹ بولا ہو اس سے بہت برا ہے عمل کے لحاظ سے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [الانعام: ۱۴۴]

''پھر اس شخص سے بڑھ کو ظالم کون ہوگا جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کہے تا کہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط رہنمائی کرے' یقیناً اللہ ایسے لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ﴾ [الانعام : ۱۵۰]

''اور ہرگز ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور جو آخرت کے منکر ہیں۔ اور جو دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں۔''

اور اللہ عزوجل فرمایا ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [الصف : ۲۔۳]

''اے ایمان والو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو نہیں کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو ایسی بات جو کرتے نہیں۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [الانعام : ۲۱]

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے یقیناً ایسے ظالم فلاح نہیں پا سکتے۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ﴾[الانعام : ۱۵۷]

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انہیں اس روگردانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے۔''

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ﴾ [يونس : ٦٩]

''کہہ دیں جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔''

اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ﴾ ○ [النحل : ١٠٥]

''بلکہ جھوٹ وہ لوگ گھڑ رہے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○﴾ [النحل : ١١٦]

''اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمُ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○﴾ [الانعام : ٩٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے یا کہے مجھ پر وحی آئی ہے۔ دراں حالیکہ اس پر کوئی وحی نازل نہ کی گئی ہو یا جو اللہ کی نازل کردہ چیز کے مقابلہ میں کہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کر کے دکھا دوں گا۔ کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ لاؤ نکالو اپنی جان۔ آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق بکا کرتے تھے اور اس کی آیات کے مقابلہ میں سرکشی دکھاتے تھے۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [الاعراف: ۳۳]

''اے نبیؐ! ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں یعنی بے شرمی کے کام ۔۔۔خواہ وہ کھلے ہوں یا چھپے۔۔۔۔۔اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لئے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو [کہ وہ حقیقت میں اسی نے فرمائی ہے۔''] [1]

((وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: قال البنی صلی اللّٰہ علیه وسلم لَا تَكْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَلِجِ النَّارَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ نہ بولو' کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اسے آگ میں داخل ہونا پڑے گا۔''

---

[1] البخاری ۱/۳۵' الفتح ۱/۱۹۹ و مسلم ۱/۹' اللؤلؤ والمرجان ۱/۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عن رسول الله ﷺ كم يحدث فلان و فلان قال: أما إني لم أفارقه ولكن سمعته يقول: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❶

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ فلاں فلاں روایت کرتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں نبی کریم ﷺ سے جدا نہ رہتا تھا لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔''

((قَالَ اَنَسٌ: انه ليمنعني ان احدثكم حديثًا كَثِيرًا ان النبي ﷺ قال: مَن تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِباً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❷

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے سامنے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے' جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا' اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنانا چاہیے۔''

((وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي وَمَنْ اِتى في المنام فقد رآني' فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❸

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے دیکھ لیا

---

❶ البخاری ۱/ ۳۵' الفتح ۱/ ۲۰۰۔

❷ البخاری ۱/ ۳۵' الفتح ۱/ ۲۰۱' مسلم ۱/ ۱۰' اللؤلؤ والمرجان ۱/ ۱

❸ البخاری ۱/ ۳۶' الفتح ۱/ ۲۰۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

((وعن سلمة بن الاكوع: قال سمعت النبی ﷺ يقول: مَن يَّقُلُ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) [1]

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔۔۔۔۔اور مسلم شریف میں ہے کہ جس نے میرے متعلق کوئی ایسی بات کہہ دی جس میں اس نے جھوٹ بولا ہو تو وہ دو جھوٹوں [جھوٹ مدعیان نبوت] میں سے ایک ہے۔''

((و فی مسلم ''من حدث عنی بحديث يرى انه كذب فهو أحد الكاذبين)) [2]

''اور صحیح مسلم میں ہے کہ جو مجھ سے وہ حدیث بیان کریں کہ وہ جھوٹ ہو دیکھا جائیں وہ جھوٹ پس وہ آدمی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا آدمی ہے۔

((وعن المغيرة بن شعبة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: اِنَّ كَذِبَ عَلَيَّ لَيسَ كَكِذِبٍ عَلَى اَحَدٍ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) [3]

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے ہوئے سنا مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے لہٰذا جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

---

1. البخاری ۱۰۹، الفتح ۱/۲۰۱
2. مقدمہ مسلم ۱/۹ و شرح النووی ۱/۶۵۔
3. مقدمہ مسلم مقدمہ ۱/۱۱ و مسلم مع شرح النووی ۱/۶۵ و البخاری ۸/۱۸۱ والموضوعات ۔۔۔ ۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وعن واثلة بن الاسقع رضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم انَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَىٰ أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، اور یری عینه مَا لَمْ تَرَ، او یقول علی رسول اللّٰہ ﷺ ما لم یقل)) ❶

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرے اور اپنی آنکھوں کو وہ کچھ دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھا ہو [جھوٹے خواب بیان کرے] اور رسول اکرم ﷺ کی طرف سے وہ کچھ کہے جو نبی کریم ﷺ نے نہ کہا ہو۔''

((وعن ابی هریرة (رضی اللّٰہ عنه) قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو یہی جھوٹ کافی ہے کہ ہر سنی بات آگے بیان کردے۔''

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قال: (مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً)) ❸

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، تو لوگوں سے اگر ایسی بات کہے گا جو ان کی سمجھ سے بالاتر ہو تو وہ بعض آدمیوں کے لیے فتنہ بن جائے گی۔''

((وقال عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه: (بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)۔)) ❹

---

❶ البخاری مع الفتح ۶/ ۵۴۰۔

❷ مقدمة مسلم ۱/ ۱۰ و مسلم مع شرح النووی ۱/ ۶۵۔

❸ مقدمة مسلم ۱/ ۱۰ و مسلم مع شرح النووی ۱/ ۷۶۔

❹ مقدمة مسلم ۱/ ۱۱ و مسلم مع شرح النووی ۱/ ۶۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آدمی کو اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔''

((قَالَ ابنُ وَهبٍ: (قال لی مالك: اعلم انه لیس یسلم رجل حدّث بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ وَلَا یَكُوْنُ إِمَّامَا ابدًا وَهُوَ یُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)) ❶

''ابن وہب نے کہا مجھے مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ آدمی (برائی سے) نہیں بچ سکتا جو ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے اور ایسا آدمی پیشوا بھی نہیں بن سکتا۔''

((وقال عبدالرحمٰن بن مهدی: (لا یكون الرجل اماما یقتدی به حتی یمسك عن بعض ما سمع)) ❷

''عبدالرحمٰن مہدی سے روایت ہے کہ آدمی اقتداء کے قابل امام تبھی ہو سکتا ہے جب وہ بعض سنی ہوئی باتوں کو بیان کرنے سے رک جائے۔''

تیسری بحث ☆ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کا حکم اور اسکی سزا

عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی نسبت رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ بولنے والا سزا کے لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور آپ پر جھوٹ بولنے کا حکم اور اس کی وعید دھیان میں رہے۔

① نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے کی تحریمی عظمت:

اور یہ بہت بڑی بے حیائی اور انتہائی ہلاکت ہے مگر جب تک اس کو حلال نہ سمجھے انسان کافر نہیں ہو سکتا اور یہ جمہور کا مذہب ہے۔

---

❶ مقدمة مسلم ۱/۱۱ و مسلم مع شرح النووی ۱/۶۵۔

❷ مقدمة مسلم ۱/۱۱ و مسلم مع شرح النووی ۱/۶۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② دوسری رائے یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قصداً جھوٹ بولنے سے بعض اہل علم کے ہاں انسان کافر ہو جاتا ہے اور یہ رائے شیخ ابومحمد الجوینی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے لیکن اس کے بیٹے (امام الحرمین) اور ان کے بعد والے اہل علم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن المنیر اسی مسلک کو اختیار کرنے کی طرف مائل ہوئے ہیں اور انہوں نے اس کی یوں توجیہہ کی ہے کہ:

آپ پر جھوٹ بولنا حرام کو حلال سمجھنے کے ضمن میں آتا ہے یعنی اس کو حلال خیال کرنے سے حرام لازم آتا ہے۔ یا اس کو حلال سمجھنے پر محمول کرنا اور حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور کفر پر آمادہ کرنا بھی کفر ہی ہوتا ہے۔

اور امام الحرمین نے اپنے باپ کی رائے کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ بہت بڑی جھوٹی بات ہے اور امام نووی اور امام ابن حجر نے جمہور کے مذہب کو ترجیح دی ہے یعنی جب تک نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے کو حلال (جائز) نہ سمجھا جائے' انسان کافر نہیں ہوتا۔

③ امام ابن حجر نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے اور عام آدمی پر جھوٹ بولنا صغیرہ گناہ ہے لہٰذا ان دونوں کا حکم جدا جدا ہے۔ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے یا کسی اور پر جھوٹ بولنے سے وعید کا مستحق ہونا لازم نہیں آتا کہ ان دونوں کا بیک وقت اقراری ہو اور دیر تک اس پر قائم رہے۔

رسول کریم ﷺ کا فرمان فَلْيَتَبَوَّأْ اس کے آگ میں دیر تک رہنے پر دلالت کرتا ہے بلکہ اس کا ظاہری معنی یہ ہے کہ وہ اس سے نکل نہیں سکے گا کیونکہ اس کی اس کے سوا کوئی اور منزل ہی نہیں کیونکہ قطعی دلائل اس بات پر شاہد ہیں کہ آگ میں ابدی خلود کافروں کے لئے خاص ہے اور رسول اکرم ﷺ نے اپنے اوپر جھوٹ بولنے اور اپنے سوا کسی اور پر جھوٹ بولنے میں تفریق کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا کسی عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔

④ بے شک نبی کریم ﷺ پر ایک حدیث میں جھوٹ بولنا فسق ہے تمام روایات اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں وارد ہیں اوران سب کے مقابلے میں احتجاج کرنا باطل ہے۔

⑤ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا اللہ پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ﴾

پس رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مستحق ہے۔

﴿ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴾

''اے نبی کہہ دو کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے۔'' [یونس:٦٩]

دوسری فصل ☆ عام جھوٹ:

پہلی بحث ☆ جھوٹ کا حکم

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کتاب وسنت کی تمام نصوص جھوٹ کے حرام کے بارے میں واضح ہو چکی ہیں اور جھوٹ تمام گناہوں اور بے حیائی کے عیوب میں سے بدترین ہے اور تمام واضح نصوص کی روشنی میں جھوٹ کے حرام ہونے پر امت کا اتفاق ہے۔

پھر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جھوٹ سے نفرت کے لئے [صحت کے لحاظ سے] متفق حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

① جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

② جب وعدہ کرے تو اس کا خلاف (پورا نہ) کرے۔

③ اور جب امانت دیا جائے تو اس میں خیانت کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث ☆ جھوٹ میں مبتلا ہونے کی تنبیہات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ○﴾ [الاسراء: ٣٦]

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔''

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰه عنه (رضی اللّٰه عنه) عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِی إِلَى البر، وان البر يهدی إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا، وَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِی إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِی إِلَى النَّارِ وإِنَّ الرَّجُلَ لَيُكَذِّبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)) ❶

((وفی روایة لمسلم عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِی إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرِّ يَهْدِی إِلَى الْجَنَّةِ۔ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يُصَدِّقُ وَيَتَحَرّٰى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا۔ وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ۔ قال الْكِذْبُ يَهْدِی إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِی إِلَى النَّارِ۔ وما يَزَالُ الرَّجُلُ يُكَذِّبُ ويتحرى الْكِذب حَتّٰى يُكْتَب عنداللّٰهِ كَذَّابًا)) ❷

((وقد بوب البخاری فی صحیحة بترجمة قال فیها: (باب ما یمحق الکذب الکتمان فی البیع) ثم ساق الحدیث الذی رواه حکیم بن حزام رضی اللّٰه عنه عن النبی ﷺ أنه قال:

---

❶ البخاری ٧/٩٥ و مسلم ٤/٢٠١٢ و اللؤلوء والمرجان ٣/١٩٨۔

❷ مسلم ٤/٢٠١٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البیعان بِالخِیَارِ مَالَمْ یَفْتَرِقَا۔ أَوْ قال حَتّٰی یَفْتَرِقَا۔ فَإِن صَدَقَا وَبَیَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِی بَیْعِهِمَا، وَإِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا)) ❶

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' بلا شبہ سچ نیکی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کا رستہ دکھاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے ''صدیق'' لکھا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور برائی آگ کا رستہ دکھائی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھا جاتا ہے۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی ہدایت دیتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے ۔۔۔۔۔ اور جھوٹ سے بچو' کیونکہ جھوٹ برائی کی ہدایت دیتا ہے اور برائی آگ کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی لگاتار جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے [جھوٹ اور بیع کی اشیاء کے عیب کو چھپانا بیع کی برکت کو ختم کر دیتا ہے] پھر اس کی تصدیق کے لئے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث کو بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خریدار اور فروخت کرنے والا دونوں بااختیار ہیں جب تک جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور اپنی اشیاء کے عیب کو واضح کر دیں تو ان کی بیع میں برکت عطا کی جائے گی اور اگر وہ عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کی بیع کی برکت کو ہٹا دیا جائے گا۔''

---

❶ البخاری ۳/ ۱۱ والبخاری مع الفتح ٤/ ۳۱۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قال سمعت النبی ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلذِی يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيُكَذِّبَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔ [1] وفی حديث سمرة بن جندب الطويل الذی فيه رويا البنی صلی اللّٰه عليه وسلم قال فيه: لٰكِنِّی رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِی فَأَخَذَا بِيَدَی فَأَخرَ جَانِی إِلَی الأَرض المقدسة فإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ قال بعض اَصْحَابِنَا عَنْ مُوسٰی: كَلُوبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يَدْخُلُهُ فِی شِدْقِهٖ۔ حَتّٰی يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخرَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ، قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا إِنْطَلِقَ------وفی آخر الحديث قال صلی اللّٰه عليه وسلم: قلت قلت طوفتهانی الليلة فأخبرانی عما رأيت قالا: (نعم) أما الَّذِی رَأَيْتَهُ يَشُقُّ شِدْقَهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فتحمل عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا رَأَيْتَ اِلٰی يَوْمَ الْقِيَامة [2] ---- وفی رواية للبخاری أنه قيل للنبی صلی اللّٰه عليه وسلم: ---- وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِی أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَشُرُ شِر شِدْقَهُ إِلٰی قَفَاهُ، وَمنخره إِلٰی قفاهُ، وَعَيْنِهِ اِلٰی قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلَ يَغْدُ مِنْ بَيْتِهِ فَيُكْذِبُ الْكَذِبَةَ تبلغ الْآفاق۔))

"حضرت بھز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، اس شخص کے لیے بربادی ہے جو بات کرتے وقت لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے اس کے لیے بربادی ہی بربادی (ہلاکت) ہے۔

اور حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں ہے | جس میں نبی

---

1. اخرجه الترمذی ٤/٥٥٧۔ والصحيح الترمذی ٢/٢٦٨۔
2. البخاری ٢/١٠٤ والبخاری مع الفتح ٣/٢٥١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کے خواب کا ذکر ہے] رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے آج رات دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مقدس زمین کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا اور ایک کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک خنجر تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے یہ بھی کہا ہے کہ لوہے کا خنجر تھا جسے اس کی باچھ میں داخل کرتا اور [چیرتا ہوا] اس کی گدی تک لے جاتا پھر دوسری باچھ کے ساتھ اسی طرح کرتا' اتنی دیر میں اس کی پہلی باچھ صحیح ہو جاتی تو پھر اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو وہ دونوں [بولے] آگے چلئے ...... اور حدیث کے آخر میں ہے کہ میں نے کہا' تم دونوں نے آج رات مجھے گھمایا ہے' تو جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے اس کی خبر دو۔ وہ بولے' اچھا! جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کی باچھیں چیری جاتی تھیں یہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا شخص تھا جو جھوٹی باتیں کیا کرتا تھا اور لوگ ان کو دور دراز تک پہنچا دیتے اور اس سے یہ سلوک قیامت تک کیا جائے گا۔''

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا جس آدمی کے پاس نبی مکرم ﷺ آئے اور اس کی باچھیں پھاڑیں جا رہی تھی اور اس کے نتھنے بھی گدی تک پھاڑے جا رہے تھے اور اس کی آنکھیں بھی گدی تک یہ وہ آدمی تھا جو صبح کو گھر سے نکلتا اور جھوٹ بولنا شروع ہو جاتا یہاں تک کہ وہ جھوٹ زمین و آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتا۔

((وعن ابی هريره رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم انه قال: ''آيته امنافق ثلاث: إذا حدث كذب' وإذا وعد أخلف' وإذا أوتمن خان)) [1]

---

[1] البخاری ۷/۹۵ و ۱/۱۴ و مسلم ۱/۷۸' اللؤلوء والمرجان ۱/۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' وعدہ کرے تو خلاف کرے اور امانت دیا جائے تو خیانت کرے''۔

تیسری بحث ☆ خواب میں جھوٹ بولنا

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال: "مَنْ تَحَلَّمَ بِحِلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَهُ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْيَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الانك يَوْمَ الْقِيَامَةِ' وَمَنْ صَوَّرَ صُوَّرَةً عَذَّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). [بخاری مع الفتح ۱۲/۴۲۷]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ان دیکھا خواب بیان کیا اسے اس تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا کہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے جسے وہ ہرگز نہ کر سکے گا۔''

اور جس نے ایسے لوگوں کی بات کی طرف دھیان دیا جو اسے ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو اس کے کانوں میں سکہ پگھلایا جائے گا۔

اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس کو اس تکلیف میں مبتلا کر کے عذاب دیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے جسے وہ نہ کر سکے گا۔''

چوتھی بحث ☆ کون سا جھوٹ جائز ہے؟

((عن ام کلثوم بنت عقبة انها سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولَ خَيْرًا)) [1]

[1] البخاری ۳/۱۶۶ و مسلم ۴/۲۰۱۱' اللؤلؤ والمرجان ۳/۱۹۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وفی روایة لمسلم عن ام کلثوم ایضا: (ولم اسمعه یرخص فی شیی مما یقول الناس الا فی ثلاث: بمثل ما جعله یونس من قول ابن شهاب)). [مسلم ٤/٢٠١٢]

((قلت : وقول ابن شهاب هو ما رواه مسلم عن ابن شهاب انه قال: (ولم اسمع یر خص فی شی ء مما یقول الناس کذب الا فی ثلاث: الْحَرْبُ' وَالَا صَلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ' وحدیث الرجل امرأته' وحدیث المرأة زوجها)).[مسلم ٤/٢٠١١' الاذکار للنووی ٣٢٤]

((وقد ذکر ابن القیم (رحمه اللّٰه تعالیٰ:) بعض ما رُوَی عن السلف من المعاریض التی تخلصوا بها)).

''حضرت کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسے جھوٹا نہیں کہنا چاہئے جو لوگوں میں صلح کراتا ہے۔ بھلائی پھیلانے کی کوشش کرتا ہے' یا بھلائی کی بات کرتا ہے۔

اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے صحیح مسلم کی ایک روایت میں بھی ہے اور میں نے نہیں سنا کہ آپ لوگوں کی باتوں میں کسی چیز کی رخصت دیتے ہوں مگر تین باتوں میں۔ جیسا کہ یونس نے ابن شہاب کے قول سے اخذ کیا ہے۔

میں نے کہا! ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کا قول وہی ہے جس کو امام مسلمؒ نے ابن شہابؒ سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا' میں نے نہیں سنا کہ آپ نے لوگوں کی باتوں میں جھوٹ کی رخصت دی ہو مگر تین وجہ سے لڑائی میں' لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے اور آدمی کا اپنی عورت سے بات کرنا اور عورت کا اپنے خاوند سے بات کرنا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اور یہ حدیث مصلحت کے لئے بعض باتوں میں جھوٹ بولنے میں جائز ہونے کے لئے بالکل واضح ہے۔

علماء نے اس بات کو محفوظ کیا ہے کہ کن باتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے اور میرے ہاں سب سے عمدہ تو جیہہ ابو حامد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے' فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام [بات چیت] مقاصد حاصل کرنے کے ایک ذریعہ ہے۔ ہر عمدہ مقصد جسے حاصل کرنے کے لئے سچ اور جھوٹ بولنا پڑے' اگر وہاں جھوٹ کی ضرورت نہ ہو تو جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر وہ سچ کی بجائے جھوٹ سے ہی حاصل ہو سکتا ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے بشرطیکہ اس مقصد کو حاصل کرنا بھی جائز ہو اور اگر اس مقصد کو حاصل کرنا واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے۔

اسی طرح جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے ڈر کر چھپا ہوا ہو اور وہ ظالم اس کے متعلق پوچھے تو اس کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر مظلوم کے پاس یا کسی اور کے پاس کوئی سپرد کی ہوئی امانت ہو اور ظالم اس کو چھیننے کے لئے اس کا بارے میں پوچھے تو اس کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اگر وہ اس پر قسم بھی اٹھوائے تو اپنی قسم میں توریہ کرتے ہوئے قسم بھی اٹھا لے اور یہ صرف اس صورت میں ہے کہ مقصد صرف جھوٹ ہی سے حاصل ہو سکتا ہو اور ان سب صورتوں میں اپنی قسم میں توریہ لازم ہے۔

اور توریہ کا معنی یہ ہے کہ اپنی عبارت میں مقصود صحیح کا ارادہ ہو اور اس سے کوئی جھوٹ منسوب نہ ہو اگرچہ ظاہری الفاظ جھوٹ ہوں اور جھوٹ کا قصد نہ ہو بلکہ ظاہری عبارت میں جھوٹ محسوس ہو تو یہ اس موقع پر حرام نہیں ہے۔

اور اسی طرح جب بھی اسے صحیح مقصود کی ضرورت پیش آئے یا کسی اور کو ایسی صورت پیش آئے اور اسے ظالم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اگر وہ اس کے متعلق پوچھے تو اس کا انکار کر دے۔ یا بادشاہ کسی کھلی بے حیائی کا مطالبہ کرتے تو انکار کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے۔

اسی طرح اگر اس کے بھائی کے خفیہ راز کے متعلق پوچھا جائے تو اس کا بھی انکار کر دے۔ یہ بھی چاہیے کہ جھوٹ بولنے کی خرابی اور سچ بولنے کی خرابی میں مقابلہ کرے اور سچ بولنے کی خرابی زیادہ نقصان دہ ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر اس کے برعکس ہو تو جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سلف صالحین نے کچھ معاریض بیان کئے ہیں جن کے ذریعے انہوں نے جھوٹ بولنے سے بچاؤ اختیار کیا۔''

((فرُوِی عن عمر بن الخطاب أنه قال: (ان فی معاریض الکلام ما یغنی الرجل عن الکذب)).[اغاثة اللهفان من مصائد الشيطان ۱/ ۳۸۱]

''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاریض کلام آدمی کو جھوٹ بولنے سے کفایت کرتے ہیں۔''

((وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه قال: (ما یسرنی بمعاریض الکلام حمر النعم)).[اغاثة اللهفان من مصائد الشيطان ۱/ ۳۸۱]

وقال بعض السلف کان لهم کلام یدرؤن به عن أنفسهم العقوبة والبلایا وقد لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم طلیعة للمشرکین وهو فی نفر من أصحابه فقال المشرکون: (من أتنم؟ فقال النبی ﷺ: نَحْنُ مِنْ مَا فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلَی بَعْضٍ فَقَالُوا: أَحْیَاءُ الْیَمَنِ کَثِیْرَةٌ لَعَلَّهُمْ منهم وَانْصَرَفُوْا)۔ [ایضًا]

وأراد صلی الله علیه وسلم بقوله نَحْنُ مِنَ مَاء قَوْلُهُ تَعَالٰی:

﴿خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ ۝﴾ [الطارق : ٦]

وکان حماد رحمه الله تعالیٰ: اذا جاء من لا یرید الاجتماع به وضع یده علی فرسه ثم قال: (ضرسی ضرسی)).

[السیر النبویة لابن هشام ۲/ ۲۵۵]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا معاریض کلام مجھے سرخ گھوڑوں سے زیادہ خوش کرتے ہیں۔

بعض سلف کا قول ہے کہ وہ کلام کی ترتیب سے سزا اور آزمائشوں کو اپنے آپ سے ہٹا لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو مشرکین کا ایک گروہ ملا جب کہ رسول کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ایک جماعت میں تھے۔ مشرکین نے پوچھا تم کہاں سے ہو؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانی سے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے' یمن کے قبیلے بہت زیادہ ہیں' شاید ان سے ہوں لہٰذا وہ پلٹ گئے اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی بات سے اللہ تعالیٰ کا فرمان مراد لیا کہ انسان ٹپکنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

اور حماد کے پاس جب کوئی ایسا آدمی آتا جس سے آپ ملنا نہ چاہتے تو اپنا ہاتھ اپنی داڑھ پر رکھ لیتے اور کہتے ''ہائے میری داڑھ۔ ہائے میری داڑھ۔

اور احمد سے مروزی کے متعلق پوچھا گیا جو آپ کے پاس موجود تھے لیکن آپ کو ان کے سائل کے پاس جانا پسند نہ تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی انگلی اپنی ہتھیلی پر رکھ کر کہنے لگے مروزی یہاں نہیں ہے اور مروزی یہاں کیا کر رہا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حیلے تین قسم کے ہیں۔

① قربت اور طاعت کی قسم: اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اعمال سے افضل ہے۔

② جائز اور مباح قسم: جس کے کرنے والے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی اس کے چھوڑنے والے پر کچھ حرج ہے۔ اور اس کا کرنا چھوڑنے کی نسبت بہتر ہے اور مصلحت کے پیش نظر کبھی کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔

③ حرام قسم: جو کہ خدا اور اس کے رسولوں کو دھوکہ دینے کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔ اللہ کی واجب کردہ باتوں کو ختم کرنے اور مشروع چیزوں کو باطل کرنے کے لئے' حرام کو حلال کرنے کے لئے' اہل حدیث' ائمہ کرام' اور سلف کا انکار کرنے کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔''

تیسری فصل ☆ جھوٹی گواہی:

پہلی بحث ☆ زور (جھوٹ) کی تعریف

اصل میں ''زور'' یہ ہے کہ کسی چیز کو اچھے انداز میں پیش کرنا اور اس کی صفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف اس کو بیان کرنا۔ یہاں تک کہ اس کو سننے اور دیکھنے والا اس کی غلط صورت کو صحیح صورت خیال کرنے لگے۔ اور شرک بھی کبھی اس شکل وصورت میں داخل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مشرکوں [ماننے والوں] کو اچھا محسوس ہوتا ہے حتی کہ وہ باطل کو حق مان لیتے ہیں۔ اور اس میں گانا بجانا بھی شامل ہے کیونکہ سننے والے کو اس کی آواز اچھی لگتی ہے لہٰذا وہ اسے جائز سمجھنے لگتا ہے۔

اور جھوٹ بھی اس میں شامل ہے کیونکہ اس کو بولنے والا اس کو اچھا خیال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو حق سمجھنے لگتا ہے۔

یہ تمام صورتیں ''زور'' کے معنی میں داخل ہیں اور ان سب کو مدنظر رکھتے ہوئے سب سے بہتر معنی یہ ہے کہ کہا جائے۔

ہر باطل کو ''زور'' کہتے ہیں چاہے شرک ہو' یا گانا بجانا' یا جھوٹ وغیرہ اور ان سب کو ''زور'' کا نام دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ''عباد الرحمٰن'' کی صفت بیان کرتے ہوئے اس کو عام کر دیا ہے کہ ''وہ ''زور'' کی گواہی نہیں دیتے۔ لہٰذا اس کو بغیر کسی دلیل کے خاص نہیں کیا جا سکتا۔''

دوسری بحث ☆ جھوٹی گواہی میں مبتلا ہونے کی تنبیہات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا كُونُوا قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُوا وَإِن تَلْوُۥٓا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴾ [النساء: ۱۳۵]

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں ہی پر کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مالدار ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ ءَ امَنُوْا كُوْنُوا قَوّٰمِينَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِ مَنَّكُمْ شَنَئَانُ قَوْمٍ عَلٰى أَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [المائدہ: ۸]

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو' کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو' یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے' اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو' جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُم بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُونَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولٰٓئِكَ فِي جَنّٰتٍ مُّكْرَمُونَ﴾ [المعارج: ۳۳۔ ۳۵]

''جو اپنی گواہیوں سے راست بازی پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾

''اور وہ لوگ جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔'' [الفرقان: ۷۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهٰدَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ [البقرہ: ۲۸۳]

''اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ' جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهٰدَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ [البقرہ: ۱۴۰]

''اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا' جس کے ذمہ اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے' تمہاری حرکات سے اللہ غافل تو نہیں ہے۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَأَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْأٰخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ [الطلاق: ۲]

''گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے لئے ادا کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اس کے لئے اللہ مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔''

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعٰمُ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثٰنِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ [الحج: ۳۰]

''جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لیے مویشی جانور حلال کئے گئے ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس بتوں کی گندگی سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ أَنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ۳۶]

"کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تم کو علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [الاعراف: ۳۳]

"اے نبی ان سے کہو جو چیزیں میرے رب نے حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں، یعنی بے شرمی کے کام ـــ خواہ کھلے ہوں یا چھپے ـــ اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی ایسے کو شریک کرو جس کے لئے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو [کہ وہ حقیقت میں اسی نے فرمائی ہے۔"]

امام عبدالرحمان بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا:

﴿وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [الاعراف: ۳۳]

"اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو۔"

دین کے بارے میں غیر یقینی بات کہنے کی تحریم کے لئے عام ہے۔

((وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قال النبي صلى الله عليه وسلم: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثلاثا، قالوا: بلى يارسول الله، قال: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فقال: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فمازال يكررها حتى قلنا ليته سكت)) [1]

[1] البخاري ۳/۱۵۱ والبخاري مع الفتح ۵/۲۶۱ و مسلم ۱/۹۱ واللؤلؤ والمرجان ۱/۱۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا' کیوں نہیں یارسول اللہ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی' اور آپ بیٹھ کر فرمانے لگے (حالانکہ آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے) خبردار! اور جھوٹ بولنا اور آپ نے اس کا اتنا تکرار کیا کہ ہم کہنے لگے کاش کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔''

((وعن خزیم بن فاتك الأسدی قال: صلی صلی اللّٰه علیه وسلم الصُّبحَ فَلَمَّا انصرفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: عَدلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ تَلَی هذه الآی)) [1]

''حضرت خزیم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: جھوٹی قسم' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہو گئی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی'':

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ [الحج: ۳۰] (پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو) حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِینَ [یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔'']

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عَنِ الْكَبائِرِ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقِ الْوَالِدَیْنِ' وَقَتْلُ النَّفْسِ' وَشَهَادَةُ الزُّورِ)) [2]

---

1. مسند الامام الاحمد ۴/ ۳۲۱ و ۴/ ۱۷۸۔
2. البخاری ۳/ ۱۵۱ و مسلم ۱/ ۹۲' اللؤلؤ والمرجان ۱/ ۱۶۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی' کسی جان کو [ناحق] قتل کرنا اور جھوٹی گواہی۔''

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے (جھوٹی گواہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ اور گواہی کو چھپانے کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ۲۸۳]

''اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ اور جو شہادت چھپاتا ہے یقیناً اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔''

اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب کا یوں ترجمہ قائم کیا ہے جس کا معنی یہ ہے جب کسی سے کوئی گواہی طلب کی جائے تو جھوٹ اور ظلم کی گواہی نہ دے۔

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ (رضی اللّٰه عنهما) قال: سألت امی ابی بعض الموهبة لی من ماله۔ ثم بدا له فوهبها لی۔ فقالت: لا ارضی حتی تشهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ فاخذ بیدی وانا غلام فاتی بی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال: ان امه بنت رواحة سالتنی بعض الموهبة لهذا' قال: الك ولد سواه قال: نعم' قال فاراه قال: لا تشهدنی علی جور وفی روایة لا اشهد علی جور))[البخاری ۳/۱۵۱]

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے میرے باپ سے اس کے مال میں سے میرے لئے کچھ چیزیں ہبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ جب ان کے لئے یہ بات واضح ہوگئی تو انہوں نے وہ چیزیں مجھے ہبہ کر دیں۔ پھر وہ کہنے لگیں جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ حاضر نہ ہوں گے میں راضی نہ ہوں گی۔ لہٰذا میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے اور کہنے لگے کہ اس کی ماں بنت رواحہ نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کو کچھ چیزیں ہبہ کر دوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تیرا اس کے سوا کوئی اور بیٹا ہے؟ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہاں ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے یوں فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔"

((وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ (رضى الله عنهما) قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم : خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قال عمران: (لا أدرى اذكر النبى صلى الله عليه وسلم بَعْدُ قرنين أو ثلاثة)).

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پھر تابعین کا۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد دو زمانے بیان کئے یا تین"؟

((قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: إِنَ بَعْدُكُمْ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمِنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يَسْتَشْهِدُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ)) [بخارى ۳/۱۵۱]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خیانت کیا کریں گے لہٰذا ان کے پاس امانتیں نہ رکھی جائیں گی اور وہ گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے لیکن ان کی گواہی قبول نہ کی جائے گی، نذریں مانیں گے لیکن ان کو پورا نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔"

((وعن عبيدة عن عبدالله (رضى الله عنه) عن النبى ﷺ قال: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْئُ أقوامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ، وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال ابراھیم : (وکانوا یضربوننا علی الشھادۃ' والعھد)). [ایضًا]

''حضرت عبیدہ' عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام زمانوں کے لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پھر تابعین کا۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی شہادت دوسرے کی قسم سے آگے بڑھ جائے گی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے آگے نکل جائے گی۔''

ابراہیم نے کہا کہ وہ لوگ ہمیں گواہی دینے اور وعدہ پورا کرنے پر مارتے تھے۔

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰہ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قال: جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللّٰہ ما الکبائر؟ قال: الْاَشْرَاکُ بِاللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ ثُمَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسِ قُلْتُ وَمَا الیَمِیْنُ الْغَمُوْسِ؟ قال: الذی یقتطع مال امری ء مسلم ھو فیھا کاذب)). [البخاری مع الفتح ۱۱/۵۵۵ و ۱۲/۲٦٤]

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا۔ کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ نبی کریم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا' وہ بولا' پھر کیا؟ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' والدین کی نافرمانی' وہ بولا' پھر کیا؟ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یمین الغموس'' میں نے کہا ''یمین الغموس'' کیا ہوتی ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جھوٹی قسم جو کسی مسلمان آدمی کے مال کو کاٹ کر رکھ دے۔

اس کا یمین الغموس اس لئے نام رکھا گیا ہے کہ یہ اپنے کہنے والے کو پہلے گناہ میں ڈبوتی ہے پھر آگ میں ڈبوئے گی اور اس کا کفارہ ہے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ پختہ قسم نہیں ہے اور نہ ہی اٹھانے والے کے پاس اس کا حل ہے اور میرے نزدیک یمین الغموس میں نیکی ہے ہی نہیں۔

((وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: مَنْ لَمْ یَدَعْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ اللّٰهُ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)). [البخاری ۷/۸۷]

''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص [روزہ کی حالت میں] جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا اور جہالت کو نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہم ان تمام قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات اخذ کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جھوٹی گواہی کو حرام کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ حق کو باطل میں بدلنے کا سبب بنتی ہے اور گواہی کو چھپانا بھی حرام کر دیا ہے کیونکہ اس سے بھی حق باطل ہو جاتا ہے۔''

تیسری بحث ☆ جھوٹی گواہی سے جو جرائم جنم لیتے ہیں

جھوٹی گواہی بہت خطرناک اور نقصان دہ ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ جرائم پیدا ہوتے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

① حاکم کو حق بات سے اندھیرے میں رکھنا۔

اور یہ ناحق فیصلہ کرنے کا سبب بنتی ہے کیونکہ فیصلہ کی بنیاد چند امور پر ہوتی ہے: دعویٰ دائر کرنے والے پر دلیل پیش کرنا ضروری ہوتا ہے اور کیس کا انکار کرنے والے پر قسم ہوتی ہے اور جب دلیل ہی جھوٹی ہو جائے تو وہ فیصلہ پر اثر انداز ہوگی اور حق کے مخالف ہوگی اور سارا گناہ [جھوٹی] گواہی دینے والے پر ہوگا۔

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ایک انسان ہوں اور تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنے مخالف سے دلیل پیش کرنے میں زیادہ تیز طرار ہو تو میں سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② جس کے حق میں جھوٹی گواہی دی جائے گی اس پر بھی ظلم ہے۔
کیونکہ جھوٹی گواہی کی وجہ سے اسے ناحق چیز مل جائے گی اور اس کے لئے آگ واجب ہو جائے گی نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے: ''تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو اور تمہارا بعض دوسرے سے دلیل پیش کرنے میں زیادہ تیز طرار ہو تو جس کی (جھوٹی) بات کی وجہ سے اس کے بھائی کا حق میں اس کو دے دوں تو میں اسے آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں گا لہٰذا اسے نہیں لینا چاہیے''۔

③ جس کے خلاف جھوٹی گواہی دی گئی ہے اس پر بھی ظلم ہے۔
کیونکہ اس نے جھوٹی گواہی کے ذریعے اصل حقدار کا مال اور حق غصب کر لیا اور گواہی دینے والا اس کے ذریعے مشہود علیہ کی بددعا کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے حالانکہ مظلوم کی دعا قبول ہو کر رہتی ہے اور لوٹائی نہیں جاتی۔ مظلوم کی دعا کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہو سکتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی اور آپ نے ان تینوں میں مظلوم کی دعا کا بھی ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہی۔
اور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا جو کوئی قسم (جھوٹی) کے ذریعے کسی مسلمان کا حق ختم کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ واجب کر دیتا ہے اور جنت حرام کر دیتا ہے۔ تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگرچہ کوئی معمولی چیز ہی ہو؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگرچہ بن کے درخت کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔

④ جھوٹی گواہی سے مجرموں کا جرم کی سزا سے بچ جانا جھوٹی گواہی پر بھروسہ کرتے ہوئے لوگوں کو جرائم کرنے میں رغبت ہوتی ہے۔

⑤ جھوٹی گواہی سے محرمات کی اہانت ہوتی ہے اور معصوم جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اموال کو ناجائز طریقے سے ہڑپ کیا جاتا ہے اور جس کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے دونوں اللہ کے ہاں قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

⑥ جس کے حق میں جھوٹی گواہی دی جاتی ہے وہ اس سے پاکیزہ سیرت ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس بات کا حقدار نہیں ہوتا۔ جس کے خلاف گواہی دی جاتی ہے وہ ناحق طور پر مجروح ہو جاتا ہے لہٰذا جھوٹی گواہی ظالم کو پاکیزہ سیرت اور مظلوم کے اوصاف کو مجروح کر دیتی ہے۔

⑦ جھوٹی گواہی سے دین میں بغیر حق اور بغیر علم کے بات کہنے کی جرأت ہوتی ہے۔ یہ سب سے بڑا فتنہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنے کا سب سے خطرناک سبب ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا سب سے برا عمل ہے اور یہ اللہ پر جرأت کرنے کے مترادف ہے اور ایسی باتیں کہنے والے کی جہالت کی بالکل واضح دلیل ہے اور اس کے نفاق اور بے دین ہونے کی روشن دلیل ہے کیونکہ حق واضح ہونے کے باوجود وہ اپنے غلط نظریات سے رجوع نہیں کرتا۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴾ [النحل: ١١٦]

''اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام' تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔''

آج کل جھوٹی گواہی کا کس قدر رواج ہو چکا ہے اور اس کی مثال یوں ہے جیسا کہ وہ اپنے لئے کھانے کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کر لیں۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک وہ لوگ ہیں جو جاننے کے باوجود حق کو چھپاتے ہیں اور باطل کو ظاہر کرتے ہیں اور اس کو لوگوں کے سامنے مزین کر کے انہیں اس کو قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا میں اس سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب :

تہمت لگانا' ہر قسم کے جھگڑے اور فحش زبانی

پہلی فصل ☆ تہمت لگانا:

پہلی بحث ☆ تہمت کی تعریف

کہا جاتا ہے''قذف بالحجارۃ'' یعنی کنکری کو پھینکنا اور قذف کو پاکدامن کے بارے میں استعمال کیا جائے گا تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ پاکدامن عورت کو زنا کی تہمت لگانا اور''تقاذف'' کے معنی ایک دوسرے کو تہمت لگانے کے ہیں۔

اصل میں قذف کے معنی طاقت سے پھینکنے کے ہیں پھر یہ زنا وغیرہ کی تہمت لگانے میں استعمال ہونے لگا۔

دوسری بحث ☆ تہمت میں مبتلا ہونے کی تنبیہات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهٰدَةً أَبَدًا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [النور : ٤]

''اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔''

اور اللہ سبحانہ' وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنفُسُهُمْ فَشَهٰدَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ وَالْخٰمِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكٰذِبِينَ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخٰمِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ﴾ [النور: ٦-٩]

''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ اپنے الزام میں سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہو اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے، کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں) سچا ہو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُونَ﴾ [النور: ٢٣]

''جو لوگ پاک دامن، بے خبر، مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہوگی۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے وہ دن ان کو بھول نہ جائے جب کہ ان کی اپنی زبانیں اور اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُو بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴾ [النور: ۱۱]

''جو لوگ یہ بہتان گھڑ لاتے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہیں۔ اس واقعہ کو اپنے حق میں شر نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے حق میں خیر ہی ہے، جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس نے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا اس کے لئے تو عذاب عظیم ہے۔''

((وَعَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عن النبی ﷺ قَالَ: اجۡتَنِبُوا السَّبۡعَ الۡمُوبِقَاتِ قَالُوۡا: يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ مَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرۡكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحۡرُ، وَقَتۡلُ النَّفۡسِ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ، وَاَكۡلُ الرِّبَا، وَاَكۡلُ مَالِ الۡيَتِيۡمِ، وَالتَوَلِّی يَوۡمَ الزَّحۡفِ، وَقَذۡفُ الۡمُحۡصَنَاتِ الۡمُؤۡمِنَاتِ الۡغَافِلَاتِ)) ❶

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک، جادو، ناجائز قتل جان (جسے اللہ نے حرام کر رکھا ہے) سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا، لڑائی کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگ جانا اور غافل مومن عورتوں کو تہمت لگانا۔''

((وَعَنِ ابۡنِ عُمَرَ (رضی اللّٰه عنهما) قال: قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بمنی: أَتَدۡرُوۡنَ أَیُّ يومٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللّٰه و رسوله أعلم۔ قال: فَإِنَّ هَذَا يَوۡمٌ حَرَامٌ۔ أَتَدۡرُوۡنَ أَیُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللّٰه و رسوله اعلم۔ قال: بَلَدٌ حَرَامٌ۔ أَتَدۡرُوۡنَ أَیُّ شَهۡرٍ هَذَا؟ قالوا: اللّٰه ورسوله أعلم قال: شَهۡرٌ حَرَامٌ قال: فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ دِمَائَكُمۡ، أَمۡوَالَكُمۡ، وَأَعۡرَاضَكُمۡ كَحُرۡمَةِ يَوۡمِكُمۡ هَذَا فِی شَهۡرِكُمۡ هَذَا فِی بَلَدِكُمۡ هذا)) ❷

❶ البخاری ۳/۱۹۵ و مسلم ۱/۹۲ واللؤلؤ والمرجان ۱/۱۷

❷ البخاری ۷/۸۳ والبخاری مع فتح الباری ۱۰/۶۳؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ حرمت (عزت) والا دن ہے۔۔۔۔ (پھر فرمایا) کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عزت والا شہر ہے۔ (پھر فرمایا) کیا تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ پھر فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام قرار دی ہیں [باعث عزت بنا دی ہیں] جیسا کہ تمہارے ہاں اس دن، اس مہینے اور اس شہر کو عزت والا بنا دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض آدمی کی آبرو کی عظمت بیان کرنا ہے۔ جو کہ آدمی کی تعریف اور مذمت سے تعلق رکھتی ہے عام اس سے کہ وہ آبرو اس کی ذات میں ہو یا حسب ونسب میں ہو۔''

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ : كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَعِرْضُهُ، وَمَالُهُ)).[مسلم ٤/١٩٨٦]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خون، آبرو اور اس کا مال (تینوں چیزیں) کلی طور پر دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

((وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِیءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ كَمَا قَالَ)) [1]

---

[1] البخاری ٨/٣٥، مسلم ٣/١٢٨٢، اللؤلؤ والمرجان ٢/١٧٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وحديث إلافك الطويل فيه أحكام كثيرة لا يتسع المقام لذكره)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے اپنے بے گناہ غلام پر تہمت لگائی اس کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے اِلّا یہ کہ وہ واقعی کسی جرم میں مبتلا ہوا ہو۔

اور ''افک'' والی حدیث کافی طویل ہے جس سے بہت سے احکام اخذ ہو سکتے ہیں لیکن اس جگہ اس کو ذکر کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔''

دوسری فصل ☆ جھگڑے اور لڑائی:

www.KitaboSunnat.com

پہلی بحث ☆ ناحق لڑائی کرنا

''جدال'' لڑائی میں سختی اور طاقت دکھانے کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے جَادَلَ يُجَادِلُ مُجَادَلَةً وَجِدَالًا۔ حق کے ظاہر ہونے اور درست بات کے واضح ہونے کے بعد جھگڑا شروع کر دینا۔ جدل کی دو قسمیں ہیں:

① پہلی قسم:

محمود اور تعریف کے لائق جدال (جھگڑا) ہر وہ جھگڑا جو حق کی تائید کرے اور خالص اور نیک نیتی سے حق تک پہنچائے اور صحیح رستے کی رہنمائی کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِی هِیَ اَحْسَنُ﴾ [النحل: ۱۲۵]

''اے نبی! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت

---

❶ البخاری ٥/٥٤ و مسلم ٤/٢١٢٩' اللؤلؤ والمرجان ٣/٢٥٤۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔"

اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ﴾

"اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے ۔۔۔۔ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں۔" [العنکبوت:۴۶]

اور اچھے طریقے سے جھگڑا وہ ہوتا ہے جو علم و بصیرت کی روشنی میں ہو اور جس میں حسن خلق کا پہلو اختیار کیا جائے اور اس میں مہربانی، نرمی اور اچھے اندازِ خطاب کو مدنظر رکھا جائے گویا حق کی دعوت احسن انداز میں دی جائے۔

باطل کو رد کرنا اور اس کے نقائص اس طرح بیان کرنا کہ انسان نہایت قریبی اور آسان رستے کے ذریعے حق تک پہنچ جائے اور اس جھگڑے کا مقصد صرف غلبہ حاصل کرنا اور بلند مرتبہ کی خواہش نہ ہو بلکہ مقصد صرف حق کو بیان کرنا اور مخلوق کی رہنمائی کرنا ہو۔

② دوسری قسم مذموم جھگڑا:

ہر وہ جھگڑا جو باطل کی تائید کرے اور باطل سے ربط پیدا کرے اور علم و بصیرت کے بغیر ہو۔ اور یہ وہ قسم ہے جو سب سے بڑی زبان کی آفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ﴾

"بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتے ہیں حالانکہ اس کے تو نصیب میں ہی یہ لکھا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا اُسے وہ گمراہ کر کے چھوڑے گا اور عذاب جہنم کا راستہ دکھائے گا۔" [الحج:۴]

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ [الحج: ۸-۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کسی علم اور ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکا دیں۔ ایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے روز اس کو ہم آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔''

﴿ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا ءَايٰتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ﴾ [الكهف : ٥٦]

''کافروں کا یہ حال ہے کہ وہ باطل کے ہتھیار لے کر حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات کو اور ان تنبیہات کو جو انہیں کی گئیں مذاق بنالیا ہے۔''

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾[البقرہ : ۱۹۷]

''کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔''

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللّٰه عنه قال: اَنَّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قال: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا لِتُخَيِّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ)) ❶

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علماء سے طاقت آزمائی کرنے، بیوقوفوں سے جھگڑنے اور مجلسوں میں جھوٹی موٹی خبریں دینے کے لیے علم حاصل نہ کرو اور جس نے ایسا کیا اس کے لئے آگ ہی آگ ہے۔''

((وقال ابن مسعود رضى الله عنه: لا تعلموا العلم لثلاث: لتماروا به السفهاء، وتجادلوا به العلماء، ولتصرفوا به وجوه الناس اليكم، وابتغوا بقولكم ما عندالله، فانه يدوم ويبقى وينفد ما سواه)) ❷

---

❶ ابن ماجه ۱/۹۳ و صحيح الترغيب والترهيب ۱/٤٦ و صحيح ابن ماجه ۱/٤٦۔

❷ الدارمی موقوفاً علی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۱ / ۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین باتوں کی غرض سے علم حاصل نہ کرو۔ بیوقوفوں سے جھگڑنے کے لئے، علماء سے بحث کرنے کے لئے اورلوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لیے اور اپنی باتوں سے اللہ کے ہاں موجود نعمتوں کو حاصل کرو۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اور باقی رہنے والی ہیں جبکہ ان کے سوا سب کچھ ختم ہو جائے گا۔''

((وعن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما ضَالَ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ اِلا اُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا)) [1]

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم اپنی اختیار کردہ ہدایت سے گمراہ نہیں ہوئی مگر ان کی قسمت میں جھگڑا کرنا لکھ دیا گیا پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔''

﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾[الزخرف : ۵۸]

''یہ مثال وہ تمہارے سامنے محض کج بحثی کے لئے لائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ۔''

اور نبی کریم ﷺ نے اللہ کی وجہ سے ناحق باتوں پر جھگڑا چھوڑنے والے کو جنت میں ایک گھر کی ضمانت دی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

جو شخص سچا ہونے کے باوجود جھگڑے کو چھوڑ دے میں اس کے لئے جنت کے صحن میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔ اور اگر وہ مذاق کرنے میں بھی جھوٹ بولنا ترک کر دے تو میں اس کے لئے جنت کے درمیان گھر دینے کا ضامن ہوں۔ اور جس کے اخلاق اچھے ہوں گے اس کے لئے اعلیٰ جنت میں گھر دینے کا ضامن ہوں۔

ناحق جھگڑے پہ آمادہ کرنے والے اسباب:

بلاشبہ یہ اسباب بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: غرور، تکبر اور فخر کرنا۔

---

[1] الترمذی ۳۷۸/۵ و ابن ماجه ۱۹/۱ و احمد فی المسند ۲۵۲/۵ و ۲۵۶۔ و صحیح الترمذی ۱۰۳/۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم و فضل کا اظہار کرنا۔ کسی کو تکلیف دینے اور چھوٹا ظاہر کرنے کے لئے اس پر زیادتی کرنا۔ اور ان سب کا علاج اللہ سے توبہ کرنا ہے اور دوسرے کی برتری ظاہر کر کے اپنے تکبر کو توڑے اور دوسروں کو حقیر اور کم درجہ جاننے والی ذہنیت کو بھی ختم کرے۔

دوسری بحث ☆ لڑائی جھگڑا اور اختلاف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعۡجِبُكَ قَوۡلُهُ فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيُشۡهِدُاللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلۡبِهِ وَهُوَ اَلَدُّالۡخِصَامِ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الۡاَرۡضِ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَيُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ وَالنَّسۡلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ فَحَسۡبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ﴾ [البقرہ: ۲۰۴-۲۰۶]

”انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے۔ جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اپنے وقار کا خیال اس کو گناہ پر جما دیتا ہے، ایسے شخص کے لئے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔“

((وَعَنۡ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنَّ أَبۡغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الۡأَلَدُّ الۡخَصِمُ)) ❶

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام

---

❶ البخاري مع الفتح ٥/١٠٦، مسلم ٤/٢٠٥٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں سے اللہ کے ہاں زیادہ نفرت کے لائق سخت قسم کا جھگڑالو آدمی ہے۔ "اَلَدُّ" سخت قسم کا جھگڑالو۔ "اَلْخَصِمُ" جو اپنے ساتھیوں سے جھگڑتا رہتا ہو اور حق کو قبول نہ کرے۔"

((وَعَنْ جابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قال رسول اللّٰه ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُّعْبَدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنَّ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ فَالشَّيْطَانُ يَحْرُشُ بَيْنَ الْمُصَلِّيْنَ بِالْخُصُوْمَاتِ وَالشَّحْنَاءِ، وَالْحُرُوْبِ، وَالاغْرَاءِ بَيْنَ النَّاسِ بِأَنْوَاعِ الْمَعَاصِي وَالْفِتَنِ وَغَيْرُهَا)) [1]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شیطان جزیرۂ عرب میں نمازیوں سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کریں صرف ایک ہی صورت ہے کہ ان کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اکسائے۔ لہٰذا شیطان نمازیوں کو جھگڑے، لڑائی اور کینہ کے ذریعے ایک دوسرے کے خلاف اکساتا ہے اور لوگوں میں معاصی اور فتنے برپا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔"

((وعن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ: أَنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ، جَوَّاظٍ، سَخَّابٍ فِي الأَسْوَاقِ، جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ، حمارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِأَمْرِ الآخِرَةِ)). [2]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر جعظری، جواظ، بازاروں میں شور کرنے والے، رات کو مردار بننے والے اور دن کے وقت گدھے کی طرح کام کرنے والے، دنیا کے کاموں کے ماہر اور آخرت کے معاملہ سے جاہل اور نادان سے نفرت کرتا ہے۔"

اَلْجَعْظَرِیُّ: (بدخو، سخت مزاج، تکبر کرنے والا)

اَلْجَوَّاظُ: (ہر چیز کو بہت جمع کرنے والا اور اس کو بہت زیادہ روک کر رکھنے والا)

---

1. جامع الاصول لابن الاثیر ۲/۷۵٤۔
2. البیہقی فی السنن الکبری ۱۰/۱۹٤ و ابن حبان برقم ۱۹۷۵ ص ٤۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّخَابُ : اَلصَّخَّابُ (بہت زیادہ شور کرنے والا' جھگڑالو اور تکبر کرنے والا)

جِیْفَةٌ : یعنی وہ اپنی دنیا کے لئے گدھے کی طرح کام کرتا ہے اور ساری رات مردار کی طرح بغیر حرکت کئے سویا رہتا ہے۔

عَالِمٌ بِاَمْرِ الدُّنْیَا : (دنیاوی امور کی واقفیت کی بنا پر) اس کو حاصل کرنے کی کوشش میں اللہ تعالیٰ (کی عبادت و ذکر) سے دور رہتا ہے۔

جَاهِلٌ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ : (وہ امور جو اسے آخرت کی فکر کے قریب کریں ان سے بے علم رہتا ہے)

((وقال ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ لْمُتَفَحِّشَ)) [1]

''اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فاحش اور متفحش کو پسند نہیں کرتا۔''

اَلْفَاحِشُ : وہ آدمی جو اپنی زبان کو نازیبا باتوں کے لئے بے لگام کردے۔

ذُو الْفُحْشِ : اقوال وافعال میں بدترین صورت اختیار کرنے والا۔

اَلْمُتَفَحِّشُ : جو بڑے تکلف سے فحش باتیں کرے اور ان کا بے دریغ استعمال کرے۔

((وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هلك المتنطعون قالها ثلاثا)) [2]

اور نبی کریم ﷺ نے تین بار فرمایا کہ ''متنطعون'' ہلاک ہو گئے۔

اَلتَّنَطُّعُ فِي الْكَلَامِ: بات کی گہرائی میں جانا اور اس میں غور وفکر کرتے رہنا یعنی باتوں کی بے مقصد گہرائی میں پڑنے والے' باتوں میں غلو کرنے والے' اپنے اقوال وافعال کی حدیں پھلانگنے والے۔

((وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ يَبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِى يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِه كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا وَهُوَ الَّذِى بِظَهِرِ التَفَاصِحِ تِيْهًا عَلَى الْغَيْرِ' وَتَفَاصُحًا' وَاسْتِعْلَاءً وَوَسِيْلَةً إِلَى الاقْتِدَارِ عَلَى تَصْغِيْرِ عَظِيْمٍ' أَوْ تَعْظِيْمِ حَقِيْرٍ' أَوْ بِقَصْدِ تُعْجِيْزُهُ' أَوْ تَزْيِيْنِ الباطل في صورة

---

[1] البخاری مع الفتح بنحوه ۱۰ ۴۵۲ و مسلم بنحوه ۴ ۲۰۰۲ و ابوداؤد ۴/۲۵۱۔

[2] جامع الاصول لابن الاثیر ۱۱/۷۳۹ و فیض القدیر شرح جامع الصغیر ۲/۲۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحق أو عكسه، او يقصد إجدال الحُكّام له و وجاهته و قبول شفاعته۔ وَهُوَ يَتَشَدَّقُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَشَدَّقُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا۔ وَوَجْهِ الشُّبُه : اِدَارَةِ لِسَانِهِ حَوْلَ أَسْنَانِهِ وَفَمِهِ حَالَ التَّكَلُّمِ كَمَا تَفعَلُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا حَالَ الْأَكْلِ۔ وَهٰذَا كُلُّهُ مَا كَانَ عَلٰى جِهَةٍ الْاَعْجَابِ وَالتَّعَاظُمِ)) [1]

''بے شک اللہ اس آدمی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بات کرتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح حرکت دے جیسا کہ گائے اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے جو مخالف پر غرور جمانے کے لئے فصاحت کو ظاہر کرے دوسرے پر برتری حاصل کرنے اور اقتدار حاصل کرنے کا وسیلہ بناتے ہوئے کسی بڑے آدمی کو چھوٹا خیال کرنا اور حقیر کو بڑا بنا دینا اور اپنے مخالف کو عاجز کرنے کے لئے یا باطل کو حق کے روپ میں مزین کرنا یا حق کو باطل کی برتری ظاہر کرنے کے لئے معمولی خیال کرنا۔ یا حاکموں کی بزرگی ظاہر کرے، ان کے بلند مرتبہ ہونے کا اعتراف اور ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اپنی باچھوں کو اسی طرح کھولتا ہے جس طرح گائے اپنی باچھیں کھولتی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے مشابہت کی یوں تصویر کھینچی کہ وہ بات کرتے ہوئے اپنے منہ اور دانتوں پر زبان پھیرتا ہے جیسا کہ چارہ کھاتے ہوئے گائے اپنی زبان کو پھیرتی ہے اور یہ سب کچھ خود پسندی اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی بنا پر کرتا ہے۔''

تیسری بحث ☆ جھگڑوں اور غضب کا علاج

لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے طریقوں میں غصے کو ضبط کرتا ہے اور غضب اور اس کے اسباب سے دور رہتا ہے۔

اور غصے کے علاج مشروع دواؤں کے ذریعے دو طریقے سے ہوسکتا ہے۔

[1] الترمذی ۵/۱۴۱ و احمد فی المسند ۲/۱۶۵ و صحیح الترمذی ۲/۳۷۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا طریقہ ☆ پرہیز! یہ مسلم ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے اور غضب سے پرہیز کا حصول (اس کے سرزد ہونے سے پہلے) اس کے اسباب سے بچنا اور دور رہنا ہے اور وہ اسباب جن سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے' یہ ہیں:

تکبر کرنا' خود پسندی' فخر کرنا' غرور کرنا۔ مذموم حرص' بے وقت مذاق کرنا' فضول باتیں' اور اس کے ساتھ ملتی جلتی اور باتیں کرتے رہنا۔

دوسرا طریقہ ☆ جب غصہ آ جائے تو اس کا علاج چار طریقوں پر منحصر ہے جو درج ذیل ہیں:

پہلا ☆ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرنا [تعوذ پڑھنا]

دوسرا ☆ وضوء کرنا [تاکہ اعضاء وضوء کے سرد ہونے سے غصہ بھی سرد ہو جائے]

تیسرا ☆ غصے کے وقت جس حالت میں ہو اس کو بدل لے' لیٹ جائے یا کہیں باہر نکل جائے۔ بات چیت کرنے سے رک جائے وغیرہ وغیرہ۔

چوتھا ☆ غصہ پی جانے کے ثواب کی فضیلت میں جو کچھ وارد ہوا ہو اس کو ذہن نشین کیا جائے۔ غصہ کے انجام میں جلدی یا بدیر پیش آنے والی رسوائی کو مدنظر رکھا جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''جس نے غصہ نکالنے کی قدرت کے باوجود اس کو ضبط کر لیا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے روبرو اختیار دے گا کہ جونسی حور چاہے پسند کر لے''۔

تیسری فصل ☆ زبان کی فحش گوئی:

پہلی بحث ☆ زبان کی فحش گوئی اختیار کرنے میں تنبیہات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء : ۱۱۴]

''لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لئے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لئے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے۔ اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے گا' اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔''

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

اس سے مراد لوگوں کی بات چیت ہے یعنی لوگوں کی اکثر بات چیت میں کوئی بھلائی اور خیر نہیں ہوتی۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا﴾ [النساء : ۱۴۸]

''اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے اِلَّا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کلام میں فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا اور نہ زبان سے کسی کو تکلیف دینا۔ سوائے مظلوم کی بات کے۔ کیونکہ مظلوم کے لئے بلند آواز سے بددعا کرنا جائز ہے اور اس کی برائیوں کو بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

((قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (رضی اللہ عنہ): (الْمَعْنَى لَا يُحِبُّ اللّٰهِ أَنْ يَدْعُوَ أَحَدَ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَظْلُوْمًا)) [صفوة التفاسير للصابونی ۱/ ۳۱۴]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مظلوم کے سوا کسی کے لئے اللہ پسند نہیں کرتا کہ وہ دوسرے کے لئے بددعا کرے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق : ۱۸]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔''

نیز اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر : ۱۴]

''حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔''

((وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)).

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! تمام مسلمانوں میں کون افضل ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے تمام لوگ محفوظ رہیں۔'' [البخاری ۱/ ۹ ومسلم ۱/ ۶۵]

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا' يزل بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمُشْرِقِ)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً بندہ اپنے کلام میں کچھ ایسی باتیں کرتا ہے جن کی وجہ سے مشرق جتنی گہری جہنم میں جا گرتا ہے۔''

((وفي رواية مسلم : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا' يهوى بها فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [مسلم ۴/ ۲۲۹۰]

''اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ بندہ اپنی بات چیت میں کچھ ایسی باتیں کر جاتا ہے جن کی بنا پر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے جتنا دور آگ میں گر پڑتا ہے۔''

---

[1] البخاری ۷/ ۱۸۴ و مسلم ۴ ۲۲۹۰ واللؤلؤ والمرجان ۳/ ۳۲۵۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ : اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یَلْقٰی لَهَا بِهٖ لَا یرفع اللّٰه بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدُ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یَلْقِی لَهَا بِالًا یَهوِی بِهَا فی جهنم)). [بخاری ۷/۱۸۵]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا کوئی کلمہ کہہ دیتا ہے [جسے وہ کچھ اہمیت نہیں دیتا لیکن] جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند فرما دیتا ہے اور بعض دفعہ بندہ کوئی ایسی بات کر بیٹھتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے [اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا] جس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے۔''

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلمَة مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یَرٰی بها بأسًا فَهُوَ بِهَا فِی نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا))[ابن ماجه ۲/۱۳۱۳ والترمذی ٤/٥٥٧]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ کہہ دیتا ہے [جس کا وہ کوئی حرج محسوس نہیں کرتا] اور وہ اسے جہنم کی آگ میں اتنا گہرا گرا دیتا ہے کہ اس کا فاصلہ ستر خریف ہے۔''

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ایضاً قال : قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا أَوْ لِیَصْمُتْ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِہ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ)).[البخاری ۷/۱۸٤ و مسلم ۱/٦٨]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے بھلائی کی بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہیے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں دینی چاہیے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔"

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لحيته، وَمَا بَيْنَ رَجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) [البخاری ۷/۱۸٤ و صحیح الترمذی ۲/۲۸۷]

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز [زبان] اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز [شرمگاہ] کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

((وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : انی سمعته صلى الله عليه وسلم يقول عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الحمد، وهو على كل شیء قدير ثلاث مرات، قال وكان ينهى عن : قيل وقال، وكثرة السؤال، واضاعة المال، ومنع وهات، وعقوق الأمهات، ووأد البنات)). [بخاری ۷/۱۸۳]

"حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے پھرتے وقت ۳ بار کہتے ہوئے سنا **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضول باتوں، کثرت سوال، مال کو ضائع کرنے والدین کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے سے روکتے تھے۔"

((وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمزنى (رضى الله عنه) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَلْقَاہُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہُ مَا کَانَ یَظُنُّ إِنَّ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ یَکْتُبُ اللّٰہُ لَہُ بِھا سَخطَہ إِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ)) [1]

''حضرت بلال بن حارث مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ایسا کلمہ بولتا ہے [اس کو گمان تک نہیں ہوتا کہ وہ اس کی وجہ سے کہاں تک پہنچ چکا ہے] کہ اللہ تعالیٰ اس کے صلے میں اس کے مقدر میں قیامت تک اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے۔۔۔۔ اور بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کلمہ کہہ دیتا ہے [اس کو گمان تک نہیں ہوتا کہ وہ اس کی وجہ سے کہاں تک جا پہنچا ہے] جس کی وجہ سے اس کے حق میں قیامت تک اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔''

((وعن عبداللّٰہ بن مسعود (رضی اللّٰہ عنہ) قَالَ: اجتمع عِنْدَ الْبَیْتِ قُرَشِیَان، وَثَقَفِی، أو ثَقَفِیَان وَقُرَشِی، کَثِیْرَۃٍ شَحْمِ بُطُونھم، قَلِیْلَۃٍ فِقْہِ قلوبھم فَقَال أَحَدُھُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰہَ یَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ: یَسْمَعُ إِنَّ جھرنا ولا یسمع ان اخفینا۔ وقال الآخر: ان کان یسمع اذا جھرنا فانہ یسمع إذا أخفینا۔ فانزل اللّٰہ عز و جل)) [2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت اللہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے جن کے پیٹوں کی چربی بہت زیادہ تھی اور ان کی دلی سمجھ بوجھ بہت کم تھی، ان میں سے ایک نے کہا، تمہارا کیا خیال ہے؟ جو ہم کہتے ہیں اللہ سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا، اگر ہم اونچی بات کریں تو سن لیتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ پھر دوسرے نے کہا کہ اگر وہ بلند آواز سنتا ہے تو آہستہ بھی سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔''

---

1. موطا الامام مالک ۲/۹۸۵ و البخاری ۷/۱۸۵۔
2. البخاری ۶/۳۷ تفسیر سورۃ فصلت و مسلم ٤/٢١٤١۔ اللؤلؤ والمرجان ۳/۲۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ ..... الآية ﴾ [حم السجده : ۲۲]

''تم دنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمہارے اعمال کی اللہ کو خبر نہیں ہے۔''

((وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ (رضی اللہ عنہ) قال : قال قلت یارسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ، قال : ''قل رَبِّی اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قال قلت : یارسول اللہ، مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا)) [1]

''حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو اقرار کر کہ میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ڈٹ جا۔ پھر میں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ خوفزدہ کرنے والی کون سے چیز ہے جس سے میں خوف کیا کروں تو رسول کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر کہا ''یہ''۔''

((وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ علی أبی بکر وھو یجبذ لسانه فقال له عمر: مه غفر اللہ لك فقال أبو بکر: ۔ان ھذا اوردنی الموارد)) [2]

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے تو وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تجھے بخشے رک جا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اس نے مجھے بہت سی ہلاکتوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔''

---

[1] مسلم ۱/۶۵ واحمد فی مسندہ ۳/۴۱۳ والترمذی ۴/۶۰۷

[2] .موطا الامام مالک ۲/۹۸۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((وعن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَ أَنَّ رَجلًا قَالَ : وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَان وَإِن اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ : مَنُ ذَا الَّذِى يَتَأَلِى عَلَيَّ أن لَا أغْفِرَ لِفُلَان فَإِنِي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانِ وَاحُبَطْتُ عَمَلَكَ)). [اخرجه مسلم ٢٠٢٣/٤]

''حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے کہا بخدا' اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو میرے اوپر قسمیں کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل ضائع کر دیئے۔''

((اَوْ كَمَا قَالَ ويذكر أن أبا هريرة قال والَّذِى نَفسِى بِيَدِهِ لَتكَلَّمَ بِكَلِمَةِ أبوقت دنياه وآخرته)) [1]

''بیان کیا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بعض باتوں کا بولنا آدمی کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔''

((وعن ابن عمر (رضی اللہ عنہما) قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرُ اللّٰهِ' فَاِنَّ كَثِرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسوَةَ لقلب وَإن أبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقَلْبُ الْقَاسِي)). [الترمذی ٦٠٤/٤]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ بات چیت کرنا دل کو سخت کر دیتی ہے اور تمام لوگوں سے زیادہ دور اللہ کے ہاں سخت دل والا ہوتا ہے۔''

((وعن ابی سعید الخدری (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ

---

[1] شرح السنة البغوی ٣٨٥/١٤ و احمد ٣٢٨/٢ وابوداؤد ٤٩٠١۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم قال : اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءِ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانُ فَتَقُوْلُ : اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اِسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَإِنْ أَعْوَجَجْتَ أَعْوَجَجْنَا)) [الترمذی ٤/٦١٥]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کی منت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ [دن بھر] اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے ساتھ قائم ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔''

((وَعَنْ مُعَاذٍ (رضی اللہ عنہ) فی حدیثہ الطویل وفی عجزہ (آلا أُخْبِرَكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ : كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ یارسول اللہ، وانا لمؤاخذون بما نتکلم بہ؟ فقال : ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ أَلسِنَتِهِمْ)) [1]

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی لمبی حدیث میں بیان کرتے ہیں اور اس کے آخر میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے تمام چیزوں کا نچوڑ نہ بتاؤں؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا اس کو روکے رکھ! میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہ ہم اپنی گفتگو کے سلسلہ میں بھی پکڑے جائیں گے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیری ماں تجھے گم پائے! لوگ اپنی زبانوں کی کاٹ کی وجہ سے آگ میں چہروں کے بل اوندھے کئے جائیں گے۔''

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَالْأَلَدُّ الْخَصِمِ

[1] الترمذی ٥/١١ و قال حدیث حسن صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَدِيْدَ الْخُصُوْمَةِ مَأخُوْذُ مِنْ لَدِيْدَيِّ الْوَادِيِّ وَهُمَا جَانِبَاهُ' لِأَنَّهُ كُلَّمَا إِحْتَجَّ عَلَيْهِ بِحُجَّةٍ أخِذُ فِي جَانِبُ آخر)) ❶

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمام آدمیوں سے اللہ کے ہاں قابلِ نفرت وہ شخص ہے جو بڑا اکھڑ اور جھگڑالو ہو اور یہ ''لدیدی الوادی'' سے لیا گیا ہے [اَلَدُّالْخِصَامُ] اور یہ دونوں راوی کے کنارے ہیں کیونکہ جب بھی اس پر کسی حجت سے احتجاج کیا جاتا ہے تو اس کو دوسری جانب پکڑ لیتی ہے۔''

((وعن ابی هريرة رضى الله عنه قال : سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكثر ما يدخل الناس الجنة قال : تَقْوى اللّهَ وَحُسْنُ الْخلَقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ : الفم والفرج)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جنت میں کن اعمال کے ذریعے لوگ زیادہ داخل ہوں گے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ کن چیزوں کی بنا پر لوگ زیادہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا منہ (زبان) اور فرج (شرمگاہ) کی وجہ سے۔''

دوسری بحث ☆ ستاروں سے بارش طلب کرنا

((عن زيد بن خالد الجهنى قال : صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصُّبْحَ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى أَثَرِ سَمَّاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا

❶ تعليق الشيخ محمد فواد عبدالباقی علی صحیح مسلم نقلاً عن النووی م ٤/ ٢٠٥٤

❷ اخرجه الترمذی ٤/ ٣٦٣ اور دیکھیے صحیح ترمذی ٢/ ١٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعلم۔ قال : اصبح من عبادی مومها بی و کافر فاع من قال مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ۔ وَأَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كُفْرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ))[البخاری ۲۰۷/۱ و مسلم ۸۳/۱]

''حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں ہمیں [بارش کے بعد] صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم ﷺ پھرے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کرتے ہیں ----- پس جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے بارش ہوئی ہے یہ مجھ پر ایمان لانے والے ہیں اور ستاروں [کی کرامات] کا انکار کرنے والے ہیں اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے یہ میرا انکار کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔''

تیسری بحث ☆ غیر اللہ کے نام پر قسم اٹھانا

((عن بریدة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا)) ❶

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امانتداری کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

((وعن عمر قال : قال لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : إِنَّ

❶ ابو داؤد ۲۲۳/۳ وانظر صحیح الجامع ۲۸۲/۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلفت بها منذ سمعت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ذاکراً ولا آثرا)) ❶

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھاؤ۔ تو اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے ان کی قسم نہیں کھائی نہ یاد کرتے ہوئے نہ ترجیع دیتے ہوئے۔''

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ایضًا : أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الخطاب فی رکب وهو يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم : أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ)) ❷

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے تو ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر کہا کہ اللہ نے تمہیں منع کر دیا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں کھاؤ۔ جس کسی نے قسم کھانی ہو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔''

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ (رضی اللّٰه عنه) أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ: فَقَالَ ابن عمر : لَا يُحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم يَقُولُ: مَنْ حلف بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)) ❸

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ ''کعبہ کی قسم'' تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم نہیں کھائی جاتی۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے

---

❶ البخاری ۷/۲۲۱ و مسلم ۳/۱۲۶۶ وانظر اللؤلؤ والمرجان ۲/۱۷۰۔

❷ البخاری ۷/۹۸ و مسلم ۳/۱۲۶۷ وانظر اللؤلؤ والمرجان ۲/۱۷۲۔

❸ رواه الترمذی وغیره وانظر صحیح الترمذی ۲/۹۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔"

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رضی اللّٰه عنه) قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِی حَلْفِهِ : وَاللَّاتَ وَالْعُزّٰی ، فَلْیَقُلْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ : تَعَالَ أُقَامِرُكَ فَلْیَتَصَدَّقْ)) [1]

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی قسم میں یوں کہا کہ "لات اور عزیٰ کی قسم" اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے [یعنی وہ اسلام سے خارج ہو گیا] اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا، آؤ "جوا کھیلیں" اسے صدقہ کرنا چاہیے۔"

چوتھی بحث ☆ جھوٹی قسم اور عطیہ دے کر احسان جتلانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ... الاية﴾

"اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر ضائع نہ کرو۔" [البقرہ:۲۶۴]

((وعن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ رَجُلٌ کَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِیْقِ فَمَنَعَهُ مِنْ ابْنِ السَّبِیْلِ، وَرَجُلٌ بَایَعَ إِمَامَهُ لَا یُبَایِعُهُ اِلَّا لِدُنْیَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِیَ وَإِنْ لَمْ یُعْطَهُ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُه لَقَدْ أُعْطِیْتُ بِهَا کَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذَا الْآیَةَ)) [البخاری ۳/۷۵ و مسلم ۱/۱۰۳]

---

[1] البخاری ۶/۵۱ و مسلم ۳/۱۲۶۷ و انظر اللؤلؤ والمرجان ۲/۱۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو نظر رحمت سے دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

① ایک وہ آدمی جس کے پاس راستے میں وافر پانی موجود ہے لیکن وہ مسافروں کو پینے سے روکتا ہے [یا اس پانی کو مسافروں سے روک رکھا ہے]

② دوسرا وہ آدمی جس نے اپنے پیشوا سے صرف دنیا کی خاطر بیعت کر رکھی ہے۔ اور وہ اس کو کچھ دے دے تو راضی رہتا ہے اور اگر اس کو نہ دے تو ناراض ہو جاتا ہے۔

③ تیسرا وہ آدمی جس نے عصر کی نماز کے بعد اپنا سودا سلف سجایا اور کہنے لگا' اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں نے یہ سودا اس بھاؤ اس کو دیا ہے اور کوئی آدمی اس کی تصدیق کر دے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی'':

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمٰنِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ... الآیة﴾

''وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں۔'' [آل عمران: ۷۷]

((وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ' وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ' وَلَا یُزَکِّیْھِمْ' وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَأَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ أبو ذر: خابو وخسروا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَہُ' وَالْمَنَّانُ' وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہُ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ)). [مسلم ۱/۱۰۲]

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور نہ نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ روای کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے یہ کلمات تین بار دہرائے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یہ گھاٹا پانے والے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نامراد لوگ یا رسول اللہ ﷺ! کون ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے تہبند کو ڈھیلا چھوڑنے والا (ٹخنوں کے نیچے) احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سامان بیچنے والا۔

((عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : اَلْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ)) ❶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ قسم مال کو (بیچ کر) ختم کرنے والی اور برکت کو مٹانے والی ہے''۔

پانچویں بحث ☆ ملک الاملاک کے نام رکھنا

((وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلْاَسْمَاءِ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے ہاں سب ناموں سے اَخنع ملک الاملاک نام رکھنا ہے''۔

چھٹی بحث ☆ زمانے کو گالی دینا

((وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِيْنِي ابن آدم يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)) ❸

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے [زمانے کو گالی دے کر] تکلیف دیتا

---

❶ البخاری ۳/ ۱۲ و مسلم ۳/ ۱۲۲۸ و اللؤلؤ والمرجان ۲/ ۱۵۶۔

❷ البخاری ۷/ ۱۱۹ و مسلم ۳/ ۱۶۸۸ و اللؤلؤ والمرجان ۳/ ۴۷۔

❸ البخاری ۶/ ۴۰ و مسلم ۴/ ۱۷۶۲ و اللؤلؤ والمرجان ۳/ ۷۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کیونکہ زمانہ تو میں ہوں۔ سارا اختیار میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں ہی الٹ پلٹ کرتا ہوں۔"

ساتویں بحث ☆ میت پر نوحہ [بین] کرنا

((عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالت : اَخذَ عَلَيْنَا النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَّا نَنُوحَ فَمَا وَفَّتْ مِنَّا إِمْرَأَةٌ خَمْسَ نِسْوَةٍ : أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةَ أَبِي سَبْرَةَ إِمْرَأَةُ مُعَاذٍ، وَأَمْرَأَتَيْنِ أَوْ إِبْنَةَ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَة مُعَاذِ وَامْرَأَة أُخْرَى)) ❶

"حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بیعت لیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گی تو ہم میں سے پانچ عورتوں کے سوا کسی نے بھی اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ [وہ پانچ عورتیں یہ ہیں] ام سلیم، ام العلاء ابوسبرہ کی بیٹی، معاذ کی بیوی اور دو دوسری عورتیں یا ابوسبرہ کی بیٹی معاذ کی بیوی اور ایک دوسری عورت۔"

((وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللّٰہ عنه ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ : الْفَخْرِ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، والنياحةُ وقَالَ النائحةُ إذا لَمْ تتبْ قَبْلَ مَوْتِها تقَالُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وعلَيْها سِرْ بَالٍ مِنْ قطْرِ ان وَدُرْعٍ مِنْ جَرْبٍ)). [مسلم ۲/۷۱٤٤]

"حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت کے چار کام موجود ہیں جنہیں وہ چھوڑ نہیں رہے۔ ① حسب ونسب میں فخر کرنا۔ ② خاندان کے بارے میں طعنہ دینا۔ ③ ستاروں کے توسط سے بارش مانگنا۔ ④ نوحہ کرنا اور فرمایا اگر

❶ البخاری ۲/ ۸۷، مسلم ۲/ ٦٤٤ واللؤلؤ والمرجان ۱/ ۱۸۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوحہ [بین] کرنے والی اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کو اس طرح اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کی قمیض ہوگی اور دوپٹہ [جرب]''

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس قدر شدید درد میں مبتلا ہوئے کہ ان پر غشی طاری ہوگئی اور ان کا سر خاندان کی کسی عورت کی گود میں تھا اور وہ کسی بات کو جواب نہ دیتے پس جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے میں اس سے بری ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری ہوئے۔ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چیخنے والی [نوحہ کرنے والی] سر نوچنے والی اور گریبان چاک کرنے والی سے بری ہیں۔

((وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) [1]

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے بین کیے۔''

آٹھویں بحث ☆ کسی کے ریٹ پر ریٹ لگا کر گاہک توڑنا

((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

[1] البخاری ۲/۸۳ و مسلم ۱/۹۹ واللؤلؤ والمرجان ۱/۱۹

[2] البخاری ۳/۲٦ و مسلم ۳/۱۱۵٤ واللؤلؤ والمرجان ۲/۱۳٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قافلوں کو آگے نہ ملا کرو اور ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کیا کرو اور بڑھ چڑھ کر کسی کا سودا فسخ نہ کیا کرو اور شہری دیہاتی کے لئے خرید و فروخت نہ کیا کرے اور بکریوں کا دودھ روکا نہ کرو اور اور جو بکری خرید لے اس کو دو اختیار ہیں دودھ دہنے کے بعد پسند آئے تو اسے رکھ لے اور نہ پسند آئے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوروں کا دے دے۔''

نویں بحث ☆ کسی کی بے جا تعریف کرنا

((وَعَنْ اَبِی بَکْرٍ رضی اللّٰہ عنہ قال : أثنی رجلٌ علی رجلٍ عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال : وَیْلَكُ قَطَعْتَ عَنُقَ صَاحِبُكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهِ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ)) ❶

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس دوسرے آدمی کی تعریف کی تو نبی کریم ﷺ نے بار بار فرمایا تو ہلاک ہو جائے! تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ پھر فرمایا جسے اپنے بھائی کی لازماً تعریف کرنا ہی پڑے تو یوں کہے: میں فلاں کو ایسا خیال کرتا ہوں اللہ اس کو توفیق دے۔ میں اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں پاکیزگی تسلیم نہیں کرتا [اگر واقعی کسی کی خوبی جانتا ہو] اس طرح کہہ سکتا ہے۔''

((وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللّٰہ عنہ قال : سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل، ویطریہ فی مدحہ فقال: أَهْلَكْتُمْ أَو قَطَعْتُمْ ظَهَرَ الرَّجُلِ)) ❷

---

❶ البخاری ۱۵۸/۳ و مسلم ۲۲۹۷/٤ و اللؤلؤ والمرجان ۳۲۸/٤۔

❷ البخاری ۱۵۸/۳ و مسلم ۲۲۹۷/٤ واللؤلؤ والمرجان ۳۲۸/٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دوسرے کی تعریف مبالغہ کے ساتھ کرتے ہوئے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم نے اسے ہلاک کر دیا' یا اس آدمی کی کمر توڑ دی۔

اور ابن بطال نے کہا ہے کہ نہی کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہوئے وہ خوبیاں بھی بیان کر دے جو اس میں نہ ہوں تو لامحالہ ممدوح خود پسندی کا شکار ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں خیال کرلے گا کہ وہ اس مرتبہ کے لائق ہے اور اپنا عمل ضائع کر بیٹھے گا یا عمل میں اضافہ کرنے کی رغبت ختم ہو جائے گی۔ اسی لئے علماء نے اس حدیث کا یوں مطلب بیان کیا ہے کہ ''مبالغہ آمیز تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی پھینکو۔'' اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے منہ پر ان کی جھوٹی تعریف کرتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جھوٹی تعریف ذبح کرنے کے مترادف ہے۔''

((قال : إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ وَفي رواية عن المقداد أيضًا : أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نحثي في وجوه المدّاحين التراب)). [مسلم ٤/٢٢٩٧]

''ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عثمان کی تعریف کرنے لگا۔ مقداد کسی کا سہارا لے کر [کیونکہ موٹے تھے] اس کے گھٹنوں پر کودا اور اس کے منہ پر کنکریاں پھینکنے لگا۔ عثمان نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ تو اس نے جواب دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے مونہوں پر مٹی پھینکو۔ اور مقداد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے مونہوں پر مٹی پھینکیں۔''

دسویں بحث ☆ کسی قدر تعریف جائز ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ تعریف زبان کی آفتوں میں شامل ہے جبکہ اس کی وجہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے ممدوح فتنہ میں پڑ سکتا ہو یا بے تکی تعریف ہو یا اس میں مبالغہ ہو اور اگر تعریف ان تمام خطرات سے پاک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس ضمن میں ایک باب قائم کیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ "اپنی معلومات کے دائرہ میں کسی بھائی کی تعریف کرنا"۔

پھر فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ زمین پر چلنے والوں میں سے کسی کے بارے میں فرمایا ہو کہ وہ جنتی ہے۔"

((وعن موسىٰ بن عقبة عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حِيْنَ ذَكَرَ فِي الإِزَارِ مَا ذَكَرَ' قال أبو بكر : يارسول الله' ان إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أُحَدَ شَقَّيهِ۔ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنهم)) ❶

"حضرت موسیٰ بن عقبہ سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند لٹکانے [ٹخنوں سے نیچے] کے ضمن میں جو کچھ فرمایا وہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میرا تہبند تو ایک طرف سے خواہ مخواہ لٹک ہی جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو ان متکبرین میں شامل نہیں ہے۔"

یعنی یہ جائز ہے اور پہلی ذکر کردہ وعید سے مستثنیٰ ہے۔ لہٰذا پختہ بات یہی ہے جو تعریف بے اصولی اور ممدوح کو فتنہ وخود پسندی میں ڈالنے والی نہ ہو وہ جائز ہے۔

اور اس جائز صورت میں وہ تمام احادیث شامل ہیں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حسب مراتب اوصاف بیان کئے گئے ہیں (رضی اللہ عنہم) جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

اے عمر رضی اللہ عنہ! جس رستے میں بھی چلتے ہوئے شیطان کی تجھ سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ تیرا رستہ چھوڑ کر اور کوئی رستہ اختیار کر لیتا ہے۔۔۔۔۔ لہٰذا جس تعریف میں

---

❶ البخاری ۷/۸۷ والبخاری مع الفتح ۱۰/۴۷۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کردہ خوبی ممدوح میں موجود ہو وہ نہی میں شامل نہیں ہے۔

جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کی شعر، تقریر اور ایک دوسرے سے خطاب کرنے کے سلسلہ میں مداحین نے بہت تعریف کی ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے کسی کے منہ پر مٹی نہیں پھینکی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی کی منہ پر تعریف کرنے کے سلسلہ میں بہت زیادہ احادیث صحیحین میں مذکور ہیں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ ان سب میں مطابقت یوں ہوگی کہ جس تعریف میں بے اصولی اور خوشامد اختیار کی گئی ہو، مبالغہ کیا گیا ہو اور ممدوح کے خود پسندی میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو، اس سے منع کیا گیا ہے۔ ورنہ جس شخص کے بارے میں تقویٰ، پختہ عقل اور کامل معرفت کی بنا پر خود پسندی کا خوف نہ ہو تو اس کے منہ پر اس کی تعریف کرنے میں کوئی حرج نہیں، [بشرطیکہ بے تکی] نہ ہو۔

بلکہ اگر ایسی تعریف سے بھلائی کے لئے آمادگی، زیادہ شوق، ہمیشگی کا جذبہ اور ان اوصاف کو قائم رکھنے کی آرزو پیدا ہو تو مستحب ہے۔'' [واللہ اعلم]

گیارھویں بحث ☆ انسان اپنی ذات کے ستر کو پھاڑنا

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول : كُلُّ أُمَّتِی مَعَافِی اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: يَافُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا، وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ ولفظ مسلم "وإن من الاجهار والمجانة عدم المبالاة بالقول و الفعل)) ❶

''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میری تمام امت کو معافی دی جائے گی سوائے ان

❶ البخاری ۸۹/۷ و مسلم ۲۲۹۱/٤ واللؤ لؤ والمرجان ۳۲۶/۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے جو اپنے گناہوں کا اظہار کرتے پھرتے ہیں اور یہ بے حیائی کی بات ہے کہ رات کو آدمی کوئی [برا] عمل کرتا ہے اور صبح اٹھ کر کہتا ہے [حالانکہ اللہ نے اس کا پردہ رکھا] کہ اے فلاں! گذشتہ رات میں نے ایسا ویسا (برا) کام کیا ہے۔ رات گزارتے وقت اللہ نے پردہ رکھا اور صبح ہوتے ہی اپنے آپ سے پردہ دور کر دیا۔

اور صحیح مسلم کے الفاظ یوں ہیں [عیب] ظاہر کرنا اور بے حیائی کی بات یہ ہے کہ اپنے قول وفعل کی عدم مطابقت کا خیال نہ رکھنا۔"

بارھویں بحث ☆ گالی گلوچ اور ایمان والوں سے مذاق کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُوا۟ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا۟ بِٱلْأَلْقَـٰبِ بِئْسَ ٱلِٱسْمُ ٱلْفُسُوقُ بَعْدَ ٱلْإِيمَـٰنِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ﴾ [الحجرات : ١١]

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔"

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) [1]

[1] مسلم ٤/١٩٦٧ و شرح النووي ١٦/٩٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد یا نصف مد کے ثواب کو حاصل نہیں کرسکتا۔

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا حرام ہے جیسا کہ بے حیائی کے تمام کام حرام ہیں خواہ ان میں سے کوئی فتنوں میں بھی مبتلا ہوا ہو کیونکہ وہ ان جنگوں میں اجتہاد کرتے ہوئے اور صحیح مقصد حاصل کرنے کے لیے شریک ہوئے۔"

((وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ أنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول : لَا یَرْمِی رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَلَا یَرْمِیهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا إِرْتَدَتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ)) [1]

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ کوئی آدمی کسی کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ اس کے لائق نہ ہوا تو وہ تہمت لگانے والے پر واپس لوٹے گی۔"

((وعن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)) [2]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے اپنے بھائی کو "یا کافر" (اے کافر) کہا تو ان دونوں میں سے ایک تو کافر ہوگیا۔"

((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْمُبْتَدِىءِ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)).[اخرجہ ابوداؤد ٤/٢٧٤]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] البخاری مع الفتح ١٠/٤٦٦ واحمد فی المسند ٥/١٨١۔
[2] البخاری ١/١٧ و مسلم ١/١٨ و اللؤلؤ والمرجان ١/١٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ دو گالیاں دینے والوں میں سے گالیوں کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہوگا جب تک وہ حد سے تجاوز نہ کرے۔''

حدیث کا معنی یہ ہے کہ دو گالیاں دینے والے ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہتے ہیں لیکن گالیوں کا گناہ ابتداء کرنیوالے پر ہوگا۔ جب تک مظلوم حد نہ پھلانگے یعنی اس کو زیادہ گالیاں دے لے یا زیادہ فحش گالیاں دے لیکن جب زیادتی کرے گا تو زیادتی کا گناہ اس کو ہوگا اور باقی گناہ شروع کرنے والے کو ہوگا۔'' [واللہ اعلم]

((وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رسول الله ﷺ يقول : لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اِلَّا كَفَرَ، وَمَنْ إِدَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوأْ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَو قَالَ : عُدُو اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)). [مسلم ۱/ ۸۰]

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا جو آدمی جانتے ہوئے اپنا باپ کسی غیر کو بنائے وہ کافر ہو گیا۔ اور جس نے ایسا دعویٰ کیا جس کے وہ لائق نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیے اور جس نے کسی آدمی کو کفر یہ الفاظ سے بلایا یا اس کو ''اللہ کا دشمن'' کہہ دیا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمات اس پر لوٹ آئیں گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث علماء کے نزدیک مشکلات میں سے ہے کیونکہ اس کا ظاہر اس کی مرادی معنویت سے مختلف ہے۔۔۔۔۔ اہل حق کا یہ مذہب ہے کہ مسلمان شخص گناہوں [قتل۔ زنا وغیرہ] کے ذریعے کافر نہیں ہو جاتا۔ اور اسی طرح اگر وہ اپنے بھائی کو ''یا کافر'' کہے اور وہ دین اسلام کے جھوٹا ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اور مذکورہ سابقہ بیان جاننے کے ضمن میں اس کی کچھ توجیہات ہیں۔

پہلی توجیہ:

یہ خیال کیا جائے کہ کلمہ کفر اس پر نازل ہونے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا بَاءَ حَارَ رَجَعَ ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں۔

دوسری توجیہ:

اس کو کافر کہنے کی معصیت اس پر لوٹے گی اور اپنے بھائی کو کمتر خیال کرنے کا جرم بھی اس پر وارد ہوگا۔

تیسری توجیہ:

ان خوارج کے لئے اس کو جائز خیال کیا جائے گا جو مومنوں کو ''کافر کہتے پھرتے ہیں اور یہ بات قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے جو کہ ضعیف ہے۔ کیونکہ پسندیدہ مذہب وہی ہے جسے محققین نے اختیار کیا ہے کہ خوارج تمام بدعتیوں کی طرح کفر کے فتوے نہیں لگاتے۔

چوتھی توجیہ:

اس کا معنی یہ ہے کہ اس بات میں کفر کی تاویل کی جائے گی کیونکہ گناہ کفر کا پیش خیمہ ہوتے ہیں اور زیادہ گناہ کرنے والے پر اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ گناہوں کا منحوس انجام کفر تک پہنچا دے۔

پانچویں توجیہ:

اس پر تکفیر لوٹ آتی ہے اور لوٹنے والی تکفیر حقیقی کفر نہیں ہوتا بلکہ اس تکفیر کا مطلب یہ ہے، چونکہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو گویا اس نے اپنے آپ کو کافر کہا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دین اسلام کو جھٹلانے کی وجہ سے کافر ہو چکا ہو۔ [واللہ اعلم]

لیکن یہ بات کہ جس نے اصلی حقیقت جانتے ہوئے کسی کو اس کے غیر باپ کی طرف منسوب کر دیا، [اس نے بھی کفر کیا] اس کی دو تاویلیں ہیں۔

پہلی تاویل:

اس کو جائز سمجھنے والے کے حق میں تو ایسا ہی ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری تاویل:

اس نے نعمت، احسان اور اللہ تعالیٰ کے حق سے کفر کیا اور اس کے حقیقی باپ کا انکار کیا اور اس سے مراد وہ کفر نہیں ہے جو آدمی کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ ''تم کفر کرتی ہو''۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان کے اس کفر کی یوں تعبیر کی کہ وہ احسان اور خاوند کی (خدمات کا) کفر کرتی ہیں۔

اور اس حدیث کی نص صحیح مسلم میں یوں وارد ہے:

اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو اور استغفار زیادہ کیا کرو کیونکہ میں نے آگ میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے تو ایک عوت نے حیران ہو کر پوچھا؟ یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے کہ آگ میں زیادہ ہم ہوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوند کی خدمات کا جھٹ انکار کر دیتی ہو ـ ـ ـ ـ ـ

اور تم سے کوئی جتنی بھی زیادہ عقل والی ہو پھر بھی عقل اور دین کے لحاظ سے ناقص ہی ہوتی ہے اس نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! ہم میں دین و عقل کی کون سے کمی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک آدمی کی گواہی کے برابر ہے اور (بامر مجبوری) کئی کئی راتیں نماز نہ پڑھنا اور رمضان کے روزے چھوڑ دینا یہ دین کی کمی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جھگڑتے وقت کسی شخص کو مذموم الفاظ استعمال کر کے پکارنے کو عادت بنا لینا دو وجہ سے قبیح ہے [اے گدھے، اے کتے، اے بٹیرو غیرہ]

وجہ اوّل ☆ یہ جھوٹ ہے۔

وجہ ثانی ☆ یہ تکلیف دینا ہے۔

گالی دینے اور گالی نکالنے سے منع کیا گیا ہے حتیٰ کہ حیوان، پرندوں اور جانوروں کو بھی گالی دینا منع ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((فَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ)) ❶

''حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا اور جگاتا ہے۔''

تیرھویں بحث ☆ والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا : يَارسول الله، وهل يشتم الرجل والديه؟ قال : نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبَّ أَبَاهُ، وَيَسُبَّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)) ❷

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے [حیران ہوکر] پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور وہ کسی کی ماں کا گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔''

چودھویں بحث ☆ لعن طعن کرنا

لعنت یہ ہے کہ کسی کو دھتکارنا [پھٹے منہ کہنا] اور اللہ کی رحمت سے دور کرنا اور مومن کی خوبیوں میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لعنت کرنے والا اور طعنہ دینے والا نہیں ہوتا اور نہ بے حیا اور فحش گو ہوتا ہے۔۔۔۔۔ یہ تو ناقص ایمان والے گناہ گاروں کی

---

❶ اخرجه ابوداؤد ٤/٣٢٧ و صحيح الجامع ٦/١٦١۔

❷ البخاری ٧/٦٩ و مسلم ١/٩٢ واللؤلؤ والمرجان ١/٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبیاں اور عادتیں ہیں۔

① ((عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ)) ❶

''حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو لعن طعن کرنا اس کے قتل کے برابر ہے۔''

② ((وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَانًا)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی دوست کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔''

③ ((وعن ابی الدرداء رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو سفارشی بن سکیں گے اور نہ گواہ۔''

④ ((وعن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهِ، وَلَا بِالنَّارِ)) ❹

''حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو اللہ کی لعنت نہ کیا کرو اور نہ اس کا غضب کسی پر ڈالو اور نہ کسی کو آگ میں ڈالنے کی لعنت دو۔''

((وعن ابی مسعود رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله

---

❶ البخاری ٧/ ٢٢٣ و مسلم ١/ ١٠٤۔

❷ مسلم ٤/ ٢٠٠٥ والترمذی ٤/ ٣٧١۔

❸ مسلم ٤/ ٢٠٠٦ و ابوداؤد ٤/ ٢٧٨۔

❹ الترمذی قال حسن صحيح ٤/ ٣٥٠ و ابوداؤد ٤/ ٢٧٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیه وسلم : لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَالْبَذِيِّ)). [والترمذی و حسنه ٤/ ٣٥٠]

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نہ تو طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ بے حیا اور نہ ہی فحش گو۔''

((وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَغَلَّقَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ فَتَغَلَقَ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا۔ ثُمَّ تَأْخَذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدُ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنَّ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا)). [ابوداؤد ٤/ ٢٧٧]

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے تو اس کے آگے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے آگے اس کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں کوئی ٹھکانہ بنانا چاہتی جب وہ کوئی سوراخ نہیں پاتی تو ملعون پر لوٹتی ہے اگر وہ اس کا اہل ہو...... ورنہ اس کے کہنے والے پر لوٹ جاتی ہے۔''

((وعن ابن عباس رضی الله عنهما أن رجلا لعن الريح عند النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم : لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)) [1]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کو لعنت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ تو حکم کی پابند ہے اور جس نے کسی غیر مقدار پر لعنت کی تو وہ اس پر لوٹ

[1] ابوداؤد ٤/ ٢٧٨ والترمذی ٤/ ٣٥١ و هو حديث صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے۔''

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ رضى الله عنهما قال : بينهما رسول الله ﷺ فى بعض أسفاره و امراة من الأنصار على ناقة فضجرت فلعنتها فسمعها رسول الله صلى الله عليه فقال : خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قال عمران: فكأنى أراها الأن تمشى فى الناس ما يعرض لها احد)). [مسلم ٤/٢٠٠٤]

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں ایک عورت نے اونٹنی پر بیٹھے اپنی اونٹنی کو ڈانٹتے ہوئے لعنت کر دی جسے رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا: اس پر سے ہر چیز اتار لو اور اس کو آزاد چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ ابن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ منظر میں آج بھی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں میں پیدل چل رہی ہے اور کسی نے اس کی حمایت نہیں کی۔''

((وعن أبى برزة رضى الله عنه قال : بينهما جارية على ناقة عليها بعض متاع القوم اذ بصرت النبى صلى الله عليه وسلم وتضايق بهم الجبل' فقالت: حل اللهم العنها' فقال النبى صلى الله عليه وسلم : لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةَ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ وَفِي رِوَايَة لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةَ عَلَيْهَا لَعْنَةُ مِنَ اللّٰهِ)). [مسلم ٤/٢٠٠٤]

''حضرت ابی برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک لڑکی اس اونٹنی پر بیٹھی ہوئی تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا۔ اچانک رسول اکرم ﷺ نے دیکھا اور پہاڑ نے رستہ تنگ کر دیا۔ تو لڑکی نے کہا اے اللہ! اس پر لعنت بھیج تو آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہیں جا سکتی جس پر لعنت کی گئی ہو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی سفر کرنے والا جانور نہیں جا سکتا جس پر اللہ کی لعنت کی گئی ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پندرھویں بحث ☆ کافر اور نافرمانوں پر بغیر تعیین کے لعنت کا جواز

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گناہوں سے بچے ہوئے مسلمان پر لعنت کرنا مسلمانوں کے ہاں بالاتفاق حرام ہے اور مذموم خوبیوں والے لوگوں پر جائز ہے جیسا کہ یوں کہنا [اللہ تعالیٰ ظالموں پر لعنت کرے، اللہ کافروں پر لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، اللہ تعالیٰ فاسقوں پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ تصور کھینچنے والوں پر لعنت کرے وغیرہ۔۔۔]

www.KitaboSunnat.com

پھر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے دلیلیں بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

① قولہ: اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

② قولہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس شخص پر بھی لعنت کرے جو بدعتی کو (عزت کرتے ہوئے) جگہ دے اور اس پر بھی لعنت کرے جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس پر بھی لعنت کرے جو منار تبدیل کر دے [زمین کے منار]؟

③ قولہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ نے ایک گدھے کے منہ پر رنگ بھرا ہوا دیکھا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے اس رنگ کو بھرا۔

④ قولہ: اے اللہ! رعل اور ذکوان اور عصیت پر لعنت بھیج جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں۔

لیکن کسی انسان کا ان اوصاف سے متصف آدمیوں کو جیسے یہودی، نصرانی، ظالم، زانی، مصور، چور، سود خور وغیرہ کو ان احادیث کے ظاہری معانی پر قیاس کرتے ہوئے لعنت کرنا حرام نہیں ہے۔

اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تحریم کی طرف اشارہ کیا ہے مگر وہ جو کفر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوت ہوا ہو جیسا کہ ابولہب، ابوجہل، فرعون، ہامان وغیرہ .... کیونکہ لعنت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنے کا نام ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ فسق اور کفر کی حالت پر کس کا خاتمہ ہوگا؟ اور کسی کے لئے بددعا کرنا بھی لعنت کے مترادف ہے۔ حتیٰ کہ ظالم کے لئے ان الفاظ سے بددعا کرنا کہ اللہ اس کے جسم کو تندرست نہ کرے اور نہ اس کو بچائے اور نہ اس کو چلنے دے۔

ان تمام آراء وخیالات کے بارے میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن میرے خیال میں سب سے درست بات وہ ہے جو امام غزالیؒ نے اختیار کی ہے کہ جو آدمی معاصی (گناہوں) سے متصف ہو جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کفر پر مرا ہے اس کے لئے لعنت کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس کا فسق وکفر پر خاتمہ ہوگا......

کتنے ہی لوگوں کو ہم نے دیکھا اور سنا کہ وہ معاصی اور کفر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو ہدایت دے دی اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ باطل کے حامی ہونے کی بجائے حق کے حامی و مددگار ہو گئے ..... اور پھر نبی کریم ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے بھی روکا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

مُردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے ہیں۔

اور امام ترمذیؒ نے مغیرہ بن شعبہ عن النبی سے روایت کیا ہے:

''مردوں کا گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ''۔

سولھویں بحث ☆ ماشاء اللّٰہ و شاء فلان ''اللہ اور فلاں کی مرضی'' کہنا

لولا اللّٰہ و فلان ''اگر اللہ اور فلاں کا دخل نہ ہوتا'' کہنا

((وعن حذیفة رضی اللّٰه عنه عن النبی ﷺ قال : لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ)) ❶

❶ ابوداؤد برقم ٤٩٨٠، ٤/٢٩٥ و احمد فی المسند ٥/٣٨٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والمراتب فی ذلک ثلاث:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ ''اللہ تعالیٰ اور فلاں نے یوں چاہا''۔ بلکہ یوں کہا کرو پہلے اللہ نے چاہا پھر فلاں نے ۔۔۔۔۔اور اس کے تین مراتب ہیں:

① صرف اللہ چاہے۔۔۔۔یا صرف اللہ ایسا نہ کرتا اور یہ سب سے افضل ہے۔

② پہلے اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔ یا اللہ ایسا نہ کرتا پھر فلاں ایسا نہ کرتا اور اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

③ اللہ چاہے اور فلاں چاہے۔ اگر اللہ اور فلاں ایسا نہ کرتا۔۔۔۔۔اور یہ جائز نہیں ہے۔''

سترھویں بحث ☆ لَوْ (اگر) اور تقدیروں کو اللہ کے سپرد نہ کرنا

((وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : الْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیفِ وَفِی کُلٍّ خَیْرٌ أُحْرِصْ عَلَی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّی فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ فَإِنَّ لَوْ تُفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ))[مسلم برقم ٢٦٦٤، ٤/ ٢٠٥٢]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور ہر بھلائی میں اپنے نفع مند بات کی حرص کیا کر اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہ بن۔ اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں نہ کہہ کہ اگر میں کوشش کرتا تو اس طرح نہ ہوتا۔ بلکہ اس طرح کہہ: اللہ نے ایسا ہی فیصلہ کیا تھا اور جو چاہا کر دکھایا کیونکہ لَوْ (اگر) شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اٹھارھویں بحث ☆ آدمی کا یوں کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے

((وعن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علی وسلم قال : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أُهْلَكُهُمْ وَمَعْنَى الحديث فهو اشدهم هلاكًا، وقد اتفق العلماء على أن هذا الذّم إنما هو فيمن قاله على سبيلِ الإزراء على الناس واحتقارهم، وتفضيل نفسه عليهم، وتقبيح أحوالهم، لأنه لا يعلم سر اللّٰه فی خلقه۔ فأما من قال ذلك تحزنًا لما يرى في نفسه وفى الناس من النقص فى أمر الدين فلا بأس عليه وقيل معناه لا يزال الرجل يعيب الناس ويذكر مساويهم ويقول فسد الناس وهلكوا ونحو ذلك فإذا فعل ذلك فهو أهلكهم وأسوأ حالًا منهم بما يلحقه من الاثم فی عيبهم والوقيعة فيهم، وربما اوصه ذلك إلى العجب بنفسه وأنه خير منهم واللّٰه اعلم)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود ان سے بڑھ کر ہلاک ہو جاتا ہے اور علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ یہ مذمت اس شخص کے لئے ہے جو یہ بات لوگوں کو حقیر سمجھتے ہوئے کہے اور اپنی برتری ان پر جتائے اور ان کے حالات کو برا خیال کرے۔۔۔۔ کیونکہ وہ اللہ کی مخلوق کے بارے میں اس کے بھیدوں سے ناواقف ہے۔

لیکن جس نے یہ بات اپنے اعمال اور لوگوں کے اعمال میں دین کی کمی پر غم کھاتے ہوئے کہی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ لوگوں کے عیب نکالتا ہے اور ان کی برائیوں کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے۔ پس جب وہ ایسا کرتا

---

[1] شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۶/۱۷۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ ان سے بڑھ کر ہلاک ہوتا ہے اور اس کے حالات ان سے بدتر ہو جاتے ہیں اور یہ لوگوں کو عیب لگانے کے گناہ کی پاداش میں ہوتا ہے اور ان کی ٹوہ میں لگے رہنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اکثر اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو خود پسندی میں مبتلا کر دیتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہے۔" [واللہ اعلم]

انیسویں بحث ☆ حرام گانا بجانا اور شعر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايٰتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِى أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [لقمان: ٦-٧]

"اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے بغیر علم کے بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے۔ ایسے لوگوں کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں۔ اچھا' مژدہ سنا دو اسے دردناک عذاب کا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب اللہ کی منشا و مراد کو خوب جانتے تھے۔ اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے جس اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس نے غنا' کو تین بار دہرایا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا ریشم شراب اور باجے گاجوں کو جائز سمجھیں گے۔

﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ وَأَنتُمْ سٰمِدُونَ﴾ [النجم: ٥٩-٦١]

"اب کیا یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو۔ ہنستے ہو اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روتے نہیں ہو۔"

شعر دو قسم کا ہوتا ہے:

پہلی قسم ☆ جس میں اسلام اور مسلمانوں کی تعریف کی گئی ہو نیز اس میں حق اور اہل حق کی نصرت بیان کی گئی ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دوسری قسم ☆ جس میں کسی قوم کی جھوٹی تعریف ہو یا کسی قوم کی جھوٹی مذمت ہو یا اس میں جھوٹی باتیں اور بہتان بیان کیا گیا ہو۔ یہ قسم حرام ہے اور زبان کی تمام آفتوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَٰتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ﴾ [الشعراء: ۲۲۴۔ ۲۲۷]

"رہے شعراء تو ان کے پیچھے بہکے لوگ چلا کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو صرف بدلہ لے لیا۔۔۔۔ اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔"

بیسویں بحث ☆ جھوٹا وعدہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ② وعدے کو جھوٹا کر دے۔ ③ امانت میں خیانت کرے۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس میں چار خوبیاں ہوں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے ایک خوبی ہوگی اس میں نفاق کی ایک صفت موجود ہوگی، یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ② جب امانت دیا جائے تو خیانت کرے۔ ③ اور جب جھگڑ پڑے تو گالیاں دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکیسویں بحث ☆ جو دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود نہ کرے

((عن اسامه بن زيد رضى الله عنه قيل له : لو أتيت فلانًا فكلمة قال: إنكم لترون أني لا أكلمه إلا أسمعكم۔ إني أكلمه في السر دون أن أفتح بابًا الا أكون أول من فتحه' ولا أقول لرجل إن كان عليَّ أمِيرًا: إنه خير الناس بعدشي ء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا : وما سمعته يقول؟ قال : سمعته يقول : يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ' فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ' فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرِحَاهُ' فَيُجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ' فَيَقُولُونَ : أى فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وتنهانا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ : كُنْتَ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ' وَانهاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)) [1]

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کو کہا گیا کہ اگر تو فلاں آدمی کے پاس آئے تو اس سے بات کرے گا اس نے جواب دیا تم دیکھو گے کہ میں اس سے بات نہیں کروں گا جب تک تم کو سنا نہ لوں۔ میں اس سے خفیہ بات کر کے ایسا دروازہ کھول لوں جس کو میں کھولنے والا نہیں ہوں اور اگر کوئی آدمی مجھ پر امیر مقرر کر دیا جائے تو میں اس کو تمام لوگوں سے بہتر خیال نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے:

آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں پھینکا جائے گا تو اس کی آنتیں نکل آئیں گی تو وہ ایسے گھومے گا جیسا کہ گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ آگے والے (دوزخی) اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے بھئی تمہیں کیا ہوا؟ کیا تو ہم کو نیکی کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور برائی سے نہ روکا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا میں تم کو تو

[1] البخارى ٤/ ٩٠ و مسلم ٤/ ٢٢٩٠ واللؤلؤ والمرجان ٣/ ٣٢٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا لیکن خود کیا کرتا تھا۔

اس کا یہ معنی نہیں ایسا آدمی نیکی کا حکم ہی نہ کرے اور برائی سے نہ روکے یہاں تک کہ کامل (عامل) نہ ہو جائے۔۔۔۔اگر کوئی کامل عامل ہونے سے پہلے نیکی کا حکم ہی نہ دے تو کوئی بھی نیکی کا حکم دینے والا نہ رہے گا الا ماشاء اللہ۔

لیکن اس سے دو مقصد واجب ہیں:

پہلا واجب ☆ اپنے تئیں بھی نیکی کا حکم کرے اور برائی سے باز رکھے اور اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔

دوسرا واجب ☆ دوسروں کو علم اور بصیرت کے مطابق نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔ جب دو واجبوں میں سے ایک کا اہتمام کرے اور دوسرے کو چھوڑ دے تو جس واجب کو ترک کرے گا اس کو انجام دینا اس پر باقی رہے گا اور جو انجام دے گا وہ ادا ہو جائے گا بشرطیکہ اس کی نیت خالص ہو۔ واللہ اعلم۔"

بائیسویں بحث ☆ خاوند یا بیوی کا راز ظاہر کرنا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بے شک قیامت کے دن اللہ کے ہاں مرتبہ میں سب سے بدترین وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے یا وہ اس کے پاس آئے پھر وہ اس کا راز نشر کر دے اور یہ امانت کی سب سے بڑی خیانت ہے۔

تئیسویں بحث ☆ اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم کھانا

((عن ثابت بن الضحّاك رضى الله عنه عن النبى ﷺ قال : مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ)) [1]

[1] البخارى مع الفتح ١٠/٤٦٤ و ١٠/٥١٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر جھوٹی قسم کھائی تو وہ اس طرح ہو گا جیسا اس نے کہا۔ اور جس چیز کا ابن آدم مالک نہ ہو اس کی نذر نہیں مان سکتا اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کر دیا وہ دوزخ کی آگ میں عذاب دیا جائے گا اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو گویا اس نے اسے قتل کر ڈالا اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو بھی اس کے قتل کی طرح ہے۔''

چوبیسویں بحث ☆ فاسق کو سردار بنانا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سردار نہ کہو کیونکہ اگر وہ (تمہارے کہنے سے) سردار بن گیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر لیا۔

پچیسویں بحث ☆ بخار کو گالی دینا

((عن جابر بن عبداللّٰه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم دَخَلَ عَلَی أُمِّ السَائِبِ أَو أُم الْمُسَیِّبِ فَقَالَ : مَالَكِ یَاأُمَّ السَّائِبِ أَوْ أُمَّ الْمُسَیِّبِ تَزَفْرِینَ قَالَتْ: الْحُمی لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیهَا فقَالَ: لَا تَسُبِی الْحمی فانها تَذْهَبُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ كَمَا یَذْهَبُ الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ)). [اخرجه مسلم ٤/١٩٩٣]

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب پر داخل ہوئے تو فرمایا اے ام السائب یا ام المسیب تجھے کیا ہے کہ کانپ رہی ہے۔۔۔۔۔عرض کی بخار ہے خدا اس کو غارت کرے۔ آپ نے فرمایا بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ بنی آدم کے گناہ اس طرح ختم کر ڈالتا ہے جس طرح بھٹی میں لوہے کا زنگ ختم ہو جاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل:

زبان کی حفاظت واجب ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مکلّف (انسان) کو چاہیے کہ ہر قسم کے غلط کلام سے اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ صرف مصلحت آمیز بات چیت کر سکتا ہے یا جب کلام کرنا مناسب ہو اور مصلحت کے لئے کلام کو ترک بھی کیا جا سکتا ہے۔ غلط بات چیت سے رک جانا مسنون ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ کبھی کبھی مباح (جائز) کلام حرام تک لے جاتا ہے اور یہ مکروہ ہے۔۔۔۔۔ اور یہ لوگوں کی عام عادت بن چکی ہے اور سلامتی کا کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بے کار باتوں کو ترک کر دے۔''

شاعر نے کہا ہے:

اے انسان! اپنی زبان کی حفاظت کیا کر، کہیں یہ اژدھا تجھے ڈس نہ لے۔ زبان کے بہت مقتولین قبرستانوں میں مدفون ہیں جن کی ملاقات سے بہادر بے تاب ہو رہے ہیں۔

ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے:

نوجوان زبان کی ٹھوکر سے مر جاتے ہیں اور پاؤں کی ٹھوکر سے نہیں مرتے، زبان کی ٹھوکر اس کا سر لے کر جاتی ہے اور پاؤں کی ٹھوکر کچھ عرصہ بعد ٹھیک ہو جاتی ہے۔

مسلمان انسان کو ایک بیکار لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالنا چاہیے اور اسے اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہیے اور اسے صرف وہ کلام کرنی چاہیے جس میں نفع کی امید ہو اور اپنے دین میں اضافہ کی حرص ہو۔

جب وہ کوئی بات کرنا چاہے تو اسے دیکھ لینا چاہیے کہ آیا اس میں کوئی نفع یا فائدہ موجود ہے اگر کوئی نفع نہ ہو تو رک جائے اور اگر کوئی نفع ہو تو پھر بھی دیکھے کہ کیا اس سے کوئی ایسی بات متاثر تو نہیں ہوگی جو اس سے زیادہ نفع مند ہو؟ اگر ہو تو اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضائع نہ کرے۔

اگر تو دل کی کسی بات کے متعلق استدلال کرنا چاہیے تو زبان کی حرکت سے استدلال کر کیونکہ وہ تجھے دل کی بات کے متعلق اطلاع دے گی کہ اس کا مالک چاہتا ہے یا انکار کرتا ہے۔

((قال يحيى بن معاذ : القلوب كالقدور تغلى بما فيها، وألسنتها مغارفها، فانظر إلى الرجل حين يتكلم، فإن لسانة يغترف لك مما فى قلبه، حلو وحامض وعذب، وأجاج، وغير ذلك ويبين لك طعم قلبه اغتراف لسانه أى كما تطعم بلسانك طعم ما فى القدرو من الطعام فتدركُ العلم بحقيقة ذلكْ، كذلك تطعم ما فى قلب الرحجل من لسانه فتذوق ما فى قلبه من لسانه كما تذوق ما فى القدر بلسانك)). [حلية الاولياء: ۶۳/۱۰]

((ومن العجب : أن الإنسان يهون عليه التحفظ والاحتراز من أكل الحرام، والظلم، والزنا، والسرقة، وشرب الخمر، ومن النظر المحرم وغير ذالك ويصعب عليه التحرز من حركة لسانه حتى ترى الرجل يشار إليه بالدين، والزهد والعبادة، وهو يتكلم بالكلمات من سخط الله لا يلقى لها بالا ينزل بالكلمة الواحدة منها فى النار ابعد مما بين المشرق والمغرب وكم ترى من رجل متورع عن الفواحش والظلم، ولسانه يفرى فى اعراض الاحياء والأموات ولا يبالى ---- وإذا أردت أن تعرف ذلك فانظر إلى ما رواه مسلم من حديث جُندب رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: قال رجل والله لا يغفر الله لفلان فقال الله عز وجل: من ذا الذى يتألى على ان لا اغفر لفلان فانى قد غفرت لفلان وأحبطت عملك)). [اخرجه مسلم ۲۰۲۳/۴]

((وقال بعض الصحابة لجاريته يومًا: هاتى السفرة نعبث بها ثم قال:أستغفر الله ما أتكلم بكلمة إلا وأنا أخطمها وأزمُها إلا هذه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکلمة خرجت منی بغیر خطام و لا زمام، أو کما قال)) ❶

''یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ دل ہنڈیوں کی طرح، مافیہا کو لے کر ابلتے رہتے ہیں اور زبانیں ان کے ڈھکنے ہیں۔ لہٰذا آدمی کو بات کرتے ہوئے دیکھ لینا چاہئے کہ اس کی زبان اس کے دل میں موجود چیزوں کو ڈھکے ہوئے ہے۔ چاہے میٹھا ہو یا ترش اور شیریں یا کڑوا وغیرہ۔ اور تیرے دل کی چیزوں کے ذائقے تیری زبان کے ڈھکنے (الگ ہونے) سے واضح ہو جائیں گے۔

یعنی جس طرح تیری زبان ہنڈیوں کے مافیہا (کھانوں) کے ذائقوں کو چکھ لیتی ہے اور تجھے اس کے حقیقتِ حال کا پتہ چل جاتا ہے اسی طرح تجھے آدمی کے دل میں خفیہ باتوں کا ذائقہ اس کی زبان سے معلوم ہو جائے گا۔ پس تو اس کے دل کی بات کو اس کی زبان سے چکھ لے گا جس طرح تو ہنڈیوں کے کھانوں کا ذائقہ اپنی زبان سے چکھ لیتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ انسان پر حرام چیزوں کے کھانے سے بچنا اور احتراز کرنا آسان ہے۔ ظلم، زنا، چوری اور شراب پینا، غیر محرم کو دیکھنا وغیرہ بالکل آسان ہے اور اس پر زبان کی حرکت سے محفوظ رہنا مشکل ہے۔

تو کچھ آدمی دیکھے گا جو دین، زہد اور عبادت میں خاص مقام رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ کی ناراضگی کی کچھ باتیں کر بیٹھتے ہیں اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور ایک ہی بات سے آگ میں جا گرتے ہیں اتنی دور کہ درمیان میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔ اور کتنے ہی پرہیزگار اور بے حیائیوں سے بچنے والے اشخاص کی زبان مردوں اور زندوں کی آبروئیں پامال کرتی رہتی ہیں اور ان کو پرواہ تک نہیں ہوتی۔ اور اگر تو اس کی تفصیل چاہتا ہے تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ (سمرۃ بن جندب) حدیث کو ملاحظہ کر جس کا ترجمہ یوں ہے:

---

❶ دیکھئے الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی۔ لابن القیم رحمه الله۔ ص ۲۷۶۔ ۲۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا تو اللہ عزوجل نے فرمایا' کون ہے؟ جو مجھ پر فلاں کو نہ بخشنے کی قسمیں کھا رہا ہے میں نے فلاں کو تو بخش دیا اور تیرے تمام عمل ضائع کر دیئے۔

یہ وہ عابد ہے جس نے اللہ کی چاہت کے مطابق جی بھر کر کما حقہ عبادت کی لیکن اس کے ایک کلمہ نے اس کے تمام عمل ضائع کر دیئے۔

اور بعض سلف میں سے کسی کا صرف اس ایک بات میں حساب لیا گیا [کہ ایک دن گرم ہونا چاہیے اور ایک دن سرد] اور بعض اہل علم خواب میں دیکھے گئے تو ان سے ان کا حال پوچھا گیا تو کہنے لگے۔ بس ایک کلمہ کی بنا پر کھڑا کر دیا گیا ہوں۔ میں نے کہا تھا لوگ بارش کے کس قدر محتاج ہیں تو اللہ نے فرمایا کہ تجھے کس نے بتایا [لوگوں کو شدید ضرورت ہے] میں اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا ہوں۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے اپنی لونڈی سے کہا: دستر خوان لا ہم اسے بیکار کر دیں پھر کہنے لگا۔ استغفر اللہ! میں نے کبھی کوئی بات نہیں کی جب تک میں اسے کنٹرول نہ کر لوں اور لگام نہ دے لوں سوائے اس کلمہ کے جو بغیر کنٹرول اور لگام کے میرے منہ سے نکل گئی یا جیسا آپ نے فرمایا۔"

((وَقَالَ ابْنُ بُرَیْدَةَ رایت ابن عباس رضی اللہ عنهما آخذ بلسانه وهو يقول: ويحكُ قل خيراً تغنم أو اسكت عن سوءٍ تسلم والإِ فاعلم فأنك ستندم۔ فقيل له ياابن عباس لِمَ تقول هذا؟ قال : إنه بلغني ان الإِنسان أراه قال : ليس على شى ء من جسده أشد حنقًا وغيظًا يوم القيامة منه على لسانه إلا من قال خيرًا أو أملى به خيراً)) [1]

"ابن بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زبان کو پکڑ کر یوں فرما رہے تھے کہ تجھ پر افسوس ہو' بھلائی کی بات کہہ کر فائدہ حاصل کر لے یا بری بات سے خاموش رہ کر سلامتی حاصل کر لے

[1] ذکرہ ابن رجب حنبلی فی جامع العلوم والحکم ص ۲۴۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وگرنہ جان لے کہ تو شرمندہ ہو گی ۔۔۔۔ آپ کو کہا گیا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! آپ یہ کیوں کہہ رہے ہیں راوی کا خیال ہے کہ کسی انسان نے آپ کو دیکھ لیا ہوگا۔ آپ نے جواب دیا کہ جسم میں سے کوئی چیز قیامت کے دن زبان کی نسبت زیادہ ندامت اور غصہ دلانے کا سبب نہیں بنے گی مگر جس نے بھلائی کی بات کہی یا بھلائی کی بات لکھوائی۔"

((وکان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحلف باللّٰہ الذی لا إله إلا هو ما علی الارض شیء أحوج إلی طول سجن من لسانی)) [1]

"اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ [جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے] کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ زمین پر کوئی چیز میرے ہاں زبان کی نسبت قید میں اضافہ کر نیکی محتاج نہیں ہے۔"

((وقال یونس بن عبید : ما رأیت أحدًا لسانه منه علی بال إلا رایت ذلك فی سائر عمله، ولا فسد منطق رجل قط إلا عرفت ذلك فی سائر عمله))

((والمتکلم بالباطل شیطان ناطق عاص للّٰه وأکثر الخلق منحرف فی کلامه وسکوته: فهم بین هذین النوعین وأهل الوسط۔ وهم أهل الصراط المستقیم۔ کفّوا ألسنتهم عن الباطل، وأطلقوها فیما یعود علیهم نفعه فی الآخرة فلا تری أحدهم یتکلم بکلمة تذهب علیه ضائعة بلا منفعة فضلاً أن تضره فی آخرته، وإن العبد لیأتی یوم القیامة بحسنات اصال الجبال، فیجد لسانه قدهدمها علیه کلها، ویأتی بسیئات أمثال الجبال فیجد لسانه قد هدمها من کثرة ذکر اللہ وما اتصل به)) [2]

((ولهذا جاء رجل الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال : عظنی وأوجز فقال صلی اللّٰه علیه وسلم إذا قمت فی صلاتك فصل

---

1. ذکره ابن رجب فی جامع العلوم والحکم ص ۲۴۲۔
2. الجواب الکافی لمن سئال عن الدواء الشافی لابن القیم ص ۲۷۶۔ ۲۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلاة مودع، ولا تكلم بكلام تعتذر منه غداً و اجمع اليأس مما في أيدي الناس)) ❶

''یونس بن عبید نے فرمایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو زبان کے معاملہ میں احتیاط کرتا ہو مگر یہ احتیاط اس کے تمام کاموں میں دیکھی جاتی ہے اور کبھی بھی کسی آدمی کی بولی خراب نہیں ہوئی مگر اس کا اثر اس کے تمام کاموں میں دیکھا گیا ہے۔

اور جان لے کہ تمام اعضاء کی حرکات سے آسان حرکت زبان کی ہے لیکن یہ تمام حرکات سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

سلف اور خلف دونوں گروہوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ آیا زبان کی ہر بات لکھی جاتی ہے یا صرف نیکی اور برائی ہی؟ اور ان دو قولوں میں سے پہلا قول زیادہ واضح ہے۔

جان لے کہ زبان میں دو بڑی آفتیں ہیں اگر ایک سے خلاصی ہو جاتی ہے تو دوسری سے نہیں ہو سکتی۔

آفۃ الکلام [بات چیت کرنے کی آفت] اور آفۃ السکوت [خاموش رہنے کی آفت] اور کبھی کبھی ہر ایک دوسری سے موقع محل کے لحاظ سے گناہ میں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

پس حق بیان کرنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے، اللہ کا نافرمان، جھگڑالو، لچک پیدا کرنیوالا ہے بشرطیکہ ان تمام امور میں بے خوف ہو۔ جب کہ ناحق بات چیت کرنے والا شیطان ناطق [بولنے والا] ہے اور اللہ کا فرمان ہے۔۔۔۔ اکثر لوگ بات کرنے اور خاموش رہنے میں درمیانی رستہ اختیار کرتے ہیں اور انصاف پسند ہوتے ہیں اور سیدھے راستہ والے ہیں، اپنی زبانوں کو ناجائز باتوں سے روک لیتے ہیں اور جن باتوں کا نفع آخرت میں ملنے والا ہو وہاں اپنی زبانوں کو آزادانہ استعمال کرتے ہیں۔ پس تو ان میں سے کسی کو نہیں دیکھے گا کہ کوئی بے فائدہ بات کرے اور مزید برآں کہ آخرت میں اس کو اس کا نقصان بھی پہنچے۔

❶ ابن ماجه وانظر صحيح ابن ماجه ٢/ ٤٠٥ واخرجه احمد ٥ ٤١٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی قیامت کے دن نیکیوں کے پہاڑ لے کر آئے گا لیکن اس کی زبان کے کلمہ سوء کی وجہ سے اس کے نیک اعمال بالکل برباد ہو جائیں گے اور ایک آدمی برائیوں کے پہاڑ لے کر آئے گا اور زبان (کے کلمہ خیر ذکر اللہ اور اس سے مشابہ باتیں) کی وجہ سے بالکل ختم ہو جائیں گے۔

اسی لیے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے مختصر سی نصیحت کیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تو نماز پڑھے تو اس طرح پڑھ جیسا کہ وہ تیری آخری نماز ہے اور کوئی بات نہ کر جس کے لیے تجھے کل [قیامت] کو معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بالکل ناامید ہو جا۔ [یعنی صرف اللہ پر بھروسہ رکھ] ہائے قربان جائیں! یہ تین وصیتیں کیسی پیاری وصیتیں ہیں۔ جب بندہ ان کو لازم پکڑے گا تو اس کے تمام کام پورے ہو جائیں گے اور وہ ہر میدان میں کامیاب ہوگا۔"

خاتمۃ الکتاب

اللہ کا شکر ہے کہ اس کی مہربانی سے اور اپنی حسب توفیق جستجو اور تحقیق کے بعد یہ بحث مکمل ہوئی۔ اور اس بیان کردہ موضوع کی بڑی اہمیت ہے۔ مخلص علماء اور بحث و تمحیص کرنے والوں کی عنایت کا حصول بھی اس میں شامل ہے۔

اگر زبان کو امت کے جمع کرنے اور اس میں خیر و بھلائی پھیلانے میں استعمال کیا جائے تو یہ مسلمانوں کے لیے ایک نفع بخش ہتھیار ہے کیونکہ اس سے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اگر اسے امت اسلامیہ میں تفرقہ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ فرد اور معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے اور زبان کی آفتیں تمام اسلامی معاشروں بلکہ خاندانی افراد کے لیے بہت ہی خطرناک ہیں۔

اس سے خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ بھائیوں میں اختلاف ہو جاتا ہے اور ایک دوست دوسرے دوست سے جدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ حکومتیں ایک دوسرے سے متنفر ہو جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس بحث کے مواد کی تلاش میں کوشش کی ہے کہ میں علمی امانت کا التزام کروں اور میں ہر کہنے والے کی بات کو اس سے منسوب کروں اور میں نے احادیث کی تخریج بھی کردی ہے۔

اور میں نے اپنے علم اور معرفت کی بساط کے مطابق کوشش کی ہے کہ میں اس میں کوئی ضعیف حدیث بیان نہ کروں۔ [اس کا ضعف واضح ہونیکی صورت میں] بلکہ میں اس سے ہاتھ کھینچ لوں کیونکہ قرآن مجید اور مطہرہ سنت نبوی ﷺ میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ضعیف احادیث اور مرجوح اقوال کو کام میں لانے سے انسان کو بے پرواہ کردیتا ہے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

قرآن کے علاوہ حدیث اور فقہ فی الدین کو چھوڑ کر تمام علوم ایک مشغلہ ہیں ...... علم تو وہ ہے جس میں ''حدثنا'' کے الفاظ موجود ہوں اور اس کے علاوہ باقی سب کچھ شیطانوں کی باتیں ہیں۔ www.KitaboSunnat.com

یہ سب کچھ اب آپ کے سامنے ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنیٰ اور اعلیٰ صفات کے وسیلہ سے دعا گو ہوں کہ ہمارے تمام اعمال اپنی معزز ذات کے لیے خالص کرے اور ہمیں نفع بخش علم اور نیک عمل کی توفیق دے اور جو کچھ اس نے ہمیں سکھایا اس کے ذریعے ہمیں نفع دے اور یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے اور قبول کرنے کی شان کے لائق ہے۔

پاک ہے تیرا رب عزت والا ان شرکیہ باتوں سے جو لوگ بیان کرتے ہیں اور تمام پیغمبروں پر خدا کی سلامتی ہو اور سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے اپنے بندے اور رسول ﷺ پر اور اس کی مخلوق میں پسندیدہ و بہترین ہستی پر اور آپ کی اولاد اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اور جس نے نیکی کی نیت سے رسول کریم ﷺ کی تابعداری کی۔ یہ رحمتیں اور درود و سلام قیامت تک ان پاکباز ہستیوں پر برستے رہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِمُتَرْجِمِهٖ وَ وَفِّقْهُ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہماری چند دیگر کتب

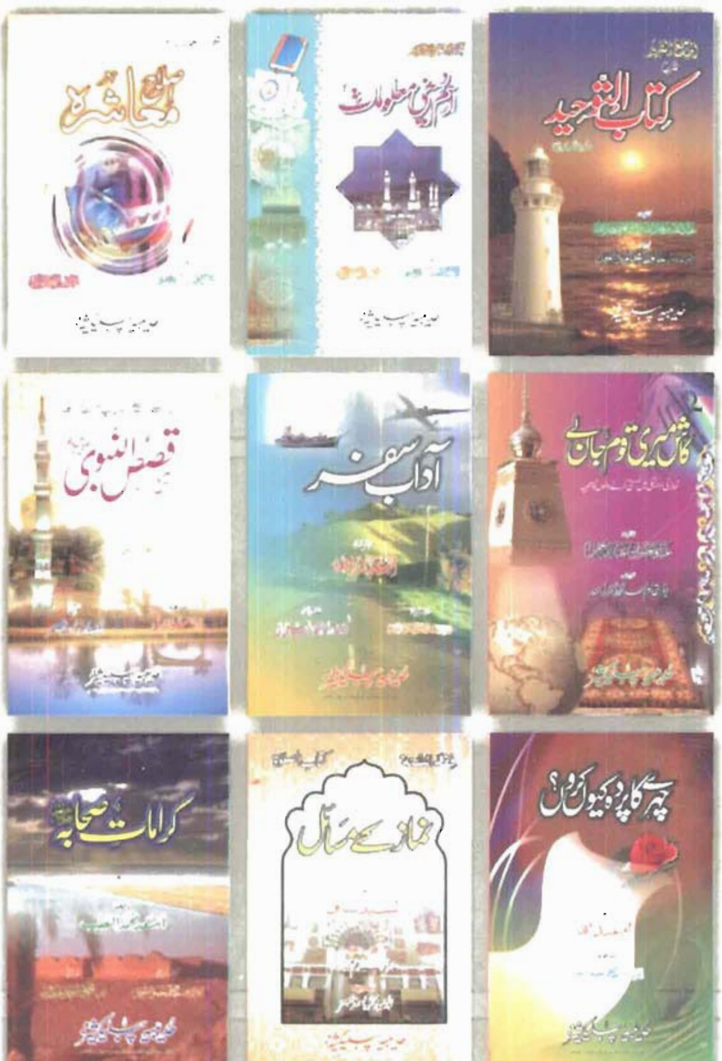

حُدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:+92-42-7242604